اسرار الادب
شرح اردو
ازہار العرب
Rs. 100/-

قال حسّان بن ثابت الأنصاری رضی اللہ عنہ یمدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویذکر الإسلام دین الفطرۃ والسلامۃ

أغرُّ علیہ للنبوۃ خاتمٌ مِن اللہ مشھودٌ یلوحُ ویَشھدُ

اعراب : (أغرّ) مبتدا محذوف کی خبر ہے یعنی ھو أغرّ ۔ اور ھو ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (علیہ) جار مجرور متعلق ہے کائنٌ خبر محذوف سے (خاتم) موصوف (من اللہ مشھود) صفت اول (یلوح) صفت ثانی (ویشھد) صفت ثالث۔ خاتم اپنی تینوں صفت سے ملکر مبتدا مؤخر یعنی : خاتم من اللہ مشھود یلوح ویشھد کائنٌ علیہ للنبوۃ۔

تحقیق لغات : أغر : بمعنی خوبصورت ۔ شریف ۔ سردار ۔ ج غُرٌّ وغُرّان ۔ از سمع ۔ غر (س) غرّۃ وغرارۃ ۔ خوبصورت ہونا ۔ سفید رنگ والا ہونا ۔ خاتم : بفتح تاء وکسرہا ۔ انگوٹھی ۔ مہر ۔ وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے ج خواتیم وخُتُم ۔ مشھود : اسم مفعول بمعنی گواہی دیا ہوا از سمع ۔ یلوح : واحد مذکر غائب فعل مضارع ؛ چمکتا ہے ۔ روشن ہوتا ہے ۔ لاح (ن) لوحًا ۔ چمکنا ۔ روشن ہونا یشھد : وہ گواہی دیتا ہے از سمع ۔

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شریف انسان ہیں، آپ پر مہر نبوت ہے، وہ چمکتی ہے اور گواہی دیتی ہے (یعنی آپکی ختم نبوت پر گواہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں) یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے ۔ وما کان محمد أبا أحد من رجالکم

ولكن رسول الله وخاتم النبيين۔

وضمَّ الإلٰهُ اسمَ النبيِّ مع اسمِهٖ إذا قال فی الخمس المؤذنُ أشهدُ

اعراب :- (ضم) فعل (الإلٰه) فاعل (اسم النبی) مفعول بہ ذوالحال (مع) مضاف (اسمہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق ہے۔ تقدیر عبارت : اسم النبی مقارناً مع اسمہ۔ (إذا) ظرفیہ مضاف (قال) فعل (فی الخمس) جار مجرور متعلق ہے أشہد سے۔ (المؤذن) قال کا فاعل ہے (أشہد) قال کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے، یہ پورا جملہ مضاف الیہ ہو کر حالت جر میں ہے۔

تحقیق لغات : ضم : واحد مذکر غائب ماضی۔ اس نے ملایا۔ ضم (ن) ضماً : ملانا۔ فی الخمس : یعنی فی خمس مواقیت الصلوۃ۔ أشہد : واحد متکلم مضارع میں گواہی دیتا ہوں۔ شہد (س) شہادۃ : گواہی دینا۔

ترجمہ : خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا، موذن جب نماز پنجگانہ کی اذان میں کہتا ہے : اشہد أن لا إلہ إلا اللہ وأشہد أن محمدا رسول اللہ۔ یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : ورفعنا لك ذكرك. جس کا مطلب یہ ہے کہ اذان۔ اقامت، خطبہ اور التحیات وغیرہ میں اللہ کے نام کے بعد آپ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا نے جہاں اپنے بندوں کو اپنی طاعت کا حکم دیا ہے وہیں آپ کی فرماں برداری کی تاکید ہے۔

وشقَّ له من إسمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فذو العرشِ محمودٌ وهذا محمدٌ

[اع]راب : (شق) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع إلالہ ہے (لہ من إسمہ) شق سے متعلق ہے (لیجلہ) لام تعلیلیہ یجل : فعل مضارع منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع الالہ سے (ہ) مفعول بہ مرجع النبی ہے (فذو العرش) فا ربیانیہ ذو العرش مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (محمود) خبر ہے (وھذا) وا و حرف عطف۔ ھذا مبتدا، (محمد) خبر۔

[تح]قیق لغات : شق : واحد مذکر غائب ماضی۔ پھاڑا۔ نکالا۔ مشتق کیا۔ شق (ن) شقا الشئ : پھاڑنا اور منتشر کرنا شق عصا القوم : قوم کی جمعیت توڑ دی اور ان کا شیرازہ منتشر کر دیا۔ یجل : واحد مذکر غائب مضارع۔ تعظیم کرتا ہے۔ أجل إجلالاً تعظیم کرنا۔ عن العیب : عیب ونقص سے پاک کرنا۔ ذوالعرش : عرش والا یعنی خدا۔ اس سے اشارہ قرآن کی اس آیت کی طرف ہے : ذو العرش المجید فعالٌ لما یرید۔ محمود : تعریف کیا ہوا۔ محمد : تعریف کیا ہوا۔ دونوں کا ماخذ اشتقاق ایک ہے یعنی حمد مگر فرق صرف اتنا ہے کہ محمود مجرد سے ہے اور محمد مزید فیہ۔ شاعر نے اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کیونکہ مزید فیہ مجرد سے مشتق ہوتا ہے۔

[تر]جمہ : خدا نے اپنے نبی کو معظم بنانے کے لئے ان کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا (یعنی اپنے نام کا ایک نصف نبی کو دیا) چنانچہ عرش والے کا نام محمود ہے اور نبی علیہ السلام کا نام محمد ہے۔

نبیٌّ أتانا بعدَ یاسٍ وفترۃٍ من الرُّسلِ والأوثانُ فی الأرضِ تُعبَدُ

اعراب : (نبیٌّ) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ھو نبیٌّ . (أتانا) أتا : فعل . ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے . نا : ضمیر جمع متکلم مفعول بہ (بعد یاس) ظرف ہوکر أتا فعل سے متعلق ہے . بعد : مضاف یاس : مضاف الیہ . مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ . (وفترۃ من الرسل) واو حرف عطف . فترۃ : موصوف . من الرسل : صفت . موصوف صفت ملکر معطوف . (والأوثان) واو حالیہ . الأوثان : مبتدا . (فی الأرض) جار مجرور تعبد سے متعلق ہے . (تعبد) فعل مجہول ھی کی ضمیر اسمیں نائب فاعل جس کا مرجع الاوثان ہے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر . جملہ الأوثان فی الأرض تعبد حال ہے .

تحقیق لغات : یاس : ناامیدی فترۃ : دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ . دو زلزلوں کا درمیانی وقفہ انڑول . امتحان الفترۃ : ششماہی امتحان . الرسل : مفرد ھا رسولٌ بمعنی پیغمبر . نبی جو صاحب کتاب ہو . قاصد . الأوثان : مفرد ھا وثن بمعنی بت . خواہ پتھر کا ہو یا لکڑی کا . تعبد : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول وہ پوجی جاتی ہے . عبادت کی جاتی ہے . عبد (ن) عبادۃ وعُبودیۃ ومعبدًا : عبادت کرنا . پرستش کرنا . ذلیل ہونا . خضوع کرنا .

ترجمہ : وہ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد آئے اور حالت یہ تھی کہ روئے زمین پر بتوں کی پوجا کیجا رہی تھی . یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : یا أھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل

فأمسیٰ سراجًا مستنیرًا وھادیًا یلوحُ کما لاح الصقیلُ المھنّدُ

اعراب : (أمسیٰ) فعل ناقص . ھو کی ضمیر اسمیں اسم جس کا مرجع نبی ہے . (سراجا مستنیرا) موصوف صفت ہوکر معطوف علیہ (وھادیا) واو حرف عطف ھادیا : معطوف . معطوف معطوف علیہ ملکر أمسی کی خبر (یلوح) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے . (کما) کاف تمثلیہ مضاف ما : مصدریہ (لاح) فعل . (الصقیل) موصوف (المھند) صفت . موصوف صفت ملکر لاح کا فاعل . لاح الصقیل المھند . تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ . مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مصدر محذوف سے متعلق تقدیر عبارت : یلوح لوحًا مثل لوح الصقیل المھند .

تحقیق لغات : أمسی : واحد مذکر غائب فعل ناقص ماضی . وہ ہوگیا . وہ شام کے وقت آیا . سراجًا : چراغ . آفتاب . لیمپ . ج سُرُج . سراج اللیل : جگنو . مستنیرًا : صیغہ اسم فاعل از باب استفعال . إستنار إستینارًا : روشن ہونا . یلوح : واحد مذکر غائب مضارع : وہ چمکتا ہے لاح (ن) لوحًا . چمکنا . روشن ہونا . الصقیل : السیف محذوف کی صفت غالبہ ہے یعنی السیف الصقیل بمعنی منجھی ہوئی اور جلا دی ہوئی تلوار المھند : ہندوستانی تلوار . شاعر نے مدح کی جگہ ہندوستانی تلوار کا ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں میں قدیم زمانے سے ہندوستانی تلوار کا چرچا رہا ہے .

ترجمہ : تو آپ ہوگئے ایک روشن چراغ اور ہدایت کرنیوالے اور جلا دی ہوئی ہندوستانی تلوار کیطرح آپ چمکتے ہیں . یہ معنی ماخوذ ہے اس آیت سے : وداعیًا إلی اللہ باذنہ سراجا منیرا

وأنذرنا نارًا وبشر جنةً وعلّمنا الاسلامَ فالله نحمدُ

اعراب : (أنذر) فعل ماضی ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع نبی ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول (نارًا) مفعول ثانی (بشر) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل (جنة) مفعول بہ (وعلّمنا) علم: فعل ضمیر اسمیں فاعل (نا) مفعول اول (الاسلام) مفعول ثانی (فالله) فا تعلیلیہ۔ الله: مفعول بہ مقدم (نحمد) فعل۔ نحن کی ضمیر اسمیں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔ مفعول کا تقدم حصر کے طور پر ہے یعنی انما نحمد ھو لا غیرہ۔

تحقیق لغات : أنذر : از انذار واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس نے ڈرایا۔ نارًا : آگ۔ جہنم۔ علم : واحد مذکر غائب فعل ماضی اس نے سکھایا۔ تعلیم دیا۔ از تفعیل۔ الاسلام : مصدر۔ جھک جانا۔ مطیع ہو جانا۔ اسلم امرہ الی الله : معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔ نحمد : جمع متکلم مضارع۔ ہم حمد کرتے ہیں۔ تعریف کرتے ہیں۔ حَمِدَ (س) حمدًا ومحمدًا تعریف کرنا۔ حمدہ علی الامر : بدلہ دینا۔

ترجمہ : انھوں نے ہم کو جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہم کو اسلام کی تعلیم دی لہذا ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں (کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعہ اسلام کی دولت سے نوازا) یہ معنی قرآن کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ فقد جاءکم بشیر ونذیر والله علی کل شیءٍ قدیر۔ ولقد من الله علی المؤمنین اذ بعث رسولًا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة۔

وأنت إلهَ الخلق ربی وخالِقی بذلك ما عُمِّرتُ فی الناس أشهدُ

اعراب : (انت) مبتدا، (الٰہ الخلق) مضاف مضاف الیہ ہو کر منادیٰ یا حرف ندا محذوف یعنی یا الٰہ الخلق۔ (ربی وخالقی) ربی : مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف۔ خالقی : مضاف مضاف الیہ ہو کر معطوف معطوف معطوف علیہ ملکر خبر (بذلك) جار مجرور ہو کر اشھد سے متعلق ہے (ماعمّرت) ما : مصدریہ ظرفیہ مضاف۔ عمرت : فعل ماضی انا کی ضمیر اس میں نائب فاعل جملہ تاویل میں مصدر کر ہو کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور اشھد سے متعلق تقدیر عبارت یہ ہے مدة بقاء حیاتی.

تحقیق لغات : الاله : معبود۔ خدا۔ ج آلھة۔ اس کا ماخذ اشتقاق أَلَهَ ہے (ن) الوھة والاھة : بندگی کرنا رب : مصدر بمعنی مالک۔ سردار۔ اصلاح کرنے والا بتدریج کسی چیز کو پروان چڑھانے والا۔ ج ارباب و ربوب۔ عمرت : واحد متکلم ماضی مجہول۔ میں زندہ رکھا جاؤں۔ ماعمرت : میں جب تک زندہ رہوں۔ أشهد : واحد متکلم ماضی میں گواہی دیتا ہوں۔ شَهِدَ (س) شہادة وشھودًا : گواہی دینا، پانا، حاضر ہونا۔ اس فعل کے دو ماخذ ہیں (١) شہادة (٢) شھود۔ جب شہادة سے مشتق ہو تو گواہی دینے کا معنی ہوگا۔ اور جب شھود سے مشتق ہو تو پانے اور حاضر ہونیکا معنی ہوگا۔ اور جب شھد کا استعمال أنَّ اور أن کے ساتھ ہو اور حرف جر ساقط ہو تو وہ متعدی ہوتا ہے جیسے (شھد الله أنه لا إله إلا هو) اصل میں (شھد الله بأنه) ہے۔

ترجمہ :- اے مخلوق کے معبود آپ میرے رب اور خالق ہیں، میں تاحیات لوگوں میں اس کی گواہی دیتا رہوں گا۔

تعالیتَ رَبَّ الناسِ عن قولِ من دَعا الٰهًا سواكَ أنت أعلىٰ و أمجدُ

اعراب : (تعالیت) فعل ماضی انت کی ضمیر اس میں فاعل (رب الناس) منادیٰ حرف ندا محذوف ہے یعنی یارب الناس (عن قول) جار مجرور تعالیت سے متعلق قول: مضاف (من) مضاف الیہ موصولہ (دعا) فعل ھُوَ کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع مَنْ ہے۔ (إلها) مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول ملکر صلہ (انت) مبتدا، (أعلیٰ و امجد) معطوف معطوف ملکر خبر

تحقیق لغات: تعالیت: واحد مذکر حاضر تو بلند ہوا۔ تو برتر ہے۔ تعالیٰ یتعالیٰ تعالیاً من باب تفاعل برتر ہونا۔ بلند ہونا۔ أمجد: اسم تفضیل۔ بزرگ تر۔

ترجمہ: اے لوگوں کے پروردگار آپ اس شخص کے قول سے برتر ہیں جو آپ کے علاوہ دوسرے کو خدا کہتا ہے۔ آپ بہت بلند ہیں اور بزرگ تر ہیں (آپ کی ذات میں کسی کی شرکت نہیں آپ اس سے بہت بلند اور برتر ہیں)

لكَ الخَلقُ والنَّعماءُ والأمرُ كلُّهُ فإياكَ نستهدِي و إياكَ نَعبُدُ

اعراب :- (لك) جار مجرور ہو کر متعلق ہے کائن خبر محذوف سے (الخلق) معطوف علیہ (والنعماء) واو حرف عطف النعماء معطوف (والامر) واو حرف عطف الامر: معطوف (کله) اسکی تاکید معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا مؤخر (فایاك) فاء تعلیلیہ ایاك: ضمیر مخاطب مفعول بہ مقدم (نستھدی) فعل۔ نحن کی ضمیر اس میں فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جملہ خبریہ۔

تحقیق لغات:- الخلق: مخلوق ج خلائق۔ النعماء: نعمت۔ آرام۔ خوش عیشی۔ آسودہ حالی۔ ج أنعم والنُعمیٰ۔ نستھدی: جمع متکلم مضارع۔ ہم ہدایت طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ:- مخلوق، نعمت اور تمام امور آپ ہی کے لئے ہیں۔ لہذا ہم آپ ہی سے ہدایت چاہتے ہیں اور آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں

وقال الأعشى واسمه ميمون بن قيس أحد بني قيس بن ثعلبة. يكنى أبا بصير وهو جاهلي أدرك الإسلام وقصد النبي صلى الله عليه وسلم بهذا المديح فصده كفار قريش وجمعوا له من الإبل وغيرها فرجع ولم يسلم وهو أحد الشعراء الذين يقال فيهم انهم أشعر العرب وبعضهم يفضل فيقول أشعر العرب امرؤ القيس إذا ركب والنابغة إذا رهب وزهير إذا رغب والأعشى إذا طرب هؤلاء الأربعة الطبقة الأولى من شعراء الجاهلية عند ابن سلام الجمحي. من قصيدة المديح۔

أَجِدَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَصَاةَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الإلٰهِ حِينَ أَوْصَىٰ وَأَشْهَدَا

اعراب :- (أجدك) أ: ہمزۂ استفہام. جَدَّ: مضاف. ك: ضمیر مخاطب مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور بار قسمیہ محذوفہ کی وجہ سے اور أُقسم فعل محذوف سے متعلق. (لم تسمع) فعل مجزوم بلَمْ، أنت کی ضمیر اسمیں فاعل (وصاة محمد) وصاة: مضاف. محمد: موصوف (نبی الإله) مضاف مضاف الیہ ہوکر صفت. موصوف صفت ملکر مضاف إلیہ. مضاف اپنے مضاف إلیہ سے ملکر لم تسمع کا مفعول بہ. (حین) اسم ظرف مضاف (أوصی) فعل. ھو کی ضمیر اس میں فاعل جس کا مرجع محمدؐ ہے جملہ معطوف علیہ (وأشهدا) واو حرف عطف أشهد: فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل جس کا مرجع محمدؐ ہے. جملہ معطوف. معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف إلیہ. مضاف مضاف إلیہ ملکر ظرف. أشهدا: میں ألف إشباع کا ہے.

تحقیق لغات :- أَ: ہمزۂ استفہام. جدّك: جدّ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور وہ منصوب بنزع الخافض ہے کیونکہ بار قسمیہ محذوف ہے یعنی بجدّك: أجدّك بفتح جیم ہو تو معنی ہوگا تیرے نصیبہ کی قسم. اور بکسر جیم ہو تو معنی ہوگا تیری حقیقت کی قسم. وصاة: بفتح واو بمعنی وصیت. أوصی: واحد مذکر غائب ماضی. إیصاءً: وصیت کرنا. أشهد واحد مذکر غائب ماضی إشهادا: گواہ بنانا.

ترجمہ :- کیا واقعی تونے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت نہیں سنی جبکہ آپ نے وصیت فرمائی اور اپنی، سالت پر لوگوں کو گواہ بنایا.

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِنَ التُّقَىٰ وَلَاقَيْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

اعراب :- (إذا) حرف شرط (أنت) فعل محذوف کا فاعل جس کی تفسیر فعل مذکور لم ترحل کر رہا ہے. تقدیر عبارت: اذا لم ترحل أنت. (لم ترحل) فعل. أنت کی ضمیر اس میں فاعل. جملہ مضاف الیہ ہے إذا کی وجہ سے. (بزاد من التقی) متعلق ہے لم ترحل سے. با: حرف جار. زاد: موصوف. من التقی: صفت (ولاقیت) واو حرف عطف لاقیت: فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل. (بعد الموت) مضاف مضاف الیہ ہوکر لاقیت کا ظرف. (من) موصولہ (قد تزوّدا) صلہ. موصول صلہ ملکر لاقیت کا مفعول. جملہ معطوف ہے. معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ تفسیریہ

تحقیق لغات :- لم ترحل: واحد مذکر حاضر مضارع منفی. تونے کوچ کیا. سفر کیا. رَحَلَ (ف) رحلاً ورحیلاً وترحالاً عن المكان: ترک وطن کرنا. إلی المكان: منتقل ہونا. البعیرَ: کجاوہ کسنا. سوار ہونا. زاد: خوراک توشہ. زادراہ. کھانے پینے کی چیز جس کو ہنگام سفر مسافر اپنے ساتھ رکھے. ج أزواد و أزودة. التقی: تقوی. پرہیزگاری. اللہ کا خوف. مادۂ اشتقاق وقیؑ ہے. لاقیت: واحد مذکر حاضر ماضی. تونے ملاقات کی. لاقیٰ لِقاءً وملاقاةَ الرجلَ: پانا. ملاقات کرنا. تزوّد: واحد مذکر غائب ماضی از تفعّل توشہ لینا. قرآن میں ہے: وتزوّدوا فإنّ خیر الزاد التقویٰ.

ترجمہ :- جب تم بغیر توشۂ تقوی کے سفر کروگے اور مرنے کے بعد تمہاری ملاقات ان لوگوں سے ہوگی جو

نَدِمْتَ علی أن لا تکونَ کَمِثلِہٖ　　فترُصِدَ للأمرِ الذی کان أرصدَا

اعراب :- (ندمت) فعل با فاعل (علیٰ) حرف جار (أن) مصدریہ (لا تکون) فعل منصوب بأن. أنت کی ضمیر مستتر اس کا اسم. (کمثلہ) کاف حرف جار مثل: مضاف. ہ: ضمیر مضاف الیہ جس کا مرجع مَنْ سے ہے. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور خبر محذوف کائنًا سے متعلق. لا تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر علی کی وجہ سے مجرور. جار مجرور ندمت سے متعلق　فترصد الخ پورا جملہ لا تکون کا جواب ہے. (فترصد) فا رسببیہ. ترصد: فعل منصوب بتقدیر أن. (للأمر) جار مجرور ترصد سے متعلق　الأمر: موصوف. الذی) اسم موصول. (کان أرصدا) اس کا صلہ. موصول صلہ ملکر الأمر کی صفت. أرصدا: میں الف اشباع کا ہے. ندمت الخ إذا شرطیہ کا جواب ہے.

تحقیق لغات :- ندمت: واحد مذکر حاضر ماضی. تو شرمندہ ہوا. ندم (س) ندمًا و ندامۃ علیٰ ما فعل: شرمندہ ہونا. ترصد: واحد مذکر حاضر مضارع. تم تیاری کرتے ہو. گھات میں رہتے ہو. أرصد الرقیب ارصادًا: گھات میں لگے رہنا. أرصد لہ شیئًا: تیار کرنا.

ترجمہ :- تو اس وقت تجھکو ندامت ہوگی کہ اس جیسے نہ ہو سکوگے کہ تم اس کام کی تیاری کر سکو جس کی تیاری اس نے کر لی تھی.

یروی أن عمر بن عبد العزیز رح قال لسابق البربری حین دخل علیہ: عظنی یا سابق وأوجز. قال: نعم یا امیر المومنین و أبلغ انشاء اللہ ثم قال ھات فأنشدہ ھذہ الأبیات فبکی عمر حتی سقط مغشیًا علیہ

وممّا ینسب إلی عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ .

ولا خیرَ فی عیشِ امْرِءٍ لم یکنْ لہ　　مع اللہِ فی دارِ القرارِ نصیبُ

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فی عیش) جار مجرور متعلق ہے لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصلٌ سے. (عیش) مضاف (امرء) موصوف (لم یکن) فعل مجزوم بلَمْ (لہ) جار مجرور متعلق ہے لم یکن کی خبر محذوف کائنًا سے (مع اللہ) مع: مضاف. اللہ: مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر ظرف اور متعلق کائنًا سے (فی دار القرار) فی: حرف جار. دار: مضاف. القرار: مضاف الیہ. مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور کائنًا سے متعلق ہے. (نصیب) لم یکن کا اسم مؤخر ہے. فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر امرء کی صفت لا خیر حاصلٌ فی عیش امرء لم یکن نصیب کائنا لہ مع اللہ فی دار القرار

تحقیق لغات :- خیر: شر کی ضد. بھلائی. نیکی ج خیور. کسی چیز کا کامل ہونا. مطلق مال. ج أخیار وخِیار. بہت خیر والا. اور خَیْر. أخیر سے مخفف ہوکر اسم تفضیل کا صیغہ بن کر بھی آتا ہے. اسکی مؤنث خیرۃ ہے. عیش: زندگی. گذر بسر. دار القرار: آخرت. نصیب: حصہ. قسمت. ج أنصبۃ. مع اللہ: یعنی مع رضوان اللہ.

ترجمہ : اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی خوشنودی کے ساتھ کوئی حصہ نہیں ہے.

Scanned by CamScanner

فَإِن تُعْجِبِ الدُّنيا أناسًا فإنّها متاعٌ قليلٌ والـزوالُ قريبُ

اعراب :- (إن تعجب) إن حرف شرط. تعجب : فعل شرط (الدنيا) فاعل (أناسًا) مفعول به. فعل شرط کی جزا محذوف ہے یعنی فلا فائدة فيه. (فانّها) فاء تعلیلیہ جملہ ماسبق کی علت بیان کرنے کے لئے. ها: إنّ کا اسم (متاع قلیل) موصوف صفت ہو کر معطوف علیہ (والزوال قریب) واو حرف عطف. الزوال: مبتدا، الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے یعنی زوالها. قریبٌ : خبر جملہ معطوف. معطوف علیہ ملکر إنّ کی خبر.

فإن تعجب الدنيا أناسًا فلا فائدة في ذلك لما أنها متاع قليل وزوالها قريب.

تحقیق لغات :- تعجب: واحد مؤنث غائب مضارع. بھلی لگتی ہے. تعجب میں ڈالتی ہے. أعجبه إعجابا: پسند آنا. أعْجِبَ به : اسے سراہا گیا. داد دیگئی - بنفسه : اسے خود پر ناز ہے. قرآن میں ہے: ولعبدٌ مؤمن خير من مشرك ولو أعجبكم. الدنيا: موجودہ زندگی ج دُنًی. هو في دنيا دانية: وہ آسودہ زندگی میں ہے. متاع : چاندی سونے کے علاوہ زندگی کا سامان. ہر وہ فانی چیز جس سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے پھر وہ فنا کی نذر ہو جائے چنانچہ کہتے ہیں: انّما الحيوة الدنيا متاع. دنیاوی زندگی فنا ہونیوالی ہے ج أمتعة.

ترجمہ :- پس اگر لوگوں کو دنیا بھلی معلوم ہو (تو یہ ایک بیکار چیز ہے) کیونکہ وہ معمولی سامان زندگی ہے اور اس کا زوال قریب ہے.

وقال ورقة بن نوفل الأسدي لكفار مكة حين رآهم يعذّبون بلالًا على إسلامه وكان هو وزيد بن عمرو بن نفيل العدوي وعثمان بن الحويرث الأسدي. وعبيد الله بن جحش الأسدي إجتمعوا على تحقيق الدين، وسافروا من أجله، فأما ورقة فتنصّر وتعلّم الكتب ثم آمن بالنبي صلى الله عليه وسلم وصدّقه، وأما زيد فلم يدرك الإسلام، وكان على الحنيفية دين إبراهيم عليه السلام، وترك الأوثان ورسوم الشرك وأما عثمان فلحق بقيصر فتنصّر عنده وأما إبن جحش فكان شاكا في أمره حتى أسلم ثم هاجر إلى الحبشة فارتدّ وتنصّر هناك.

تحقیق لغات :- يعذّبون : جمع مذکر غائب مضارع : سزا دیتے ہیں. عذاب دیتے ہیں. عذّبه على كذا تعذيبًا : سزا دینا. بلالًا : حضرت بلال حبشی، ایک جلیل القدر صحابی جو ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہو گئے تھے، اور کفار مکہ کے نزدیک اسلئے مجرم تھے کہ دین اسلام کو گلے لگایا تھا. (اجتمعوا على تحقيق الدين) لوگوں نے دین کی تلاش و جستجو کا ارادہ کیا. (سافروا من أجله) اسکے واسطے سفر کیا. فتنصّر: نصرانی ہو گیا. از تفعّل. تعَلَّمَ : سیکھا. از تفعّل. الكتب : کتاب کی جمع. مراد آسمانی کتابیں ہیں. یعنی توریت، انجیل وغیرہ. صدّقه : رسول کریم کی تصدیق کی. فلم يدرك الاسلام : اسلام نہیں پایا.

لقد نصحتُ لأقوامٍ وقلتُ لهم ۔۔۔ أنا النذيرُ فلا يغرُرْكُمُ أحدٌ

اعراب :- (لقد نصحت) لام مؤطئہ للقسم، یعنی واللہ لقد، قد نصحت الخ جواب قسم ہے۔ (نصحت) فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل۔ (لأقوام) جار مجرور نصحت سے متعلق (وقلت) واو حرف عطف۔ قلت: فعل أنا کی ضمیر اس میں فاعل (لهم) قلت سے متعلق ہے۔ (أنا النذير) أنا: مبتدا، النذیر: خبر، جملہ معطوف علیہ (فلا یغررکم) فا عاطفہ لا یغرر: فعل نہی (کم) مفعول بہ (احد) فاعل، جملہ معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے۔

تحقیق لغات :- نصحت: واحد متکلم ماضی، میں نے نصیحت کی، خیر خواہی کی۔ نصح (ف) نصحاً و نُصحاً، نصیحت کرنا، خالص اور سچی دوستی کرنا۔ أقوام: مفرد ہا قوم۔ آدمیوں کا گروہ، قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں۔ النذیر معنی میں مُنذِر کے ہے جیسے بدیع معنی میں مُبدِع کے ہے بمعنی ڈرانے والا، خبردار کرنے والا۔ أنذره بالأمر إنذاراً و نذيراً: باخبر کرنا۔ اور انجام سے ڈرانا۔ ج نُذُر۔ لا یغرر: واحد مذکر غائب فعل نہی۔ وہ دھوکا نہ دے غرّ (ن) غرًّا و غرّة و غروراً: دھوکا دینا۔ باطل کی رغبت دلانا۔ محاورہ میں بولا جاتا ہے ما غرّك بفلان: تونے اسکے خلاف کیسے جرأت کی۔

ترجمہ :- میں نے قوموں کو نصیحت کی اور ان سے کہا کہ میں ڈرانے والا ہوں لہٰذا تمھیں کوئی دھوکہ نہ دے۔

(۱) لا تعبُدُنَّ إلٰهاً غيرَ خالقِكم ۔۔۔ فإن دُعيتُم فقولوا دونَه حَدَدُ

(۲) سبحانَ ذي العرشِ لا شيءٌ يُعادلُه ۔۔۔ ربُّ البريّةِ فردٌ واحدٌ صمدُ

(۱) اعراب :- (لا تعبدن) فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل۔ (إلٰها) مفعول بہ موصوف (غیر خالقکم) مضاف مضاف الیہ مل کر صفت۔ (فإن دعیتم) إن حرف شرط دعیتم: فعل شرط (فقولوا) فا حرف جزا، قولوا: فعل أنتم کی ضمیر اس میں فاعل (دونه) مقدم خبر (حدد) مبتدا مؤخر، جملہ محلاً منصوب قول کا مقولہ ہے۔

تحقیق لغات :- لا تعبدن: فعل نہی جمع مذکر حاضر بانون ثقیلہ، تم ہرگز عبادت نہ کرو۔ دونه: بمعنی علاوہ۔ حدد: ممانعت، رکاوٹ۔ ترجمہ :- تم اپنے خالق کے علاوہ ہرگز کسی کی عبادت نہ کرو، لہٰذا اگر غیر اللہ کی عبادت کی طرف بلائے جاؤ تو کہہ دو کہ اس کے غیر کی ممانعت ہے۔ اعراب :- سبحان ذی العرش: یعنی أسبح ذا العرش سبحاناً۔ (أسبح) فعل با فاعل (ذا العرش) مفعول بہ (سبحانا) مفعول مطلق۔ سبحان ذی العرش: میں سبحان کی اضافت مفعول بہ کی طرف ہے۔ (لا) نافیہ (شیئ) مبتدا (یعادله) خبر (رب البریة) مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا محذوف ھو کی خبر (فرد) خبر ثانی (واحد) خبر ثالث (صمد) خبر رابع۔ تحقیق لغات :- سبحان: مصدر پاکی بیان کرنا۔ سبّح الله و لله: اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ یعادل: واحد مذکر غائب مضارع۔ عادل بین الشیئین معادلة: دو چیزوں کے درمیان برابری کرنا۔ البریة: مخلوق ج برایا۔ صمد: بے نیاز، ٹھوس، ہمیشہ رہنے والا، بلند شان والا۔ اللہ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے

ترجمہ :- میں عرش والے کی پاکی بیان کرتا ہوں، کوئی چیز اسکی برابری نہیں کرسکتی، وہ مخلوق کا رب، تنہا اکیلا اور بے نیاز ہے۔

(۱) سُبْحانَہ ثُمَّ سُبْحانًا نعُوذُ بہٖ وقبلَنا سبَّحَ الجُودِیُّ والجَمَدُ

(۲) مسخَّرٌ کلُّ من تحت السماءِ لہٗ لاینبغی أن ینادی مُلکَہٗ أحدٌ

(۱) اعـــراب ظاہر ہے

تحقیق لغات :۔ نعوذ : جمع متکلم مضارع ۔ ہم پناہ ڈھونڈھتے ہیں ۔ عاذ بہ (ن) عوذا وعیاذا : پناہ ڈھونڈھنا ۔ الجودی : وہ پہاڑ جس پر طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی ۔ الجمد : ایک دوسرے پہاڑ کا نام ۔ سبح الجودی : اس میں تلمیح ہے قرآن کی اس آیت کی طرف : واستوت علی الجودی وقیل بُعداً للقــوم الظــلمین ۔

ترجمہ :۔ ہم خوب خوب اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسکی پناہ ڈھونڈھتے ہیں ، اور ہم سے پہلے جودی وجمد نے اسکی پاکی بیان کی ۔

(۲) اعراب : (مسخر) خبر مقدم (کل) مضاف (من) موصول (تحت السماء) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور مستقر محذوف سے متعلق ہوکر صلہ ۔ موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا ، مؤخر (لہ) مسخر سے متعلق ہے ۔ (لاینبغی) فعل (أن) مصدریہ (ینادی) فعل (ملکہ) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول بہ ۔ (أحد) فاعل ۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر لاینبغی کا فاعل ۔

تحقیق لغات :۔ مسخر : صیغہ اسم مفعول ۔ مطیع ۔ فرمانبردار ۔ ینادی : واحد مذکر غائب مضارع از مفاعلۃ نادی ینادی مناداۃ : مقابلہ کرنا ۔ فخر کرنا ۔ دشمنی کرنا ۔

ترجمہ :۔ جو بھی آسمان کے نیچے ہے اس کا فرمانبردار ہے ، اسکی بادشاہت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا ۔

لاشیئَ مِمّا تریٰ تبقیٰ بشاشتُہٗ یبقَی الإلٰہُ ویُودِی المالُ والولَدُ

اعراب :۔ (لا) نفی جنس (شیئ) اسم ۔ مما تری : اصل میں من ما تراہ ہے ۔ (مما) من : حرف جار ۔ ما : بمعنی الذی اسم موصول (تری) صلہ ۔ تری فعل أنت کی ضمیر اس میں فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ ذوالحال جس کا مرجع ما ہے (تبقی) فعل ، (بشاشتہ) مضاف ، مضاف الیہ ہوکر فاعل ۔ جملہ حال ہے ۔ (یبقی) فعل (الإلہ) فاعل ۔ جملہ معطوف علیہ ۔ (ویودی) واو حرف عطف (یودی) فعل (المال) معطوف علیہ (والولد) واو حرف عطف الولد ، معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر یودی کا فاعل جملہ معطوف ۔

تحقیق لغات :۔ تبقی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ باقی رہتی ہے ۔ بقی (س) بقاءً : باقی رہنا ۔ البشاشۃ : چہرہ کی رونق ۔ تازگی ۔ یُودی : واحد مذکر غائب مضارع ہلاک ہوتا ہے ۔ أودی إیداءً : ہلاک ہونا ۔ أودی بہ الموت : موت کا کسی کو لے جانا ۔ المال : مال ۔ دولت ۔ اہل بادیہ کے نزدیک مال کا اطلاق مویشی پر ہوتا ہے ۔ کہتے ہیں : خرج إلی مالہ ۔ اپنی جانداد یا اونٹوں کی طرف گیا ۔ الولد : بچہ ۔ مذکر مؤنث واحد ، تثنیہ ، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ ج أولاد وولدۃ ۔

ترجمہ :۔ جن چیزوں کو تم دیکھتے ہو ان میں سے کسی چیز کی رونق باقی نہیں رہے گی (صرف) خدا باقی رہے گا اور مال واولاد ہلاک ہوجائیں گے (کل شیئ ھالک إلا وجہہ اور کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والإکرام سے یہ معنی ماخوذ ہے)

لم تغنِ عن هُرمزٍ یوماً خزائنُهُ   والخلدَ قد حاولتْ عادٌ فما خلدوا

اعراب :- (لم تغن) فعل منفی مضارع (عن هرمز) جار مجرور لم تغن سے متعلق ہے (یوماً) ظرف (خزائنه) خزائن: مضاف. هاء: مضاف الیه مرجع هرمز ہے، مضاف و مضاف الیه مل کر لم تغن کا فاعل. (والخلد) مفعول مقدم (قد حاولت) فعل (عادٌ) فاعل (فما خلدوا) فاء عاطفہ ما: نافیہ خلدوا: فعل واو جمع اسمیں فاعل جملہ معطوف. والخلد قد حاولت الخ کا اعراب علی شریطة التفسیر بھی ہوسکتا تھا لیکن ہم نے طلبا، کی سہولت کیلئے آسان اعراب اختیار کیا۔

تحقیق لغات :- لم تغن : واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجزوم بلم: اس نے بے نیاز نہیں کیا. فائدہ نہیں پہونچایا. أغنی عنه إغناءً : بے نیاز بنانا. دور کرنا. نفع دینا. فائدہ پہونچانا. هذا ما یغنی عنك شیئاً : یہ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا. هرمز: فارس کے ایک بادشاہ کا نام نوشیرواں عادل کا بیٹا اور خسرو پرویز کا باپ. الخلد: بضم خاء ہمیشگی. دوام. حاولت : از مفاعلة، صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی : اسنے کوشش کیا حاول محاولة : کوشش کرنا. کوشش کرکے دیکھنا. دھوکے سے لینے کی کوشش کرنا. ورغلانا. بھسلانا. عادٌ: ہود علیہ السلام کی قوم. فما خلدوا: از [illegible] جمع مذکر غائب ماضی : وہ لوگ ہمیشہ نہیں رہے. خلد (ن) خلودا: ہمیشہ ر[illegible]

ترجمہ :- کسی دن ہرمز کو اس کے خزانے نے فائدہ نہیں پہونچایا اور قوم عاد نے ہمیشگی کی کوشش کی (مگر) وہ ہمیشہ نہیں رہے۔

حوضٌ هنالك مورودٌ بلا کذبٍ   لابد من وِرْدِه یوماً کما وَرَدُوا

اعراب :- (حوض) خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی الموت حوض. (هنالك) ظرف کائن (مورود) حوض کی صفت (بلا کذب) جار مجرور مورودٌ سے متعلق ہے. (لابد) لا : نفی جنس بدّ : اسم (من ورده) من: حرف جار ورد: مضاف (ه) مضاف الیه جس کا مرجع حوض ہے. (یوما) ظرف (کما) کاف تشبیہ حرف ما : مصدریہ (وردوا) فعل هم کی ضمیر اس میں فاعل. فعل وفاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیه. مضاف مضاف الیه ملکر مصدر محذوف کی صفت تقدیر عبارت : ورودًا مثل ورودهم. اور من ورده یوما کما وردوا جار مجرور ہوکر لا، نفی جنس کی خبر محذوف کائن سے متعلق ہے۔

تحقیق لغات :- حوض : پانی جمع ہونے کی جگہ ج أحواض وحیاض وحیضان. هنالك: اسم اشارہ بعید کے لئے. هنالك اصل میں هنا ہے جو اسم اشارہ قریب کیلئے ہے بمعنی یہاں کبھی اسمیں هاء تنبیہ کا اضافہ کرکے کہتے ہیں هٰهنا اور کبھی کاف خطاب لگاکر هناك کہا جاتا ہے. پھر اسمیں لام بُعد کا اضافہ کرکے هنالك کہا جاتا ہے بمعنی وہاں. مورود : موضع ورود کے معنی میں ہے. ورد (ض) ورودا : اترنا. پانی کے گھاٹ پر اترنا. قرآن میں ہے فلما ورد ماء مدین۔

ترجمہ :- موت ایک حوض ہے بلاشبہ وہاں اترنا ہے. چنانچہ کسی نہ کسی دن ہر شخص کو اسپر اترنا ہے جیساکہ بہت سے لوگ اترے. یہ معنی ماخوذ ہے قرآن کی اس آیت سے : کلّ نفس ذائقة الموت۔

ولاسليمان إذ دان الشعوب له والجن والإنس تجري بينهما البُرُد

اعراب :- (لا) نافیہ۔ (سلیمان) فعل محذوف کا فاعل ذوالحال۔ تقدیر عبارت: ما خلد سلیمان۔ (إذ) ظرفیہ مضاف (دان) فعل (الشعوب) فاعل (له) دان سے متعلق ہے (والجن) واو حالیہ الجن: معطوف علیہ (والإنس) واو حرف عطف الإنس: معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا۔ (تجری) فعل (بينهما) مضاف مضاف الیہ ہوکر ظرف اور تجری سے متعلق ہے۔ (البرد) فاعل فعل و فاعل اور متعلق ملکر خبر۔ جملہ حال ہے۔

تحقیق لغات :- سلیمان: انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک جلیل القدر نبی ہیں۔ داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ کا دور حکومت ۹۷۰ سے ۹۳۵ قبل مسیح ہے۔ دان: صیغہ واحد مذکر غائب ماضی۔ وہ فرمانبردار ہوا۔ دان (ض) دیناً فرمانبردار ہونا۔ کسی کے سامنے اظہار عجز کرنا۔ الشعوب: مفردھا شعب۔ بڑا قبیلہ۔ لوگوں کی جماعت دراڑ، شگاف۔ الجن: جن۔ پری۔ دیو۔ ایک مخلوق جسکی تخلیق آگ سے ہوئی ہے اور آنکھوں سے اوجھل رہتی ہے۔ الإنس: آدمی۔ واحد إنسِيٌّ وأَنَسِيٌّ ج أناس وأناسی۔ البُرُد: بضم بار ورار مفردھا برید بمعنی ڈاک، قاصد، ایلچی

ترجمہ : اور سلیمان علیہ السلام ہمیشہ نہیں رہے جبکہ تمام قومیں اور جن و انسان ان کے مطیع و فرمانبردار ہوگئے اس حال میں کہ جن وانس کے درمیان نامہ و پیام چلتے تھے (یعنی ان کے مابین مواصلات اور تعلقات قائم تھے باوجود اس کے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہمیشگی نصیب نہ ہوسکی)

أين الملوك التي كانت نوافلها من كل أوب إليها وافد يفد

اعراب :- (أين) خبر مقدم (الملوك) موصوف (التي) اسم موصول (كانت) تامہ فعل (نوافلها) نوافل: مضاف ھا مضاف الیہ جس کا مرجع الملوک ہے۔ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل۔ فعل و فاعل ملکر صلہ۔ موصول وصلہ ملکر الملوک کی صفت اول۔ (من) حرف جار (كل أوب) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مجرور۔ جار مجرور آنیوالے یفد سے متعلق۔ (إليها) جار مجرور یفد سے متعلق۔ (وافد) موصوف (يفد) فعل ھو کی ضمیر اس میں فاعل فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے ملکر وافد کی صفت۔ موصوف وصفت ملکر الملوک کی صفت ثانی۔ الملوک اپنی دونوں صفت سے ملکر مبتدا موخر۔ (من كل أوب إليها وافد يفد) کا اعراب مبتدا، خبر کا بھی ہوسکتا ہے لیکن میں نے موصوف وصفت کا اعراب اختیار کیا ہے۔

تحقیق لغات :- الملوك: مفردھا ملِكٌ بمعنی بادشاہ النوافل: مفردھا نافلة بمعنی بخشش۔ غنیمت۔ فرض سے زائد چیز۔ أوب: جہت۔ راستہ کہا جاتا ہے جاؤا من كل أوب: وہ لوگ ہر سمت اور ہر جہت سے آئے۔ وافد: صیغہ اسم فاعل آنے والا۔ قاصد۔ آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے ج وفد، وفود، وفاد۔ يفد: واحد مذکر غائب مضارع وفد (ض) وفدا وفوداً ووفادة: وفد بنکر آنا۔ قاصد بنکر آنا۔

ترجمہ :- کہاں ہیں وہ بادشاہ جن کی بخششیں ہوتی تھیں اور ہر طرف سے ان کے پاس وفد آتے رہتے تھے (یعنی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، جاہ وسطوت کے مالک ان کو بھی گردش زمانہ نے اچک لیا ع زمیں کھاگئی آسماں کیسے کیسے)

فلمّا كان

يُروى أنّ عمر بن الخطاب رضى الله عنه حجّ آخر عمرهٖ

بضُجنان قال لَا إلٰهَ إلّا الله العلىّ العظيم المعطى من شاء ماشاء كنت

بهذا الوادى فى مدرعة صوف أرعى إبل الخطاب، وكان فظّاً غليظاً

يتعبنى إذا عملت، ويضربنى إذا قصرت وقد أمسيت الليلة

ليسَ بينى وبين الله أحدٌ، ثم أنشد : لا شئ مما ترى تبقى بشاشته

ويبقى الإله ويودى المال والولد الخ.

وقال آخر

أرى رجالاً بأدنى الدّين قد قنعوا　　ولا أراهم رضوا فى العيش بالدون

اعراب :- (أرى) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل (رجالاً) مفعول بہ موصوف (بأدنى الدين) با رحرف جار أدنى : مضاف. الدين : مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور قد قنعوا سے متعلق (قد قنعوا) فعل ھم کی ضمیر اس میں فاعل. فعل وفاعل ملکر صفت. جملہ معطوف علیہ. (ولا أراهم) واو حرف عطف (لا أرا) فعل أنا کی ضمیر اسمیں فاعل ھم ضمیر مفعول بہ جس کا مرجع رجالاً ہے (رضوا) فعل با فاعل (فى العيش) اور (بالدون) رضوا سے متعلق.

تحقیق لغات :- قنعوا : جمع مذکر غائب ماضی. قنع (س) قنعاً وقناعة : جو کچھ حصہ میں آئے اسپر صبر کرنا. دون : معمولی خسیس چیز.

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دین کے معمولی حصہ پر مطمئن ہوگئے اور دیکھتا ہوں کہ دنیاوی زندگی میں تھوڑی چیز پر راضی نہیں ہیں۔

فَاسْتَغْنِ بالدّينِ عن دنيا الملوك كما　　إِسْتَغْنَى الملوكُ بدنياهُم عن الدّينِ

اعراب :- إستغن : فعل امر أنت کی ضمیر اسمیں فاعل، (بالدين) إستغن کا متعلق اول اور (عن دنيا الملوك) متعلق ثانی. (كما استغنى) كاف تشبیہ مضاف ما : مصدریہ استغنى : فعل (الملوك) فاعل. (بدنياهم) با رحرف جار. دنیا : مضاف. هم : مضاف الیہ. مرجع الملوک ہے. مضاف ومضاف الیہ مجرور إستغنى کا متعلق اول (عن الدين) متعلق ثانی. فعل وفاعل اور متعلقات ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت : فاستغن بالدين عن دنيا الملوك إستغناءً مثل إستغناء الملوك.

تحقیق لغات :- إستغن : واحد مذکر بحث امر. تو بے نیاز ہوجا. إستغنى إستغناءً بے نیاز ہونا. إستغنى عنه به : اکتفا کرنا. إستغنى الله : خدا سے دعا کرنا کہ بے نیاز کردے. الدين : دین کا لفظ قرآن میں چار معنوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(۱) مذہب وشریعت کے معنی کے لئے مثلاً أفغير دين الله يبغون. ۸۳۔ آل عمران

(۲) قانون ملکی کیلئے مثلاً : ماكان ليأخذ أخاه فى دين الملك. ۷۶۔ یوسف

(۳) اطاعت کے معنی کیلئے مثلاً : وله ما فى السمٰوٰت والارض وله الدين واصبا ۵۲۔ نحل

(۴) جزا کے معنی کیلئے مثلاً : إنّما توعدون لصادق وانّ الدين لواقع. ۶۔ ذاریات

ترجمہ :- تو بادشاہوں کی دنیا سے بے نیاز ہوکر دین پر اکتفا کرلے، جیسا کہ بادشاہوں نے دین سے بے نیاز ہوکر اپنی دنیا پر اکتفا کرلیا ہے۔

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةِ بِالْهُدَىٰ   وَمَنْ يَشْتَرِي دُنْيَاهُ بِالدِّينِ أَعْجَبُ

اعراب :- پہلے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے. (ومن یشتری) واو عاطفہ مَن : موصول یشتری : فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (دنیاہ) دنیا : مضاف. ھاء : مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول بہ (بالدین) یشتری سے متعلق فعل و فاعل و مفعول اور متعلق ملکر صلہ. موصول و صلہ ملکر مبتدا، (أعجب) خبر

تحقیق لغا :- عَجِبْتُ : واحد متکلم ماضی از سمع : میں نے تعجب کیا. عجب عجباً من الأمر وله : تعجب کرنا ـــ إليه : پسند کرنا. المبتاع : صیغہ اسم فاعل خریدنے والا. إبتاع الشئ إبتاعاً : خریدنا. الضلالة : گمراہی. باطل. ہلاکت. الھدیٰ : کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے : (۱) قلبی نور و بصیرت کیلئے مثلاً : والذين اهتدوا زادهم هدى ۱۷ - محمد. (۲) دلیل وحجت اور نشان راہ کے لئے مثلاً : أو أجد على النار هدى ۱۰ - طه. (۳) سیدھا اور صاف راستہ مثلاً : إنك لعلى هدى مستقيم ۶۸. حج (۴) فعل ہدایت مثلاً : ليس عليك هداهم ولكن الله يهدي من يشاء - أعجبُ : صیغہ اسم تفضیل : زیادہ تعجب خیز ہے، بہت حیرت انگیز

ترجمہ : ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر مجھے تعجب ہے. اور جو اپنا دین دیکر دنیا خریدتا ہے وہ اور زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی ہدایت چھوڑ کر ضلالت اختیار کرنا، اور دین پر دنیا کو ترجیح دینا ایک تعجب خیز بات ہے.

ع   بریں عقل و دانش بباید گریست

وَأَعْجَبُ مِنْ هٰذَيْنِ مَنْ بَاعَ دِينَهُ   بِدُنْيَا سِوَاهُ فَهُوَ مِنْ ذَيْنِ أَعْجَبُ

اعراب :- (أعجب) اسم تفضیل (من هذين) جار مجرور ہو کر أعجبُ سے متعلق أعجب اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم (من باع دينه) من : موصولہ. باع : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع مَن ہے. دینه : مضاف و مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ (بدنیا) با، حرف جار. دنیا : مضاف (سواہ) سوا : مضاف الیہ مضاف ھاء : مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور باعَ سے متعلق باعَ اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ. موصول و صلہ ملکر مبتدا، مؤخر (فھو) فاء استینافیہ. ھوَ : مبتدا، مرجع مَن ہے. (من ذین) جار و مجرور آنیوالے أعجب سے متعلق. (أعجب) صیغہ اسم تفضیل اپنے متعلق سے ملکر خبر. یہ جملہ أعجب من هذين کی محض تاکید ہے.

تحقیق لغا :- من ھذین : ان دونوں سے یعنی ہدایت کے بدلے گمراہی اور دین کے بدلے دنیا خریدنے والے سے. باع : واحد مذکر ماضی از ضرب. بیچا. باعَ (ض) بیعاً ومبیعاً ـــ فلاناً کتاباً أو من فلان کتاباً : بیچنا. خریدنا.

ترجمہ :- اور ان دونوں سے زیادہ تعجب خیز وہ شخص ہے جو اپنے سوا کسی دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچے، لہٰذا وہ ان دونوں سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے (یعنی جو شخص دوسرے کی دنیا بنانے کے لئے اپنا دین بگاڑے وہ یقیناً ان دونوں سے زیادہ قابل حیرت و حسرت ہے.

قال محمود الورّاق

تَعصِیُ الإِلٰهَ وأنت تُظهِرُ حُبَّهٗ   هذا مُحالٌ فی القیاس بَدیعٌ

اعراب :- (تعصی) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (الإِلٰه) مفعول بہ (وأنت تظہر حبہ) واوحالیہ. أنت : مبتدا، تظہر حبہ : خبر. جملہ حال ہے. (ھذا محال) ھذا : مبتدا، محال : خبر اول. (فی القیاس) بدیعٌ سے متعلق. (بدیع) خبر ثانی.

تحقیق لغات :- تعصی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم نافرمانی کرتے ہو از ضرب عصی (ض) عصیاً ومعصیةً : نافرمانی کرنا. مخالفت کرنا. دشمنی کرنا. الإله : معبود. وہ ذات جو نفع وضرر پر قادر ہو. وہ ذات جس کی کنہ اور ماہیت میں عقل انسانی متحیر اور اسکے ادراک سے قاصر ہے ج آلھة. الحبّ : محبت. اُنس. دوستی. رغبت. خواہش. حبّ (ض) حُبّاً الشئ : محبت کرنا. رغبت کرنا. محالٌ : بضم میم. غیر ممکن. انہونی بات. مشکل. دشوار. القیاس : اندازہ. میزان عقل. اصطلاح منطق میں وہ قول جو، دو جملوں سے مرکب ہو اور اس سے کچھ نتیجہ نکلے. بولا جاتا ہے : ھذا قیاس ذاك : یہ اسکے مشابہ ہے. بدیع : نادر اور انوکھی چیز. اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم کہا جاتا ہے : اللہ بدیع السموات والأرض : یعنی اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا موجد ہے. علم البدیع : وہ علم جس سے کلام کی لفظی ومعنوی خوبیاں معلوم ہوں

ترجمہ :- تم خدا کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا اظہار بھی، یہ عقلاً محال اور ایک انوکھی چیز ہے. (یہ محال ہے کہ اللہ سے محبت بھی ہو اور اس کی نافرمانی بھی)

لو کان حُبُّكَ صادقاً لأطعتَهٗ   إنّ المُحِبَّ لِمَن یُّحِبُّ یُطیعُ

اعراب :- (لو کان حبك) لو : حرف شرط. کان : فعل ناقص. (حبك) مضاف ومضاف الیہ ہو کر اسم. (صادقا) خبر. (لأطعته) لام جزائیہ. أطعت : فعل. أنت کی ضمیر اسمیں فاعل. ھاء : مفعول بہ. مرجع الإله ہے. فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزاء. (إن المحب) إنّ : حرف تاکید. المحبّ : إنّ کا اسم (لمن یحب) لام حرف جار من : موصولہ. یحبّ : صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. جار مجرور آنے والے یطیع سے متعلق. (یطیع) فعل ھو کی ضمیر اسمیں فاعل. مرجع المحب ہے. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر إنّ کی خبر.

تحقیق لغات :- أطعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے فرمانبرداری کی. بات مانی. تابعداری کی. أطاعہٗ إطاعةً : فرمانبرداری کرنا. حکم ماننا. (المحِبّ) بکسر حاء : عاشق. فریفتہ. دلدادہ. دوست. آشنا. محِبٌّ لذاتہ : خود غرض. خود رائے. حُبٌّ : عشق. محبت. چاہت. خواہش. جذبہ. یحبُّ : واحد مذکر غائب مضارع : محبت کرتا ہے. پسند کرتا ہے. چاہتا ہے. أحبّہ : محبت کرنا. چاہنا. فریفتہ ہونا.

ترجمہ :- اگر تیری محبت سچی ہوتی تو واقعی تو اسکی فرمانبرداری کرتا، بیشک عاشق جس سے محبت کرتا ہے اس کی فرمانبرداری کرتا ہے (اظہار محبت ایک دعویٰ ہے، فرمانبرداری اور وفاشعاری اس کی دلیل، اور دعوی بلا دلیل غلط).

وقال أيضاً

یا ناظِراً یَرْنُوْ بعَینَی راقِدٍ ومشاهِداً للأمرِ غیرَ مشاهِدِ

اعراب :- (یاناظرا) یا : حرف ندار ناظراً : منادی غیر معین موصوف . (یرنو) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل . مرجع ناظراً ہے . (بعینی راقد) با : حرف جار عینی مضاف راقد : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور . جار مجرور یرنو سے متعلق . یرنو اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت . موصوف وصفت ملکر منادی . مشاھداً : منصوب بحذف ندار (غیر مشاھد) مضاف ومضاف الیہ ہوکر حال مشاھداً کی ضمیر سے . حال وذوالحال ملکر منادی .

تحقیق لغات :- یرنو : صیغہ واحد مذکر غائب مضارع ، وہ ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے . رنی (ن) رُنواً ورنی إلیہ : کسی کیطرف ٹکٹکی لگاکر دیکھنا . توجہ سے دیکھنا . رنی الرجل : دل کی خواہش کے غلبہ کیساتھ کھیل کود میں لگنا . بعینی : اصل میں بعینین ہے اضافت کیوجہ سے نون تثنیہ گرگیا . راقد : اسم فاعل بمعنی سونیوالا از نصر رقد (ن) رقوداً ورُقاداً : سونا . رقد السوق : بازار کا سرد پڑنا . مشاھد : اسم فاعل دیکھنے والا . مشاہدہ کرنیوالا . شاھدہٗ مشاھدۃ : معائنہ کرنا . مشاہدہ کرنا . ملاحظہ کرنا .

ترجمہ :- اے ٹکٹکی باندھکر دیکھنے والے ، سونیوالوں کی آنکھوں سے اور نئے امور کا مشاہدہ کرنیوالے حالانکہ مشاہدہ کرنیوالا نہیں ہے (جس طرح بعض سونیوالے کی آنکھ کھلی رہتی ہے ، حالانکہ وہ دیکھتا نہیں اسیطرح تو بھی ہے کہ دیکھتا ہے مگر تیرے اندر حقیقت تک رسائی اور عبرت پذیری کی صلاحیت نہیں ہے .

مَنّیت نفْسَك ضِلَّةً وأبحْتَہا طُرُقَ الرّجاء وھُنّ غیر قَواصِدِ

اعراب :- (منیت) فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل . (نفسك) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مفعول اول . ضلۃ : مفعول ثانی . فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول کے ملکر معطوف علیہ (وأبحتہا) واو حرف عطف . أبحت : فعل با فاعل . ھا : مفعول اول مرجع النفس ہے (طرق الرجاء) طرق : مضاف . الرجاء : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے ملکر معطوف ؛ (وھن غیر قواصد) واو حالیہ . ھن : مبتدا . غیر : مضاف . قواصد : مضاف الیہ . مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر . یہ جملہ حال ہے طرق الرجاء کا .

تحقیق لغات :- منیت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے آرزو دلایا . منی تمنیۃ . الرجلُ الشیءَ بالشیءِ آرزو دلانا . رغبت دلانا . ضِلّۃ : بکسر ضاد : گمراہی ج ضلالات . أبحتہا : أبحت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے مباح کردیا . أباح إباحۃً . الشیءَ : کسی چیز کو جائز ٹھہرانا . مباح کرنا . ماخذ اشتقاق (ب - و - ح) ہے . طرق : مفرد ھا طریق بمعنی راستہ . الرجاء : امید . آرزو . تمنا . قواصد : مفرد ھا قاصدۃ : بمعنی معتدل . میانہ . طریق قاصدۃ : سیدھا راستہ ، حق تک پہونچنے والا راستہ . بولا جاتا ہے إنہ علی قصد وہ ہدایت پر ہے .

ترجمہ :- تم نے اپنے نفس کو گمراہی کا آرزومند بنادیا . اور امید کے راستوں کو تم نے مباح کردیا حالانکہ وہ سیدھے نہیں ہیں .

تَصِلُ الذُّنُوبَ إِلَى الذُّنُوبِ وتَرتَجِي دَرَكَ الجِنَانِ بِهَا وفَوزَ العَابِدِ

اعراب :- تصل :- فعل، أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الذنوب) ذوالحال (إلی الذنوب)
إلی : حرف جار، الذنوب : مجرور، جار مجرور متعلق حال محذوف سے، اور یہ حال
کی جگہ میں ہے۔ تقدیر عبارت : تصل الذنوب مضمومةً إلی الذنوب۔
حال وذوالحال ملکر تصل کا مفعول بہ۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر معطوف علیہ۔
(وترتجی) واو حرف عطف۔ ترتجی : فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔
(درك الجنان) مفعول بہ (بہا) ترتجی سے متعلق۔ جملہ معطوف
علیہ۔ (وفوز العابد) واو حرف عطف۔ فوز العابد : مضاف ومضاف الیہ
ہوکر معطوف۔

تحقیق لغات :- تصل : واحد مذکر حاضر مضارع : تم ملاتے ہو۔ جوڑتے ہو۔ وصل (ض) وصلاً
وصِلَةً ووُصلةً ــ الشيء بالشيء : جوڑنا۔ ملانا۔ وصلهٗ بألف دینار :
کسی کو ہزار دینار دینا۔ ترتجی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم امید رکھتے ہو۔
إرتجیٰ إرتجاءً ــ الشيءَ : امید کرنا۔ إرتجی فلانا : کسی سے امید لگانا۔
مادۂ اشتقاق (ر - ج - و) درك : مصدر، پانا۔ حاصل ہونا۔ چیز کی انتہائی
گہرائی۔ کہا جاتا ہے : بلغ الغوّاصُ درك البحر : غوطہ زن سمندر کی گہرائی میں پہنچا۔
الجنان : بکسر جیم مفردها الجَنّة : بہشت۔ ہرا بھرا باغ۔ فوز : کامیابی وکامرانی۔
فاز (ن) فوزاً ــ بالأمر : کامیاب ہونا۔ من المکروہ : نجات پانا۔

ترجمہ :- تم گناہ پر گناہ کئے جاتے ہو، اور ان گناہوں کی بدولت جنت اور عبادت گذار کی
کامیابی کی امید رکھتے ہو (یہ خود فریبی بھی عجیب ہے)

ونَسِيتَ أَنَّ اللّٰهَ أَخرَجَ آدَمًا مِنهَا إِلَى الدُّنيَا بِذَنبٍ وَاحِدِ

اعراب :- (نسیت) فعل با فاعل۔ (إن اللہ) أنّ حرف تاکید اللہ : أنّ کا
اسم (أخرج آدما) أخرج : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع اللہ ہے۔
آدماً : مفعول بہ (منہا) من : حرف جار۔ ھا : ضمیر مجرور مرجع الجنان ہے۔
جار مجرور أخرج کا متعلق اول۔ (إلی الدنیا) متعلق ثانی۔ (بذنب واحد)
با حرف جار ذنب : موصوف۔ واحد : صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور۔
جار مجرور متعلق ثالث أخرج اپنے فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر أنّ کی
خبر۔ اور پورا جملہ نسیت کا مفعول بہ۔

تحقیق لغات :- نسیت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو بھول گیا۔ نسِی (س) نسیاناً : بھولنا۔
آدم : سیدنا ابوالبشر علیہ السلام۔ سلسلہ انبیاء کی پہلی کڑی۔ ابن عباس رضؓ
نے آدم کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے۔ لفظ آدم عربی ہے۔ لیکن اس کے مادہ
اشتقاق میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ أدیمٌ سے مشتق ہے، کیونکہ وہ
أدیم أرض یعنی صفحۂ زمین سے پیدا کئے گئے۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ آدم کا اشتقاق
أُدمةٌ سے ہے جس کے معنی گندم گوں ہونے کے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہیکہ أُدمٌ
اور أُدمَةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی موافقت اور شرکت کے ہیں چونکہ ان کا خمیر
پانی اور مٹی سے ملا کر کیا گیا اس لئے ان کا نام آدم ہوا۔ آدم : أَفْعَلُ کے وزن پر
ہے۔ علمیت اور وزن فعل کی بنا پر غیر منصرف ہے۔

ترجمہ :- اور تم بھول گئے کہ ایک گناہ کے سبب اللہ نے آدمؑ کو جنت سے نکال کر دنیا
میں بھیج دیا۔

وقال آخر

بِقَدْرِ الکَدِّ تُکْتَسَبُ المَعَالِی ۔۔۔ ومَنْ طَلَبَ العُلٰی سَهِرَ اللَّیَالِی

اعراب :- (بقدر الکدّ) جار مجرور تکتسب سے متعلق ۔ (تکتسب) فعل مجہول (المعالی) نائب فاعل ۔ جملہ معطوف علیہ ۔ (ومن طلب) واو حرف عطف من : شرطیہ مبتدا ، طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ۔ مرجع مَنْ ہے ۔ (العلی) مفعول بہ ۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر فعل شرط ۔ (سہرا اللیالی) فعل جزا ، فعل شرط و فعل جزا ملکر خبر ۔

تحقیق لغات :- القدْر : بسکون دال بمعنی مقدار ۔ اندازہ ۔ بزرگی ۔ درجہ ۔ حیثیت ۔ قیمت ۔ طاقت ۔ مشابہ و مساوی ۔ بولتے ہیں : ھذا قدر ذاك ۔ یہ اسکے مساوی ہے ۔ الکدّ : مصدر کوشش ۔ محنت ۔ محاورہ ہے : لیس ھذا من کدّك ولا من کدّ أبیك یہ تمہاری اور تمہارے باپ کی کوشش سے حاصل نہیں ہوئی ۔

تُکْتَسَبُ : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول ۔ حاصل کی جاتی ہے ۔ اِکتسب اِکتساباً : کمانا ۔ حاصل کرنا ــ الشیٔ کسی چیز کو جمع کرنا ــ الاثم : بار گناہ اٹھانا ۔ المعالی : مفرد ھا مَعْلاۃ : شرافت ۔ بلندی ۔ العلی : بزرگی ۔ سربلندی ۔ سہر : واحد مذکر غائب ماضی : رات بھر جاگا ۔ سہر (س) سہراً : رات بھر جاگتے رہنا ۔ (صفت) ساھر و سہران ۔ لیلۃ ساھرۃ : رت جگے کی رات ۔

ترجمہ :- محنت و مشقت کے اندازے سے بزرگیاں حاصل کیجاتی ہیں ۔ اور جو بزرگی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں رات جاگتا ہے ۔ (یعنی سخت کوشی ، جانفشانی ، نیند کی لذت اور عیش و عشرت کی قربانی ہی کامرانی کی ضمانت ہے ، اور اس سے ہٹکر چھوٹی آرزوؤں کا ایک طویل سلسلہ ہے جسکے دام فریب میں الجھکر کتنی انسانی صلاحیتوں نے دم توڑ دیا)

یَغُوصُ البحرَ مَنْ طَلَبَ اللّآلی ۔۔۔ ویَحْظٰی بالسِّیادۃِ والنَّوالِ

اعراب :- (یغوص) فعل (البحر) مفعول بہ (من طلب اللآلی) من : اسم موصول طلب : فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ۔ مرجع مَنْ ہے ۔ (اللآلی) مفعول بہ ۔ جملہ صلہ ہے ۔ موصول و صلہ ملکر جملہ معطوف علیہ (ویحظی) واو حرف عطف ۔ یحظی : فعل ۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل ۔ مرجع مَنْ ہے ۔ (بالسیادۃ) با حرف جار السیادۃ : معطوف علیہ ۔ (والنوال) واو حرف عطف ۔ النوال : معطوف ۔ معطوف و معطوف علیہ ملکر مجرور ، جار مجرور یحظی سے متعلق ۔ یحظی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف ۔

تحقیق لغات :- یغوص : واحد مذکر غائب مضارع : وہ غوطہ لگاتا ہے ۔ غاص (ن) غوصاً و غیاصاً و غیاصۃً ــ فی الماء : پانی میں غوطہ لگانا ۔ غاص علی الشیٔ : اچانک آجانا ــ علی المعانی : معانی کی تہ کو پہونچنا ۔ اللآلی : مفرد ھا لؤلؤ : موتی ۔ آبدار بڑا موتی ۔ قلیل و کثیر دونوں کیلئے آتا ہے ۔ یحظی : واحد مذکر غائب مضارع وہ حاصل کرتا ہے ۔ حظی (س) حُظْوۃً و حِظْوَۃً و حِظَۃً ــ بالشیٔ : حاصل کرنا پانا ۔ حصہ پانا ۔ بہرہ مند ہونا ۔ السیادۃ : بزرگی ۔ سرداری ۔ ساد (ن) سیادۃً و سُؤْدَداً : شریف ہونا ۔ بزرگ ہونا ۔ سردار ہونا ۔ النَّوال : بفتح نون بخشش ۔ حصہ تحفہ ۔ طریقہ ۔ لائق ۔ مناسب ۔

ترجمہ :- جو موتیوں کا متلاشی ہو وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے ، پھر کہیں سرداری اور بخشش سے بہرہ مند ہوتا ہے ۔

(۱) وَمَنْ طَلَبَ العُلیٰ مِنْ غَیْرِ کَدٍّ　　أَضَاعَ العُمرَ فی طَلَبِ المحالِ

وقال آخر

(۲) إِنی رَأَیتُ و فی الأَیامِ تجربةٌ　　للصبر عاقبةٌ محمودةُ الأَثرِ

اعراب (۱) (من طلب العلی) من: شرطیہ مبتدا، طلب العلی: فعل شرط۔ (من غیر کد) جار مجرور طلب سے متعلق۔ (أضاع العمر) فعل جزاء۔ فعل شرط و فعل جزاء ملکر خبر۔ (فی طلب المحال) جار مجرور أضاع فعل سے متعلق۔

تحقیق لغات:- المحال: غیر ممکن۔ باطل۔ انہونی بات۔ مشکل۔ دشوار۔

ترجمہ: اور جو بلا کد و کاوش بلندی کو چاہتا ہے وہ محال چیز کی طلب میں اپنی زندگی رائگاں کرتا ہے۔

اعراب (۲) (إنی رأیت) إنّ: حرف تاکید۔ یاء ضمیر متکلم اسم (رأیت) فعل أنا کی ضمیر مستتر ذو الحال۔ (وفی الأیام تجربة) واؤ حالیہ۔ فی الأیام: خبر مقدم تجربة: مبتدا مؤخر۔ جملہ حال ہے۔ (للصبر) جار مجرور خبر مقدم۔ (عاقبة) موصوف۔ (محمودة الأثر) صفت۔ موصوف و صفت ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا و خبر رأیتُ کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہیں۔

تحقیق لغات:- محمودة: پسندیدہ۔ عمدہ۔ الأثر: اثر۔ نشان۔ حدیث ج آثار و أثور بولا جاتا ہے: خرج فی أثرہ: وہ اس کے بعد نکلا۔ وعلی الإثر: یعنی فورا اور فی الحال نکلا۔

ترجمہ:- میں نے صبر کا انجام پسندیدہ اثر والا دیکھا، اور زمانہ میں تجربہ حاصل ہوتا ہے۔

وقَلَّ مَنْ جَدَّ فی أَمرٍ یُحاوِلُہٗ　　فاستَصحَبَ الصَّبرَ إلا فاز بالظَّفَرِ

اعراب:- (قل من جدّ) قل بمعنی ما: نافیہ۔ مَنْ: شرطیہ مبتدا، جدّ: فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع مَنْ ہے (فی أمر یحاولہ) فی حرف جار۔ أمر: موصوف یحاول: فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل۔ ھاء مفعول بہ۔ فعل و فاعل اور مفعول بہ ملکر صفت۔ موصوف و صفت ملکر مجرور، جار مجرور جدّ سے متعلق (فاستصحب) فاء عاطفہ۔ إستصحب: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الصبر) مفعول بہ۔ جملہ معطوف (إلا فاز بالظفر) إلاّ: حرف استثناء لغو۔ فاز بالظفر: فعل جزاء۔ فعل شرط و فعل جزاء ملکر خبر۔

تحقیق لغات:- قلّ: کم ہوا۔ اور کبھی نفی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ جَدَّ: واحد مذکر غائب ماضی اس نے کوشش کی۔ جدّ (ض)، جِدًّا کوشش کرنا و فی الأمر: تحقیق و جستجو کرنا۔ یحاول: واحد مذکر غائب مضارع: قصد کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے۔ حاوله محاولةً وحِوالاً الشیءَ: ارادہ کرنا۔ اور حیلہ سے طلب کرنا۔ إستصحب: واحد مذکر غائب ماضی: وہ ساتھ لیا۔ لگا رہا۔ لازم پکڑا۔ الظفر: کامیابی۔ فتح۔ جیت۔

ترجمہ:- اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کسی ایسے کام کی کوشش کرے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے اور صبر کو لازم پکڑ لے مگر وہ کامیابی حاصل کر لیتا ہے (یعنی صبر و تحمل کے ساتھ جس کام کی کوشش کی جائے گی، اس میں کامیابی ضرور قدم چومیگی)

قال کعب بن زهیر المزنی

وَلَيْسَ لِمَنْ لم يَرْكَبِ الهول بُغيةٌ   وليس لرَحْلٍ حطَّهُ اللهُ حاملُ

اعراب :- (لیس) فعل ناقص . (لمن) لام حرف جار. من : اسم موصول (لم یرکب الهول) صلہ ۔ موصول صلہ ملکر مجرور ۔ جار مجرور خبر مقدم ۔ (بُغیۃ) اسم موخر ۔ (لیس لرحل حطه الله حامل) کا اعراب ظاہر ہے ۔

تحقیق لغات :- لم یرکب : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : سوار نہیں ہوا . رکبَ (س) رکوباً ومرکباً ــ الدّابۃَ وعلی الدّابۃ : سوار ہونا و ــ البحرَ : سمندر کا سفر کرنا و ــ الطریقَ : راستہ پر چلنا و ــ أثرَہٗ : پیروی کرنا ۔ رکبہ الدَّیْنُ : قرضمند ہونا ۔ الهول : خوف ۔ خطرہ ۔ گھبراہٹ ج أهوال . بغیۃ : بضم باء وفتحہا ۔ مرغوب شئ ۔ مقصود ۔ رحل بفتح راء وسکون حاء : کجاوہ ۔ پالان ۔ منزل ۔ قیام گاہ ۔ سفر میں ساتھ رہنے والا ساز و سامان ۔ بولا جاتا ہے ۔ حطّ رَحْلَہٗ وألقی رحله : یعنی فلاں اقامت گزیں ہوا ۔ حطّ : واحد مذکر ماضی : اس نے گرایا ۔ اتارا حطّ (ن) حطّاً ــ الشئ : اتارنا ۔ رکھنا ۔ چھوڑنا ۔ حامل : اسم فاعل ، اٹھانیوالا حمل (ض) حملاً : اٹھانا ، لادنا ، ڈھونا ۔

ترجمہ :- وہ شخص جو خطرات پر سوار نہ ہو اس کا کوئی مقصد نہیں ، اور جس کے کجاوے کو اللہ گرا دے اسکو کوئی اٹھانیوالا نہیں ہے (یعنی محنت ومشقت کے بغیر انسان کو منزل مقصود نہیں ملتی اور بلا مشیت ایزدی کسی کا مقصد حاصل نہیں ہوتا)

إذا أنتَ لَمْ تَعْرِضْ عنِ الجَهلِ والخَنیٰ   أَصَبْتَ حلیمًا أو أصابَكَ جاهِلُ

اعراب :- إذا کے بعد ایک فعل محذوف ہے جسکی تفسیر آنیوالا فعل لم تعرض کر رہا ہے

تقدیر عبارت : إذا لم تعرض أنت .

(إذا) شرطیہ مضاف . (لم تعرض) فعل . (أنت) فاعل . فعل وفاعل ملکر فعل شرط (لم تعرض عن الجهل والخنی) لم تعرض : فعل . أنت کی ضمیر مستتر فاعل ۔ عن الجهل : جار مجرور معطوف علیہ ۔ والخنی : معطوف . معطوف ومعطوف علیہ ملکر لم تعرض فعل سے متعلق ۔ فعل وفاعل اور متعلق سے ملکر جملہ تفسیریہ ۔ (أصبت حلیما) أصبت : فعل . أنت ضمیر مستتر فاعل حلیماً : مفعول بہ ۔ جملہ معطوف علیہ (أو أصابك جاهل) أو : عاطفہ ۔ أصاب : فعل . کاف : مفعول بہ ۔ جاهل : فاعل جملہ معطوف ۔ معطوف ومعطوف علیہ ملکر فعل جزاء فعل شرط وفعل جزا ملکر جملہ مضاف الیہ ۔

تحقیق لغات :- لم تعرض : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلَمْ : تم نے اعراض نہیں کیا . تم کنارہ کش نہیں ہوئے أعرض عنه إعراضًا : اعراض کرنا ۔ روگردانی کرنا ۔ الخنی : بدزبانی . فحش گوئی خنی (ن ۔ س) خنواً وخنیً وأخنی علیه فی الکلام : کسی کے ساتھ فحش کلامی سے پیش آنا ۔ أصبت : واحد مذکر حاضر ماضی از إصابۃ : بمعنی تکلیف دینا ۔ حلیما : صیغہ صفت بمعنی بردبار ۔ ناگوار خاطر کو انگیز کرنیوالا ج حلماء أحلام ــ ترجمہ :- جب تو جہالت اور بے حیائی سے باز نہیں آئے گا تو کسی شریف آدمی کو تو ایذا پہنچائے گا یا کوئی جاہل تجھکو ایذا پہنچا دے گا (یعنی جہالت کا نتیجہ برا ہوتا ہے ، اسلئے بردباری شرافت اور ضبط نفس کو اپنا شیوہ بنانا چاہئے)

ومن مختار شعره

(۱) لوكنتُ أعجَبُ من شيءٍ لأعجبَني   سَعيُ الفتی وهو مخبوءٌ له القدَرُ

(۲) يسعىٰ الفتى لأمورٍ ليس يُدرِكُها   فالنَّفسُ واحِدةٌ والهمُّ منتَشِرُ

(۱) اعراب :- (لو) حرف شرط (كنت أعجب) فعل شرط. (من شيءٍ) جار مجرور أعجب سے متعلق (لأعجبني) لام جوابیہ. أعجب: فعل. نون: وقایہ. یا: ضمیر متکلم مفعول. (سعي الفتى) مضاف و مضاف الیہ ہوکر ذوالحال (وهو مخبوء له) واؤ حالیہ. هو: مبتدا. مخبوء: اسم مفعول. له: مخبوء سے متعلق (القدر) مخبوءٌ کا نائب فاعل. مخبوء اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر. جملہ حال ہے. حال و ذوالحال ملکر أعجبني کا فاعل. فعل و فاعل اور مفعول سے ملکر جواب شرط.

تحقیق لغات :- مخبوءٌ: اسم مفعول. چھپا ہوا. خبأ (ف) خبأً الشيءَ: چھپانا. القدَر: بفتح قاف و دال: تقدیر. اشیاء پر خدا کا اندازہ. مشیت خداوندی.

ترجمہ :- اگر مجھے کسی چیز سے تعجب ہوتا تو ضرور تعجب ہوتا نوجوان کی کوشش پر جبکہ اس کا مقدر پوشیدہ ہے (یعنی انسان کو یہ علم نہیں کہ تقدیر کا فیصلہ کیا ہے پھر بھی اپنے مقصد کیلئے جد و جہد کرتا ہے واقعی یہ حیرت کی بات ہے.

(۲) اعراب :- ظاہر ہے.

تحقیق لغات :- يدرك: واحد مذکر غائب مضارع أدرَك إدراكًا الشيءَ: پانا. الهم: ارادہ. غم ج هموم.

ترجمہ :- نوجوان کوشش کرتا ہے ایسی چیزوں کیلئے جن کو وہ نہیں پاتا ہے. کیونکہ نفس ایک ہے اور ارادے مختلف ہیں.

المرءُ ما عاش ممدودٌ له أملٌ   لا تنتهي العينُ حتى ينتهي الأثرُ

اعراب :- (المرء ما عاش) المرء: مبتدا. ما: مصدریہ ظرفیہ. عاش: فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة عيشه. اور ظرف ممدود سے متعلق. (ممدود له) ممدود: اسم مفعول. له: اس سے متعلق. (أمل) ممدود کا نائب فاعل. ممدود اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر (لا تنتهي العين) لا تنتهي: فعل منفی. العين: فاعل. (حتى) برائے غایت بمعنی إلى (ينتهي) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتى (الأثر) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. جار مجرور تنتهي سے متعلق. تقدیر عبارت: لا تنتهي العين إلى إنتهاء الأثر.

تحقیق لغات :- ما عاش: ما بمعنی ما دام یعنی جبتک زندہ رہا. ممدود: اسم مفعول از مدّ بمعنی پھیلا ہوا. لمبا. أمل: امید. آرزو ج آمال. لا تنتهي: واحد مؤنث غائب مضارع منفی. وہ نہیں ختم ہوتی ہے. وہ باز نہیں آتی. إنتهى إنتهاءً عن الشيءِ: رکنا. باز آنا. إنتهى الشيءُ: شی کا اپنی انتہا کو پہنچنا. إنتهى إليك المثل أو الخبر: خبر کا پہونچنا. الأثر: نشان. کھنڈر. تاثیر. حدیث. سنت نبوی.

ترجمہ :- انسان جبتک زندہ ہے اس کا رشتہ آرزو دراز ہے، آنکھ باز نہیں آتی جبتک کہ نشان انتہا کو نہ پہونچ جائے.

وقال آخر

(۱) ولیس فتی الفتیانِ من راح واغتدیٰ   لشُربِ صَبوحٍ أو لشُربِ غَبوقِ

(۲) ولکن فتَی الفتیانِ مَنْ راحَ واغتدیٰ   لضَرِّ عَدُوٍّ أو لنَفْعِ صَدِیقِ

(۱) اعراب :- (لیس) فعل ناقص. (فتی الفتیان) مضاف ومضاف الیہ ہوکر لیس کی خبر مقدم (من) موصوفہ (راحَ واغتدیٰ) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر صفت. موصوف وصفت ملکر لَیْسَ کا اسم مؤخر. (لشرب صبوح) لام حرف جار. شُرْب: مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور. جار مجرور معطوف علیہ (أو لشرب غبوق) أوْ: عاطفہ. لام حرف جار. شُرْبِ غَبُوق: مضاف ومضاف الیہ ہوکر مجرور. جار مجرور معطوف معطوف ومعطوف علیہ ملکر اِغتدی سے متعلق.

تحقیق الفاظ :- فتَی: نوجوان. سخی. غلام. تثنیہ فتوانِ وفتیانِ ج فِتیانٌ وفِتْیَۃٌ وفُتُوٌّ. رَاحَ: واحد مذکر غائب. وہ شام کے وقت آیا یا گیا. راح (ن) رَوحًا شام کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. وقت کے بغیر مطلق جانے کے معنی میں بھی آتا ہے. اِغتدَی: صبح کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا. صبوح: بفتح صاد. ہر وہ چیز جو صبح کے وقت کھائی یا پی جائے. یہاں مراد صبح کی شراب ہے. غَبوق: شام کی شراب.

ترجمہ :- جواں مرد وہ نہیں ہے جو شراب نوشی کے لئے صبح وشام کرے (یعنی عیش پرستی میں مبتلا ہو)۔

(۲) اعراب ظاہر ہے۔

ترجمہ :- ہاں جواں مرد وہ ہے جو دشمن کو زک پہونچانے یا دوست کو نفع پہونچانے کے لئے صبح وشام کرے۔

قال إمرء القیس بن حجر الکندی

ولو أنَّمَا أسْعَیٰ لِأدْنیٰ مَعیشۃٍ   کفانی ولَمْ أطْلُبْ قلیلٌ مِنَ المالِ

اعراب :- (لو) حرف شرط (أنَّما) أنّ: حرف تاکید. ما: مصدریہ (أسعی) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر أنّ کا اسم. یعنی: أنّ سعیی. (لأدنی معیشۃ) لام حرف جار. أدنی معیشۃ: مضاف ومضاف الیہ ہوکر مجرور. جار مجرور أنّ کی خبر محذوف سے متعلق. تقدیر عبارت: ولو ثبت کون سعیی لادنی معیشۃ. (کفانی) کفا: فعل. نون: وقایہ. یا متکلم مفعول (ولم أطلب) واو حرف عطف. (لم أطلب) فعل با فاعل. اس کا مفعول محذوف ہے. تقدیر عبارت: لم أطلب المجد المؤثل. (قلیل) موصوف (من المال) صفت. موصوف وصفت کفانی کا فاعل. معنی: أنا لا أسعی للعیش الدنیوی الذی ہو أخسُّ وأحقر ولا یکفینی مال قلیل منہ وأنا أطلب المجدَ المؤثّلَ.

تحقیق الفاظ :- أدنی: معمولی. حقیر. معیشۃ: بقاء زندگی کا سامان. کھانے پینے کی چیز جس سے زندگی بسر ہوسکے. ج معایش. کفا: واحد مذکر ماضی. کافی ہوا. کفا (ض) کفایۃً الشیئُ: کافی ہونا. کفاہُ الشرَّ: شر سے محفوظ رکھنا. کفیٌّ لہ: اہل. لائق.

ترجمہ :- اگر میں معمولی سامان زندگی کے لئے کوشش کرتا. اور عزت وبزرگی طلب نہ کرتا تو تھوڑا مال بھی مجھکو کافی ہوجاتا (یعنی میں دنیا کی حقیر زندگی کا طالب نہیں اور نہ ہی دنیا کا متاع قلیل میرے لئے کافی ہے. میں تو پائدار بزرگی کا متلاشی ہوں)

ولکنّما أسعیٰ لِمجدٍ مؤثّلٍ　　وقد یُدرِكُ المجدَ المؤثّلَ أمثالی

اعراب :- حرف استدراک. ما: کافہ. (أسعی) فعل. أنا: کی ضمیر مستتر فاعل (المجد مؤثّل) لام حرف جار. مجد: موصوف. مؤثّل: صفت. موصوف و صفت ملکر مجرور. جار مجرور أسعی سے متعلق. (قد یدرك) فعل (المجد المؤثّل) موصوف وصفت ہوکر مفعول (أمثالی) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل

تحقیق لغات :- المجد: بفتح میم و سکون جیم. بزرگی. عظمت. ج امجاد ازکرم مجد (ک) مجدا: بزرگ ہونا. صاحب عظمت ہونا. المؤثّل: اسم مفعول بمعنی پائدار. مضبوط. أثّل المجد تأثیلا: بزرگی کی بنیاد رکھنا. أسعیٰ: واحد متکلم مضارع. میں کوشش اور جد وجہد کرتا ہوں. سعی (ف) سعیاً: کوشش کرنا. و— فی حاجة الرجل: کسی کی ضرورت میں مدد کرنا. و— للامر انجام دینے کی فکر کرنا. و— لعیاله: بچوں کے لئے کمانا. قد یدرك: قد: چار معنوں میں مستعمل ہے.

(۱) تحقیق کے لئے جیسے: قد یعلم ما أنتم علیه. اور قد نری تقلّبَ وجهِكَ فی السّماء. اور لقد خلقنا الإنسان. اور قد أفلح المؤمنون. (۲) تقریب کے لئے جبکہ ماضی پر داخل ہو جیسے: قد قامت الصلوٰة. ای قد حان وقتها (۳) تقلیل کے لئے. یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے جیسے: قد یصدق الکذوب، اور قد یعثر الجواد (۴) توقع کے لئے جیسے: قَدْ فَعَلَ. هَلْ فَعَلَ کے جواب میں. کیونکہ سائل جواب کا منتظر ہوتا ہے.

ترجمہ :- لیکن میں تو پائدار بزرگی کے لئے جد وجہد کرتا ہوں اور اکثر مجھ جیسے لوگ بزرگی کی دولت سے بہرہ مند ہوتے ہیں.

وما المرءُ مادامت حُشاشةُ نفسِه　　بمُدرِكِ أطرافِ الخُطوبِ ولا آلی

اعراب :- (ما) بمعنی لیس (المرء) اس کا اسم (مادامت) ما: مصدریہ ظرفیہ دامت: فعل. (حشاشة نفسه) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر ظرف. تقدیر عبارت: مدة حیاته. (بمدرك) با زائدہ مدرك: مضاف. (أطراف) مضاف الیہ مضاف (الخطوب) مضاف الیہ. مضاف و مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ. (ولا آلی) واو حرف عطف. لا: نافیہ. آلی: اسم فاعل هو کی ضمیر مستتر فاعل. اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف. معطوف و معطوف علیہ ما کی خبر ہیں.

تحقیق لغات :- مادامت: واحد مؤنث غائب ماضی: جبتک باقی رہے. حُشاشة: بیمار یا زخمی میں زندگی کا آخری سانس. تھوڑی سی جان حالت نزع. مدرك: از إدراك: پانیوالا. پہونچنے والا. أطراف: مفرد ها طرف: کنارہ. سرا. جانب. نہایت. الخطوب: مفرد ها خَطْبٌ: معاملہ. بڑا واقعہ. حادثہ. عموماً ناگوار اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے استعمال ہوتا ہے. آلی: صیغہ اسم فاعل: سستی اور کوتاہی کرنیوالا. آلی (ن) أَلْواً و أُلُوّاً و أَلِیّاً: سستی کرنا. دیر کرنا. کہا جاتا ہے: لم یأل جهداً: اس نے کوشش کرنے کے لئے سستی نہیں کی.

ترجمہ :- جبتک انسان کی آخری ہچکی باقی ہے وہ حادثات کے آخری سرے پر پہونچنے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے سستی کرنیوالا ہے (یعنی انسان کا آخری سانس بھی حادثات کے تسلسل سے بچ نہیں سکتا.

ع
سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات

وقال آخر

على المرء أن يسعى لما فيه نفعه ... وليس عليه أن يساعده القدر

اعراب :- (على المرء) خبر مقدم (أن يسعى) أنْ : مصدریہ . يسعى : فعل، ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع المرء ہے (لما فيه نفعه) لام حرف جار. ما : موصولہ. فيه : جار مجرور خبر مقدم. نفعه : مبتدا مؤخر. مبتدا و خبر ملکر صلہ. موصول وصلہ مجرور. جار مجرور یسعی سے متعلق. یسعی اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مبتدا مؤخر. (وليس) واو حرف عطف. ليس : فعل ناقص. (عليه) خبر مقدم. (أن) مصدریہ (يساعده القدر) جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر ليس کا اسم مؤخر۔

تحقیق لغات :- يساعد : واحد مذکر غائب مضارع : مدد کرتا ہے. موافقت کرتا ہے، تعاون کرتا ہے. ساعده على الأمر مساعدة : مدد کرنا . موافقت کرنا. تعاون کرنا. القدر : بفتح قاف و دال : تقدیر الہی . ہر کام کی مقدار اور نہایت. خدا کا اندازہ. مشیت خداوندی ج أقدار .

أى واجبٌ على المرء السَّعْيُ والجِدّ لما يحصل به نفعه، و لا يجب عليه أن يُؤَيِّدَه ما قضاه الله في قَدَرِه -

ترجمہ :- انسان پر ضروری ہے کہ اس کام کے لئے جد وجہد کرے جس میں اس کا نفع ہو اور یہ کوئی نہیں کہ تقدیر الہی اسکی معاونت کرے (یعنی انسان صرف اس بات کا مکلف ہے کہ میدان عمل میں جولانی کرتا ہے، خواہ نوشتہ تقدیر ساتھ دے یا نہ دے کیونکہ تقدیری فیصلے کا ادراک انسانی طاقت سے باہر ہے)

فإن نال بالسعي المُنىٰ تمّ قصده ... وإن خالف المقدور كان له عذر

اعراب :- (فإن نال) إن : حرف شرط نال : فعل شرط . ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع المرء ہے (بالسعي) جار مجرور فعل سے متعلق (المنى) مفعول بہ (تمّ) فعل (قصده) قصد : مضاف. هاء : مضاف الیہ مرجع المرء ہے. مضاف و مضاف الیہ ملکر فاعل . جملہ فعل جزاء. (وإن خالف المقدور كان له عذر) کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- المنى : بضم میم مفرد ها مُنْيَة : آرزو. تمنا. تَمَنِّيٌ کا اسم ہے از تفعّل آرزو کرنا۔ خالف : واحد مذکر ماضی : مخالفت کیا ۔ خالف مخالفة : مخالفت کرنا. خالف عن كذا : پیچھے رہنا۔ خالَفَ بينَ رجليه : پاؤں کو آگے پیچھے کرنا. کہا جاتا ہے : خالَفَني عن كذا : جبکہ وہ اعراض کر رہا ہو اور تم اسکا قصد کر رہے ہو. خالَفَني إلى كذا : جبکہ تم اعراض کر رہے اور وہ تمہارا قصد کر رہا ہو.

المقدور : قضاء . تقدیر . ضروری امر . فیصل شدہ معاملہ . عُذْر : بضم ذال و سکونہا : بمعنی الزام دور کرنا . وہ دلیل کہ جس سے معذرت پیش کی جاتی ہو ج اعذار. عُذُرٌ : اسم ہے اور عذر (ض) عُذْرا سے آتا ہے بمعنی ملامت رفع کرنا.

ترجمہ : تو اگر جد وجہد سے اپنی آرزوئیں پوری کرلیں تو اس کا مقصد حاصل ہو گیا، اور اگر نوشتہ تقدیر نے مخالفت کی تو وہ معذور ہے (یعنی کہ مشیت ایزدی میں یہی فیصلہ تھا)

وقال علی بن الجہم

ولاخیرَ فی عیشِ امرءٍ وھو خاملُ وذکرُ الفتی بالخیرِ عمرٌ مُجَدَّدٌ

اعراب :- (لاخیر) لا: نفی جنس۔ خیر: اس کا اسم۔ (فی عیش امرءٍ) فی حرف جار عیش: مضاف مجرور۔ جار مجرور لا نفی جنس کی خبر محذوف حاصل سے متعلق۔ إمرءٍ: مضاف الیہ ذوالحال۔ (وھو خامل) واو حالیہ۔ ھو مبتدا، خامل: خبر۔ مبتدا، خبر ملکر حال۔ تقدیر عبارت: لاخیر حاصلٌ فی عیش امرءٍ حال کونہ خاملاً۔ (وذکر الفتی) ذکر: مضاف۔ الفتی: مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا، (بالخیر) جار و مجرور ذکرٌ سے متعلق۔ (عمر مجدّد: موصوف وصفت ہوکر خبر۔

تحقیق لغات :- خیر: بہتر، بھلا، نیکی، بھلائی، نیک کام، عقل، عدل، فضل، جو چیز سب کو پسند ہو وہ خیر ہے، شر اسکی ضد ہے۔ خیر: مال و دولت کے معنی میں بھی مستعمل ہے، مگر خیر سے وہ مال مراد ہے جو کثیر ہو اور بوجہ حلال جمع کیا گیا ہو۔ خیر: کا دو طرح پر استعمال ہوتا ہے۔ ایک اسم ہوکر جیسے : ولْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ (اور تم میں ایک جماعت ہونی چاہیئے جو نیک کام کی طرف بلائے) دوسرے وصف ہوکر اس صورت میں أفعلُ التفضیل کے معنی ہوتے ہیں۔ جیسے: فإنّ خیرَ الزاد التقویٰ (بلاشبہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے) یہاں خَیرٌ افضل کے معنی میں آیا ہے۔ عیش: زندگی۔ ناز و نعم۔ عشرت۔ خوشی، آرام۔ روٹی۔ خامل: اسم فاعل۔ گمنام، حقیر، ذلیل، بے دلیل۔ ج خُمَلٌ۔ مُجَدَّدٌ: اسم مفعول از تجدید۔ نیا — ترجمہ :- اس انسان کی زندگی میں کوئی خیر نہیں، جو گمنام اور بے وزن ہو، انسان کا ذکر خیر کیساتھ ایک نئی زندگی ہے

تنبّہ عن النوم الحسام ولاتنم لتبقی فما فی الأرض شیٔ مُخلّدٌ

اعراب :- (تنبّہ) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ (عن النوم الحسام) جار مجرور ہوکر تنبّہ سے متعلق۔ جملہ معطوف علیہ۔ (ولاتنم) واو حرف عطف۔ لاتنم: فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ معطوف۔ (لتبقی) لام تعلیلیہ۔ تبقیٰ: فعل منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور۔ جار مجرور لاتنم سے متعلق۔ (فما فی الارض) فاء تعلیلیہ۔ ما: نافیہ۔ فی الارض: خبر مقدم (شیٔ مخلد) مبتدا مؤخر۔

تحقیق لغات :- تنبّہ : واحد مذکر فعل امر از تفعّل۔ مادۂ اشتقاق (نَبِہٌ) ہے۔ تو بیدار ہوجا تنبّہ تَنَبُّهًا — من نومہ: نیند سے بیدار ہونا۔ تنبّہ علی أو للأمر: واقف ہونا۔ سمجھنا۔ الحسام: تیز کاٹنے والی تلوار۔ حسام السیف: تلوار کی دھار۔ النوم الحسام: خواب غفلت، ایسی نیند جو انسان کو مقصد زندگی سے منقطع اور غافل کردینے والی ہو۔ لاتنم: واحد مذکر حاضر فعل نہی۔ تو نہ سو۔ نام (س) نومًا: سونا۔ مخلّد: اسم مفعول از تفعیل: وہ چیز جسے دوام حاصل ہو۔

معنیٰ :- إن أردتَ أن یبقی ذکرک ویتلقاہ الناس بعد موتک فاستیقظ من النوم العمیق الذی یشغل الانسانَ عمّا یجب علیہ من المسؤلیات، واعلمْ أنہ لایخلد شیٔ فی ھذہ الدنیا۔

ترجمہ :- تو اپنی بقاء کے لئے خواب غفلت سے بیدار ہوجا، اور نہ سو کیونکہ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے (لہذا تو بھی نہیں رہے گا مگر اچھے کردار کے جلو میں ہمیشہ باقی رہے گا)

وقال ابوتمام حبیب بن أوس الطائیؒ

وَمَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا ذِكْرُ صَالِحَةٍ ... أَوْ ذِكْرُ سَيِّئَةٍ يَسْرِيْ بِهَا الْكَلِمُ

اعراب :- (ما) حرف نفی (ابن آدم) مبتدا۔ (إلّا) حرف استثنار لغو۔ (ذکر صالحة) خبر معطوف علیہ (أو) حرف عطف۔ (ذکر سَیِّئةٍ) موصوف۔ (یسری بہا الکلم) صفت۔ موصوف صفت ملکر معطوف۔ یسری: فعل۔ بہا: فعل سے متعلق۔ ضمیر مجرور کا مرجع علی سبیل الإنفراد صالحة اور سَیِّئة دونوں ہیں۔

تحقیق لغات :- الصالحة: نیکی، اچھا کام۔ ج الصالحات: صلح (ک۔ن۔ف) صلاحًا وصلوحًا وصلاحية: درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ صلح الرجل: نیک ہونا۔ سیّئة: گناہ، بُرے کام۔ ج سیّئات۔ ساءَ (ن) سوءً وسوائیۃً: بُرا ہونا۔ یسری بہا: واحد مذکر غائب مضارع: وہ پھیلاتا ہے۔ اسکا چرچا کرتا ہے۔ سری (ض) سُرىً وسُريةً وسريانًا: رات میں چلنا۔ سرایت کرنا، پھیلنا۔ صفت (سارٍ ج سُراة) وسری بہ: رات کو سفر کرانا۔ پھیلانا۔ الکلم: بفتح کاف وکسر لام۔ اسم جنس جمعی ہے اس لئے اسکی طرف مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے جیسے (یحرفون الکلم عن مّواضِعِہٖ) (وإلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ)

ترجمہ :- انسان کا وجود اس کی نیکی و بدی کا ذکر ہے جن کو لیکر باتیں چلتی ہیں (یعنی انسان کی اچھائی یا برائی کا تذکرہ لوگوں کے درمیان ہوتا رہتا ہے جس سے اسکی حیثیت کا تعین ہوتا ہے۔

أَمَا سَمِعْتَ بِدَهْرٍ بَادَ أُمَّتُهُ ... جَاءَتْ بِأَخْبَارِهَا مِنْ بَعْدِهَا أُمَمُ

اعراب :- (أ) ہمزۂ استفہام۔ (ما) حرف نفی (سمعت) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (بدھر) با حرف جار سمعت سے متعلق دھر: مجرور موصوف (باد أمّتہ) صفت (جاءت) فعل۔ (بأخبارھا) با حرف جار۔ جاءت کا متعلق اول۔ اخبار: مضاف۔ ھا: ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ مرجع أمّتُہٗ ہے۔ (من بعدھا) جار مجرور متعلق ثانی (أمم) جارت کا فاعل۔ جملہ محلاً منصوب سمعت کا مفعول ہے۔

تحقیق لغات :- دھرٌ: زمانہ۔ لمبا زمانہ، وقت، زمانہ کی سختی۔ ایک ہزار سال، وہ زمانہ جس میں انسان زندہ ہے، مصیبت، انتہا، غایت، کہا جاتا ہے: (ماذاك بدھری) یہ میری عادت نہیں۔ (ما دھری بکذا) یہ میری غایت وانتہا نہیں۔ دھر: اصل میں عالم کو وجود میں آنے سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کی مدت کا نام ہے، اور پھر دھر سے لمبی مدت مراد ہوتی ہے برخلاف (زمانٌ) کے کہ وہ مدت کثیرہ اور قلیلہ دونوں کے لئے آتا ہے ج أدْھُر ودُھور باد: واحد مذکر ماضی۔ وہ ہلاک ہوا۔ مادۂ اشتقاق (بید) باد (ض) بیدا وبیادًا وبیودا: ہلاک ہونا۔ أمم: مفردھا أمّة: جماعت، آدمیوں کا گروہ، وقت، مدت۔ أمة: باعتبار لفظ واحد اور باعتبار معنی جمع ہے۔ اور أمة: دین کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ بولتے ہیں: (فلان لا أمّة لہ) فلاں کا کوئی دین و مذہب نہیں۔

ترجمہ :- کیا تو نے گذشتہ زمانہ کی ہلاک شدہ قوم کے بارے میں نہیں سنا کہ ان کی حکایتیں بعد کی نسلوں نے بیان کیں۔

وقال أبو القاسم احمد بن عمر بن عبد الله بن عصفور

مع العِلم فاسْلُكْ حيثما سَلَكَ العلمُ وعنه فكَاشِفْ كلَّ مَنْ عنده فهمُ

اعراب :- (مع العلم) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور حال محذوف سے متعلق. (فاسلك) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. تقدیر عبارت : فاسلك متلبسًا مع العلم. (حيثما) برائے شرط. (سلك) فعل شرط. (العلم) فاعل حیثما کی جزار محذوف ہے جس پر ماقبل کا جملہ دلالت کر رہا ہے. یعنی حیثما سلك العلم فاسلك معه. (وعنه فكاشف) واو حرف عطف. عنه : كاشف سے متعلق. كاشف : فعل أنت : کی ضمیر مستتر فاعل. (كل من) كلّ : مفعول مضاف مَنْ : اسم موصول مضاف الیہ (عنده فهم) صلہ. عنده : خبر مقدم. فهم : مبتدا مؤخر.

تحقیق لغات :- فاسلك : واحد مذکر امر. تو چلتا رہ. سلك (ن) سلكًا وسلوكًا — الطريق : راستہ پکڑ کر چلتے رہنا. روش اختیار کرنا. برتاؤ کرنا. پر دناو — المكان : داخل ہونا. العلم : مصدر : جاننا. علم. دانش، معرفت، شعور، یقین، عَلِم (س) عِلمًا : جاننا. سمجھنا. یقین کرنا، عَلِمَ : کے معنی جب یقین کے آتے ہیں [illegible] دی بدو مفعول ہوتا ہے اور جب معرفت کے معنی میں آئے تو متعدی بیک مفعول [illegible]. اور کبھی شعور کے معنی میں آتا ہے تو اس صورت میں متعدی بذریعہ با بھی ہوتا ہے جیسے (علمته اور علمتُ به) كاشف : واحد مذکر امر. كاشف مكاشفة عن الامر کھولنا، ظاہر کرنا. و — عن كذا : سائل ومسئول دونوں کا ایک دوسرے کو بتانا.

ترجمہ :- علم کے ساتھ چلتا رہ جہاں کہیں علم چلے، اور سمجھ والوں سے علم حاصل کر اور انکو علم دے.

ففيه جلاءٌ للقلوب من العَمىٰ وعونٌ على الدِّين الذی أمرهُ حَتمٌ

اعراب :- (ففيه) فار تعلیلیہ. (فيه) خبر مقدم (جلاءٌ) مبتدا مؤخر معطوف علیہ (للقلوب) جلاءٌ کا متعلق اول. (من العمى) متعلق ثانی. (وعون) واو حرف عطف عون : معطوف. (على) حرف جار عونٌ سے متعلق (الدين) موصوف (الذی) اسم موصول (أمره حتم) صلہ. موصول وصلہ ملکر صفت.

تحقیق لغات :- جلاء : روشنی، صفائی. وضاحت. انکشاف. انجلاء، روانگی. جلا (ن) جلاءً ظاہر ہونا، واضح ہونا. و — عن بلده ومنه : اپنے شہر سے نکلنا. القلوب : مفردها قلب : بمعنی دل. اور کبھی قلب بولکر ارادہ، نیت، خیال مراد ہوتے ہیں. اور کبھی وہ اوصاف مراد ہوتے ہیں جو قلب کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے : علم، فہم، عقل، جان، شجاعت وغیرہ. العمى : اندھاپن خواہ آنکھ کا ہو یا دل کا. جہالت، تاریکی، گمراہی. عَمِيَ (س) عَمىً : اندھا ہونا، جاہل ہونا. و — عن الشئ وعنده : ہدایت نہ پانا. وعليه : مشتبہ ہونا. عون : مددگار، مدد کرنا، خادم ج اعوان. حتم : یقین، پختگی. واجب، ثابت. الدين : چار معنوں میں مستعمل ہے : (۱) مذہب وشریعت کے معنی میں جیسے : أفغيرَ دينِ اللهِ يبغُونَ. (۲) قانون ملکی کے معنی میں جیسے : ما كان ليأخذ أخاه فی دين الملك. (۳) اطاعت کے معنی میں جیسے وله مافی السموات والارض وله الدين واصبًا. (۴) جزا کے معنی میں جیسے : إنّما تُوعَدُونَ لصادقٌ وإن الدين لواقع.

ترجمہ :- اسلئے کہ اسمیں دلوں کی تاریکی کے لئے روشنی ہے، اور اس دین پر مدد ہے جس کا امر واجب ہے.

فَإنِّی رأیتُ الجَهْلَ یُزْرِی بأهلِهِ وَذُوالعلمِ فی الأقوام یرفعُهُ العلمُ

اعراب :- (فإنی) فا، تفصیلیہ. إنّ: حرف تاکید. یا، ضمیر متکلم اسم. (رأیت) فعل أنا: کی ضمیر مستتر فاعل. (الجهل) مفعول بہ ذوالحال (یزری) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (بأهله) جار مجرور یزری سے متعلق. جملہ حال ہے (وذوالعلم) واو استینافیہ. ذوالعلم: مضاف و مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (فی الأقوام) یرفع سے متعلق (یرفعه) یرفع: فعل. ھاء ضمیر منصوب مفعول. (العلم) فاعل. جملہ خبر.

تحقیق لغات :- رأیت : واحد متکلم ماضی. میں نے دیکھا. رؤیۃٌ اور رأیٌ سے مشتق ہے. نفس کے مختلف قوی کے اعتبار سے رؤیۃٌ کی مختلف قسمیں ہیں. اول آنکھ سے دیکھنا (۲) بذریعہ وہم و تخیل دیکھنا (۳) بذریعہ تفکر دیکھنا (۴) بذریعہ عقل دیکھنا. اور رؤیۃٌ کبھی علم کے معنی میں آتا ہے، اس وقت اس کا تعدیہ دو مفعولوں کی طرف ہوتا ہے جیسے (ویری الذین أوتوا العلم) اور جانتے ہیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے. یزری : واحد مذکر غائب مضارع وہ عیب لگاتا ہے، ذلیل کرتا ہے. أزری به وأزراه وإزراءً: عیب لگانا. ذلیل کرنا بدگوئی کرنا. حق کم کرنا. یرفع : واحد مذکر غائب مضارع. وہ اٹھاتا ہے، بلند کرتا ہے. رفع (ف) رفعا ــ الشیءَ: اٹھانا. وــ الکلمةَ: کلمہ پر رفع کی علامت لگانا. رفعه إلی الحاکم: فیصلہ کیلئے حاکم کے پاس جانا

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ جہالت آدمی کو حقیر و ذلیل کر دیتی ہے، اور علم صاحب علم کو قوموں میں بلند کر دیتا ہے.

یُعَدُّ کَبِیرَ القومِ وَهُوَ صغیرُهم ویَنفذُ منه فیهمُ القولُ والحکمُ

اعراب :- (یعد) فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. مرجع ذوالعلم ہے (کبیر القوم) مفعول ثانی ذوالحال (وهو صغیرهم) حال. واو حالیہ. ھو: مبتدا. صغیرهم: خبر. (وینفذ) واو استینافیہ ینفذ: فعل. (منه) متعلق اول (فیهم) متعلق ثانی. (القول) معطوف علیہ (والحکم) معطوف. معطوف معطوف علیہ مل کر ینفذ کا فاعل

تحقیق لغات :- یعد : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. وہ شمار کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے. عدّ (ن) عدًّا و تعدادًا ــ الشیءَ: شمار کرنا. گننا، گمان کرنا، شمار میں لانا. کہا جاتا ہے عددتُ خالدًا صادقًا: میں نے خالد کو سچا سمجھا. کبیر: صیغہ صفت از کرم. بلند مرتبہ، بڑا، بڑے جسم کا. کبیر العدد: بھاری تعداد میں، کبیر المقام: بڑی پوزیشن والا. ج کبار و کُبَراء کُبُر (ک)، کبرا و کبارۃً فی القدر: مرتبہ میں بڑا ہونا. صغیر: صیغہ صفت از کرم: چھوٹا، ذلیل، کم حیثیت صغیر النفس: تنگ ظرف، چھوٹی طبیعت کا ج صغار صغر (ک)، صغرا وصغارۃ وصغرانًا: ذلیل و خوار ہونا. ینفذ: واحد مذکر غائب مضارع. نافذ ہوتا ہے، جاری ہوتا ہے. نفذ (ن) نفوذًا و نفاذًا ــ الأمرُ أو القولُ: حکم یا قول کا پورا ہونا. نفذ الکتاب إلی فلان: خط کا پہونچنا. نافذ الکلمة: با اقتدار آدمی. القول: حکم، وعدہ، بات، رائے، نظریہ. الحکم: فرمان، فیصلہ، زور، پختگی، سلطنت.

ترجمہ :- وہ قوم کا بلند مرتبہ انسان سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ کم عمر ہے اور قوم میں اسکی بات اور حکم کا نفاذ ہوتا ہے

وقال الحکم ابن قنبر

العِلمُ زَیْنٌ وتَشْرِیفٌ لصاحبه فاطْلُبْ هُدِیْتَ فنونَ العلمِ والأدبا

اعراب :- (العلم زین) معطوف علیہ۔ العلم : مبتدا، زین : خبر (وتشریف) معطوف (لصاحبه) تشریف سے متعلق (فاطلب) فعل : أنت کی ضمیر مستتر فاعل (هدیت) فعل : أنت کی ضمیر مستتر نائب فاعل۔ جملہ دعائیہ ہے (فنون العلم) أطلبْ کا مفعول بہ معطوف علیہ (والادبا) معطوف۔

تحقیق لغات :- زین : آرائش۔ زیب۔ خوبصورتی۔ زینت۔ تشریف : تعظیم کرنا، عزت کرنا، بزرگی دینا۔ هدیت : صیغہ واحد حاضر ماضی مجہول۔ تجھے ہدایت دی جائے، تجھے رہنمائی حاصل ہو۔ فنون : مفرد ها فنٌ بمعنی قسم۔ آرٹ، عملی علم، کرتب ڈھنگ، طریقہ، معزز پیشہ۔ الأدباء : ادب۔ علم، تمیز، سلیقہ، شائستگی، قاعدہ، حسن عمل۔ الف : اشباع کا ہے

معنی :- العلم یزین العالم ویشرفه فیجب علیك أن تطلب العلم والأدب وأدعو الله أن هداك إليه.

ترجمہ :- صاحب علم کے لئے علم باعث زینت وشرف ہے (خدا تجھے ہدایت دے) تم تمام علوم وفنون کو حاصل کرو۔

لاخیرَ فیمن له اصلٌ بلا أدبٍ حتی یکون علی ما نابه حدبا

اعراب :- (لا) نفی جنس (خیر) اس کا اسم (فیمن) فی حرف جار متعلق لا نفی جنس کی خبر محذوف سے تقدیر عبارت : لاخیر حاصلٌ فیمن لهٗ اصلٌ بلا أدب۔ من : موصول (له اصل بلا ادب) صلہ۔ له : خبر مقدم۔ اصل : موصوف۔ بلا ادب : صفت۔ (حتی یکون) حتی : ابتدائیہ یکون : فعل ناقص۔ ھو کی ضمیر مستتر اسم (علی ما نابه) علیٰ : حرف جار متعلق آنیوالے حدبا سے (ما) موصول۔ (ناب) صلہ (هاء) ضمیر منصوب کا مرجع مَن ہے (حدبا) خبر۔

تحقیق لغات :- اصل : حسب، جڑ، مصدر، منبع۔ ما فعلتُه أصلاً : میں نے اس کام کو قطعاً نہیں کیا ج اصول ناب : واحد مذکر غائب ماضی۔ اترا، نازل ہوا، پیش آیا۔ ناب (ن) نوبًا ونوبة ــ فلانًا أمرٌ۔ معاملہ پیش آنا، نازل ہونا ـ حدبا : کبڑاپن، اُبھرا ہوا، کوز پشت۔ حَدِبَ (س) حدبًا۔ کبڑا ہونا، ٹیڑھا ہونا، جھکا ہوا ہونا۔

معنی :- لا یوجد الخیر فیمن له شرف بدون ادب حتی یتعطف علی ما نابه من المصائب.

ترجمہ :- جس شخص کو بلا علم وادب خاندانی عزت حاصل ہے اسمیں کوئی بھلائی نہیں یہاں تک کہ جھک جائے اس چیز پر جو اسکو پیش آئے (بے ادب آدمی میں نیکی نہیں پائی جاتی گو وہ زمانہ کے حوادثات ومصائب کا سامنا کرکے تجربہ کار ہو جائے)

کَمْ من حسیبٍ أخیٍ عَیٍّ وطِمْطِمۃٍ فَدْمٍ لدی القول معروفٍ إذا نُسِبا

اعراب :۔ (کم) خبریہ ممیز، مبتدا، (من حسیب) تمیز. من : حرف جار. حسیب: مجرور موصوف (أخی عی) صفت اول (وطمطمۃ) صفت ثانی (فدم) صفت ثالث (لدی القول) مضاف ومضاف الیہ ہوکر ظرف اور فدمٌ سے متعلق (معروف إذا نسبا) صفت رابع.

تحقیق لغات :۔ حسیب : خاندانی شرافت رکھنے والا، محاسبہ کرنیوالا ج حُسباء. کہا جاتا ہے (کفی باللّٰہ حسیبا) محاسبہ کیلئے اللہ کافی ہے. حَسُبَ (ک) حسابۃ: شریف الاصل ہونا. عیٌّ : بفتح عین، صیغہ صفت. وہ شخص جو بولنے سے عاجز ہو. عِیِیَ (س) عِیًّا وعَیاءً ــ بأمرہ أو عن أمرہ : کام سے عاجز ہونا، درست نہ کرسکنا. و ــ فی المنطق : کلام کرتے کرتے ایک دم رک جانا. أخو عَیٍّ : بات کرنے سے عاجز رہ جانے والا. طِمطِمۃ : بکسر طائین. زبان کی لکنت، ہکلاہٹ. فدم : بفتح فاء وسکون دال، صیغہ صفت. جو کلام میں عاجز ہو، بے وقوف، کم سمجھ ج فدام. مؤنث فدمۃ ازکرم. فدم فدامۃ : بیوقوف ہونا، تتلا ہونا. لدی : ظرف مکان غیر متمکن، پاس، طرف، ضمیر کی طرف اضافت کے وقت لدی کی وہی حالت ہوتی ہے جو علیٰ حرف جار کی ہوتی ہے جیسے (لدینا، علینا، لدیہ، علیہ، لدیك، علیك، لدیّ، علیّ. نسبا: واحد مذکر ماضی مجہول، الف اشباع کا ہے : نسب بیان کیا گیا، منسوب کیا گیا. نسب (ن،ض) نسبا ونسبۃ ــ الرجل : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا.

ترجمہ :۔ کتنے نسبی شرافت والے جنکی زبان میں لکنت ہے اور وہ بولنے میں ہکلاتے ہیں جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو وہ مشہور ہیں.

فی بیتِ مَکْرُمَۃٍ آباؤہ نُجُبٌ کانوا الرُّؤس فأضحیٰ بعدَھم ذَنَبًا

اعراب :۔ (فی بیت مکرمۃ) صفت خامس، جار مجرور متولدٌ محذوف سے متعلق ہے (آباءہ نجبٌ) صفت سادس. جملہ کانوا الرؤس نُجُبٌ سے بدل ہے. کم میزہ اپنی تمیز سے ملکر مبتدا. اور (فأضحیٰ بعدھم ذنبا) خبر. أضحی: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم مرجع حسیب ہے. بعد: مضاف. ھم: مضاف الیہ مرجع آباء ہے ذنبا: خبر

تحقیق لغات :۔ مکرمۃ : بفتح میمین وضم راء : نیک کام، بزرگی، عزت، بخشش، احسان ج مکارم. بیت مکرمۃ : شریف گھرانہ، ازکرُم. کرم کرامۃ : معزز وشریف ہونا، فیاض ہونا. نجب : بضم نون وجیم، مفرد ھا نجیبٌ، مؤنث نجیبۃ ج نجائب : شریف، بزرگ، شریف خاندان کا جس کی نسبت میں کوئی عیب نہ ہو، مرد اصیل، عمدہ اونٹ. ازکرُم. نجب نجابۃ : نیک خصلت ہونا، شریف الاصل ہونا. الرؤس : مفرد ھا رأسٌ : سر، قوم کا سردار، کسی چیز کی ابتدا، کسی چیز کا سب سے بلند تر حصہ، اصل. ذنب : بفتح ذال ونون. دُم، پونچھ، مجازا کم حیثیت، ذلیل ج أذناب. أذناب الناس : دم چھلے، گھٹیا اور نیچے طبقہ کے لوگ.

معنیٰ :۔ متولد فی بیت کریم، وآباؤہ کانوا شرفاء وسادۃ القوم ولکنہ صار وضیعًا ذلیلاً بعدھم

ترجمہ :۔ شریف گھرانہ میں (پیدا ہوئے) ان کے باپ دادا کے نسب میں کوئی عیب نہیں تھا، وہ قوم کے سردار تھے لیکن ان کے بعد یہ لوگ ذلیل اور کم حیثیت ہوگئے.

(۱) وخاملٍ مُقرِفِ الآباءِ ذی أدبٍ　　نالَ المعالی بهٖ والمالَ وَالحَسَبَا

(۲) أمسی عزیزاً عظیم الشأن مشتہراً　　فی خدّہٖ صعرٌ قد ظلّ مُحتجِبا

اعراب(۱) :- (وخامل) واو حرف عطف. خامل: موصوف، تمیز، کم ممیز محذوف کی یعنی (کم من خامل) (مقرف الآباء) صفت اول (ذی أدب) صفت ثانی (نال المعالی به الخ) پورا جملہ، صفت ثالث. موصوف اپنی تینوں صفات سے مل کر تمیز، ممیز وتمیز مل کر مبتدا.

تحقیق لغات :- خامل: گمنام، بے قدر، بے وزن، بے دلیل. ج خَمَلٌ. مقرف: قابل نفرت حقیر، کمینہ، مقرف الآباء: جس کے خاندان میں عیب ہو، باپ کی طرف سے خالص حریت نہ ہو. الحسب: ذاتی بزرگی، شرف نسبی. اندازہ، تعداد، مقدار، شرافت بالفعل.

ترجمہ :- بہت سے بے حیثیت، کم اصل باپ دادا والے، صاحب علم وادب، جو اپنے علم کی بدولت بلندیاں، مال اور شرافت حاصل کرے.

اعراب(۲) :- یہ پورا شعر خبر ہے.

تحقیق لغات :- عزیزاً: معزز، پیارا، دلپسند، غالب، بزرگ ج أعِزّاء. الشأن: شوکت، عظمت، کام، حال، عظیم الشان: بڑی شان وشوکت والا. خد: چہرہ، رخسار، گال ج خدود. صعر: ٹیڑھ، کجی صعر (س) صعراً وجھهٗ: منہ کا ٹیڑھا ہونا. (فی خدہ صعر) سے کنایۃً تکبر مراد ہے. اور یہاں پر فی برائے علت وسبب ہے جیسے حدیث میں وارد ہے (عُذّب المرأۃ فی هرّۃ) ایک بلی کی وجہ سے عورت کو عذاب دیا گیا محتجباً: اسم مفعول بمعنی پردہ نشین.

ترجمہ :- وہ معزز بڑی شان وشوکت والے اور مشہور ہوگئے اور کبر وغرور کی وجہ سے پردے میں رہنے لگے.

وصاحبُ العِلْمِ مَعْروفٌ به أبَداً　　نِعْمَ الخَليطُ إذا ما صاحبٌ صَحِبا

اعراب :- (صاحب العلم) مبتدا، معروفٌ خبر (به) معروف سے متعلق (أبدا) ظرف معروف سے متعلق (نعم) فعل مدح (الخلیط) فاعل. جملہ خبر مقدم مخصوص بالمدح جو محذوف ہے یعنی العلم مبتدا مؤخر ہے. تقدیر عبارت یہ ہے: نعم الخلیط العلم. (إذا ما صاحب صحبا) إذا شرطیہ. ما: زائد (صاحب) فاعل فعل محذوف کا جسکی تفسیر بعد والا فعل کر رہا ہے. یعنی: إذا صحب صاحبٌ. فعل وفاعل مل کر فعل شرط. اسکی جزاء محذوف ہے جس پر نعم الخلیط دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- معروف: مشہور، پہچانا ہوا، احسان، بھلائی، نیکی. خدا کی اطاعت، بھلی بات أبداً: ہمیشہ، مستقبل غیر محدود برائے ظرف زمان، مستقبل میں نفی واثبات کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (لا افعله أبدا) میں کبھی نہیں کروں گا. (أفعله أبدا) میں اسکو کرتا رہوں گا. نِعْمَ: کلمہ مدح ہے، جس طرح بئس فعل ذم ہے. اسی طرح نعم فعل مدح ہے، لیکن نعم واحد مذکر ماضی اور نِعْمَتْ واحد مؤنث ماضی کے علاوہ اس سے ماضی ومضارع کا اور کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے. نِعم کا ماخذ اشتقاق نعمۃٌ ہے جیسے (نَعْمُ عینٍ ونُعْمَۃُ عینٍ ونُعْمیٰ عینٍ) سب کا ماخذ نِعْمَۃٌ ہے یا ماخذ أنْعُمُ منه ہے جس کا معنی ہے: بہت نرم، بہت سہل. الخلیط: دوست، ساتھی، شریک، ساجھی، شوہر، پڑوسی. ج خُلُطٌ وخُلَطاء.

ترجمہ :- اور صاحب علم ہمیشہ مشہور ہوتا ہے، علم بہترین دوست ہے جبکہ کوئی اسکی صحبت اختیار کرے.

قد يَجْمَعُ المالَ شخصٌ ثم يُحْرَمُهُ　　عمّا قليلٍ فيَلْقَى الذُّلَّ والحَرَبا

اعراب :- ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- يجمع : واحد مذکر غائب مضارع : وہ جمع کرتا ہے، فراہم کرتا ہے۔ جمع (ف) جمعًا — المتفرق : جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شیرازہ بندی کرنا، ایک کرنا۔ و — الأرقام : حساب لگانا، جوڑنا۔ و — الكتاب : تالیف کرنا۔ و — الجمعية : میٹنگ بلانا۔ يُحْرَمُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول محروم کر دیا جاتا ہے حرم (ض) حرمًا وحرمانًا — الشيءَ : محروم کرنا، محروم رکھنا۔ عمّا قليلٍ : یعنی عن قليل : جلد ہی۔ ما زائدہ ہے۔ حرف جر کے بعد ما زائدہ کا استعمال عام ہے جیسے (فبما رحمةٍ من اللهِ لِنتَ لهم) اور (عمّا قليلٍ ليُصبِحُنّ نادمين)۔ يَلْقَى : واحد مذکر غائب مضارع : ملتا ہے، استقبال کرتا ہے۔ لقِيَ (س) لقاءً ولُقيانًا ولِقيانًا — فلانًا : استقبال کرنا، دیکھنا، سابقہ پڑنا، دوچار ہونا۔ الذّل : (مص) تواضع، ذلت، عاجزی۔ دوسرے کے دباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اس کو ذُلّ کہتے ہیں۔ اور بغیر کسی کے دباؤ کے اپنی سرکشی کے بعد جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلّ کہلاتی ہے۔ الحَرَب : بفتح را۔ ہلاکت، تباہی، خرابی۔

معنیٰ :- العلم والمال لا يحِلّانِ منزلة لأن المالَ زوالُه سريع، وصاحبُه يفقده عن قريب، ثم يقاسي الذّل والهوان.

ترجمہ :- آدمی مال جمع کرتا ہے، پھر اس سے جلد ہی محروم ہو جاتا ہے، اسکے بعد ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے (لہذا طلب علم میں اپنے قیمتی اوقات کو لگانا ہی دانشمندی ہے کہ اس سے بڑی دولت اور کچھ نہیں : ومن يؤتَ الحكمةَ فقد أُوتي خيرًا كثيرًا)

(۱) وجامعُ العلمِ مغبوطٌ به أبدًا　　ولا يُحاذَرُ منه الفوتَ والسَّلبا

(۲) يا جامعَ العلمِ نِعْمَ الذخرُ تجمعُهُ　　لا تعدِلَنّ به دُرًّا ولا ذهبًا

تحقیق لغات :- (۱) اس شعر کا اعراب ظاہر ہے۔ مغبوط : اسم مفعول جس پر رشک کیا جائے۔ غبطهٗ (ض) غبطًا وغبطةً : کسی چیز کا نظروں میں جچ جانا، دوسرے کی نعمت دیکھکر اپنے لئے بھی اس کی تمنا کرنا مگر دوسرے کے لئے زوال کی خواہش نہ کرنا۔ يُحاذَر واحد مذکر غائب مضارع مجہول : ڈرا جاتا ہے، احتیاط کی جاتی ہے۔ از محاذرة۔ الفوت : اسم فعل۔ آگے بڑھ جانا گرفت سے باہر ہونا، رسائی سے نکل جانا۔ هو فوتُ رُمحِه : وہ اسکے نیزے کی رسائی سے آگے ہے۔ هو فوتُ يدِه : وہ ہاتھ کی پہونچ سے باہر ہے۔ السلب : چھیننا۔ ترجمہ :- اور صاحب علم پر ہمیشہ رشک کیا جاتا ہے (اور علم ایسی نعمت ہے) جس کے فوت ہونے اور چھننے کا اندیشہ نہیں کیا جاتا۔

اعراب (۲) :- (یا جامع العلم) ندا اور منادی۔ (نعم) فعل مدح (الذخر) فاعل فعل و فاعل خبر مقدم۔ (تجمعه) صلہ ہے موصول محذوف کا۔ تقدیر عبارت : نعم الذخر العلم الذی تجمعه۔ العلم : مخصوص بالمدح ہے۔ الذی اسم موصول تجمعه صلہ۔ جملہ مبتدا مؤخر۔ (لا تعدلنّ) فعل با فاعل۔ (به) فعل سے متعلق۔ (دُرًّا ولا ذهبًا) مفعول۔

تحقیق لغات :- لا تعدلنّ : واحد مذکر بحث نہی مستقبل معروف : تم ہرگز برابر نہ کرو۔

ترجمہ :- اے علم جمع کرنے والے تو بہترین ذخیرہ جمع کر رہا ہے۔ تو زر و گوہر کو ہرگز علم کے برابر نہ کرنا۔

وقال آخر

(۱) لوکان ھٰذا العلم یُدرَكُ بالمُنیٰ ما کان یبقیٰ فی البریّة جاھل

(۲) فاجھد ولا تکسل ولا تك غافلًا فندامة العقبیٰ لمن یتکاسل

اعراب (۱) :- (لو) حرف شرط. (کان) فعل ناقص (ھذا العلم) اسم (یُدرَكُ بالمنیٰ) خبر. یُدرك : فعل. ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل. بالمُنیٰ : فعل سے متعلق. جملہ شرط ہے. (ما) نافیہ. (کان یبقیٰ) فعل. (فی البریة) فعل سے متعلق (جاھل) فاعل. جملہ جواب شرط.

تحقیق لغات :- یُدرَكُ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول از إدراك : پایا جاتا ہے، حاصل کیا جاتا ہے ادرك إدراكًا — الشیٔ : پانا و — الثمر : پکنا و — الغلام : بالغ ہونا. المنیٰ : مفردھا : مُنیة : آرزو، تمنا، مقصد، مادۂ اشتقاق (م، ن، ی) ہے. البریة :- مخلوق، خلق خدا، دنیا ج برایا

ترجمہ :- اگر علم کی دولت محض تمناؤں سے حاصل ہوجاتی تو دنیا میں کوئی جاہل نہ رہتا.

اعراب (۲) ظاہر ہے. تحقیق لغات :- إجھد : واحد مذکر امر : تو خوب جدجہد کر، جھد (ف) جھدًا — فی الأمر : خوب کوشش کرنا. لا تکسل : واحد مذکر حاضر بحث نہی : تو سستی نہ کر کسلمندی سے کام نہ لے. کسِل (کسلًا : سستی کرنا، صفت (کسِلٌ، وکسلانٌ ج کَسالیٰ وکُسالیٰ) ندامة : شرمندگی، پشیمانی نَدِم (س) ندمًا وندامةً علی ما فعل : شرمندہ ہونا، پشیمان ہونا. العقبیٰ : آخرت، انجام. ترجمہ :- خوب جد وجہد کر نہ کسلمندی سے کام لے نہ غافل رہ کیونکہ انجام کی پشیمانی اس شخص کے لئے ہے جو سست کار ہو.

(۱) تعلّم فلیس المرء یولد عالمًا ولیس أخو علم کمن ھو جاھل

(۲) وإن کبیر القوم لا علم عندہ صغیر إذا التفّت علیه المحافل

اعراب (۱) :- (تعلّم) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (فلیس المرء) فاء تعلیلیہ. المرء : لیس کا اسم (یولد عالما) خبر. (کمن ھو جاھل) کاف حرف جار. مَن : موصولہ مجرور. جار مجرور لیس کی خبر محذوف کائنًا سے متعلق. ھو جاھل : صلہ.

تحقیق لغات :- تعلّم : واحد مذکر امر : تو سیکھ، علم حاصل کر. تعلّم تعلّمًا : سیکھنا. و — الأمر : مضبوط کرنا، اسمیں مطاوعت اور فعل کی قبولیت کا معنیٰ پایا جاتا ہے جیسے (عَلَّمْتُه فتعلّمَ) میں نے اسکو سکھایا تو سیکھ گیا. یولد : واحد مذکر مضارع مجہول : از ضرب : پیدا ہوتا ہے.

ترجمہ :- تو علم حاصل کر کیونکہ کوئی انسان (ماں کے پیٹ سے) علم نہیں پیدا ہوتا، اور علم والا مثل جاہل کے نہیں ہوتا.

اعراب (۲) :- (کبیر القوم) موصوف (لا علم عندہ) صفت. موصوف وصفت إنّ کا اسم (صغیر) خبر. (إذا شرطیہ. (التفت) فعل (علیه) فعل سے متعلق (المحافل) فاعل جملہ فعل شرط. اس کی جزاء پر مصرعہ اولی دلالت کر رہا ہے.

تحقیق لغات :- إلتفت : واحد مؤنث غائب ماضی. وہ لپٹی، وہ جمع ہوئی. إلتفّ إلتفافًا — فی ثوبه : کپڑے میں لپٹنا. و — علیه القوم : قوم کا کسی کے پاس جمع ہونا.

ترجمہ :- اور قوم کا بڑا آدمی جس کے پاس علم نہیں ہے جب اسکے پاس مجلسوں کا انعقاد ہوتا ہے تو وہ ایک معمولی انسان ہوتا ہے (کیونکہ بلا علم انسان کو قدر ومنزلت حاصل نہیں ہوتی)

ومما ينسب الى الشافعیؒ

(١) علمی معی حیثما یممتُ ینفعُنی — قلبی وعاء له لا بطن صندوق

(٢) إن کنتُ فی البیت کان العلم فیه معی — أو کنتُ فی السوق کان العلم فی السوق

اعراب (١) (علمی) مبتدا (معی) ظرف. کائن خبر محذوف سے متعلق. یعنی: علمی کائنٌ معی (حیثما) ظرف مکان برائے شرط. (یممتُ) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. جملہ فعل شرط (ینفعنی) فعل جزا. (قلبی) مبتدا. (وعاء) موصوف (له) صفت. یعنی: وعاءٌ کائنٌ له. موصوف وصفت ملکر معطوف علیہ (لا بطن صندوق) لا: عاطفہ. بطن صندوق: معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر خبر.

تحقیق لغات:- حیثما: جہاں کہیں. یممتُ: واحد متکلم ماضی. میں نے قصد کیا، ارادہ کیا یَمّمہٗ تیمیمًا: ارادہ کرنا، قصد کرنا. یَمّمَ المریضَ للصلوۃ: مریض کو نماز کے لئے تیمم کرانا. ینفع: واحد مذکر مضارع از فتح: نفع دیتا ہے فائدہ پہونچاتا ہے. دعاء: برتن، ظرف. ج أوعیة. بطن: پیٹ، ہر چیز کے اندر کا حصہ. قبیلہ کی شاخ ج بطون.

ترجمہ (١):- میں جہاں بھی رہوں میرا علم میرے ساتھ ساتھ ہوتا ہے اور مجھکو نفع دیتا ہے علم کا ظرف میرا سینہ ہے نہ کہ صندوق.

ترجمہ (٢) اگر گھر میں ہوتا ہوں تو علم میرے ساتھ گھر میں ہوتا ہے، اور اگر بازار میں ہوتا ہوں تو بازار میں ہوتا ہے (واقعی ایک عالم کی شان یہی ہونی چاہیئے)

ومما ینسب إلیٰ علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

لیس الجمالُ بأثوابٍ تُزَیّنُنَا — إنّ الجمالَ جمالُ العلمِ والأدبِ

اعراب:- (الجمال) لیس کا اسم (با ثواب) با، حرف جار، متعلق لیس کی خبر محذوف کائنًا سے. یعنی لیس الجمال کائنًا باثواب. أثواب: موصوف. جملہ (تزیّننا) صفت. موصوف وصفت ملکر مجرور. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

تحقیق لغات:- الجمال: خوبصورتی، رونق، حسن کثیر، یعنی بہت خوبی کو جمال کہتے ہیں. اسکی دو قسمیں ہیں (١) وہ خوبی جو انسان کی ذات یا اس کے بدن یا اس کے فعل سے مخصوص ہے. (٢) وہ خوبی جو اس سے دوسروں کو پہونچے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے (إنّ اللہَ جَمِیلٌ ویُحِبُّ الجَمالَ) بیشک اللہ خوبیوں والا ہے اور خوبی کو دوست رکھتا ہے. تزیّن: واحد مؤنث غائب مضارع. زینت دیتی ہے، سنوارتی ہے، اچھا بنا کر دکھاتی ہے. زینت: تین طرح کی ہوتی ہے (١) زینت نفسی. جیسے علم اور اچھے عقائد (٢) زینت بدنی جیسے: صحت مند اور طاقتور ہونا (٣) زینت خارجی. جیسے جاہ ومال. قرآن میں ہے (فخرج علیٰ قومہ فی زینتہ) یہاں زینت سے مراد ظاہری شان وشوکت، مال ومنال اور جاہ واثاثہ ہیں.

ترجمہ:- زینت بخشنے والے کپڑوں سے خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی، خوبصورتی تو علم وادب کی خوبصورتی ہے (صاحب علم کسی بھی لباس میں ہو خوبصورت لگتا ہے)

اذا زان إنسانٌ من العلم نفسہ — فکلُّ رداءٍ یرتدیہ جمیلٌ

لَیْسَ الیتیمُ الَّذِی قدماتَ وَالِدُہٗ إنَّ الیتیمَ یتیمُ العِلْمِ وَالحَسَبِ

اعراب :- لیس فعل ناقص (الیتیم) موصوف اسم (الذی) موصول (قدمات والدہٗ) صلہ، موصول صلہ ملکر صفت (إنّ) حرف تاکید۔ (الیتیم) اسم (یتیم العلم والحسب) اِنّ کی خبر۔ پورا جملہ لیس کی خبر ہے۔

تحقیق لغات :- الیتیم : وہ نابالغ بچہ جو باپ کے سایہ سے محروم ہوگیا ہو، بے نظیر و بے مثل چیز، دُرِّ یتیم : یکتائے روزگار۔ ج یتامیٰ و أیتامٌ۔ یتَمَ (ض) یُتْمًا ــ الصبیُّ یتیم ہونا۔ قد مات : واحد مذکر ماضی قریب : مرگیا۔ مات (ن) موتًا : مرنا، آرام کرنا، سونا، موت مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ (۱) زمین کی سرسبزی و شادابی ختم ہو جائے تو زمین کی موت ہے۔ (یحیي الأرض بعد موتہا) (۲) قوت نمو کے ساتھ حس و شعور بھی ختم ہو جائے یہ موت حیوانی ہے یا حس ختم ہو جائے اور قوت نامیہ باقی رہے جیسے خواب کی حالت۔ (۳) موت انسانی : علم و ادراک باطل ہو جائے یا رشد و ہدایت کی روشنی چھن جائے تو یہ انسانیت کی موت ہے۔ اسی لئے قرآن نے کافر کو میت سے تعبیر کیا ہے (إنّکَ لا تُسمِعُ الموتیٰ) میں مردہ روح کافر ہی کی مراد ہے۔ برخلاف اس کے شہدا کو زندہ کہا گیا (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ أمْوَاتًا بَلْ أحْیَاءٌ) کیونکہ انھیں رشد و ہدایت کی روشنی حاصل ہے۔

ترجمہ :- جس کا باپ مرگیا وہ یتیم نہیں ہے دراصل یتیم وہ ہے جو علم و حسب سے محروم ہے۔

(ولہ)

رَضِیْنا قسمۃَ الجبارِ فینا لَنا علمٌ وللجُہّالِ مالٌ
فإنّ المالَ یَفْنیٰ عَنْ قریبٍ وإنّ العلمَ باقٍ لا یَزَالُ

(۱) اعراب :- (رضینا) فعل با فاعل (قسمۃ الجبار) قسمۃ : مصدر اپنے فاعل کیطرف مضاف مفعول بہ الجبار : مضاف الیہ (فینا) قسمۃ سے متعلق (لنا) خبر مقدم (علم) مبتدا مؤخر۔ (وللجہال مال) واضح ہے۔

تحقیق لغات :- رضینا : جمع متکلم ماضی۔ ہم خوش ہیں، راضی ہیں، ہمیں پسند ہے۔ رضِیَ (س) رُضًی و رِضًی و رضوانا ــ عنہ وعلیہ : راضی ہونا، خوش ہونا۔ رَضِیَ الشیءَ و رضی بہ وفیہ : پسند کرنا۔ قناعت کرنا۔ بندے کا اللہ سے راضی ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اسپر قضاء الٰہی جاری ہو وہ اسے مکروہ نہ سمجھے۔ اور اللہ کے اپنے بندے سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکو اپنے حکم کا فرمانبردار اور اپنی نہی سے پرہیزگار دیکھے۔ قسمۃ : إقتسامٌ کا اسم ہے۔ تقسیم، حصہ، بھاگ، نصیبہ، بانٹ۔ إقتسم القومُ المالَ : سب نے اپنا حصہ لے لیا۔ الجبار : صیغہ مبالغہ۔ زبردست گردن کش، مغرور، قاہر، جبر کرنے والا، ٹوٹے کو جوڑنے والا۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ الجُہّال : مفرد ھا جاھل۔ نادان، بے خبر۔ تحقیق لغات (۲) یفنیٰ : واحد مذکر غائب مضارع : فنا ہوتا ہے، معدوم ہوتا ہے فنیَ (س ض) فناءً : معدوم ہونا۔ ہلاکت اور فنا میں معمولی سا فرق ہے۔ جب کسی چیز کی ہیئت ترکیبی ختم ہو جائے اور اجزاء باقی ہوں تو وہ ہلاکت ہے اور اجزاء بھی معدوم ہو جائیں تو وہ فنا ہے۔

ترجمہ (۱) و (۲) خدا نے جو حصہ ہم کو دیا ہے ہم اسپر راضی ہیں (اس لئے کہ) ہمارے حصہ میں علم ہے اور جاہلوں کی قسمت میں مال۔ کیونکہ مال جلد ہی فنا ہو جائے گا اور علم کی دولت باقی رہیگی۔

وقال سابق البربری

العلم یحیی قلوب المیتین کما تحیی البلاد إذا ما مسها المطر

اعراب :- (العلم) مبتدا، (یحیی) فعل، ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع العلم ہے (قلوب المیتین) مفعول بہ (کما) کاف مثلیہ مضاف. ما: مصدریہ (تحی البلاد) تحیی: فعل. البلاد: فاعل. جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ مضاف ومضاف الیہ صفت ہے مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت: یحیی قلوب المیتین إحیاءً مثل حیوۃ البلاد. (إذا) ظرفیہ. ما: مصدریہ. (مس) فعل. ھا: ضمیر مفعول بہ. مرجع البلاد ہے. (المطر) فاعل. فعل وفاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ یعنی عند مسّ المطر إیاھا.

تحقیق لغات :- یحیی : واحد مذکر غائب مضارع. زندہ کرتا ہے، زندگی بخشتا ہے، سرسبز وشاداب بناتا ہے، أحییٰ إحیاءً: زندہ کرنا. و النارَ: سلگانا. و الأرضَ: سرسبز وشاداب بنانا. حیوۃ : مختلف معنوں میں مستعمل ہے. (۱) قوت نامیہ جو نبات وحیوان میں ہوتی ہے. (۲) قوت احساس جسکی بنا پر حیوان کو حیوان کہا جاتا ہے (إن الذی أحیاھا لمحیی الموتی) جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرے گا. زمین کی زندگی سے اسکی شادابی یعنی قوت نامیہ اور مردوں کو جلانے سے قوت احساس کا عطا کرنا مقصود ہے (۳) عقل کی قوت کارکردگی (۴) بقاء فہم کے ساتھ ساتھ لذت اندوزی جیسے مجاہدین شہداء کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں یعنی ان میں فہم باقی ہے اور اللہ کی نعمتوں سے لذت اندوز ہو رہے ہیں (۵) آخرت کی دائمی زندگی (۶) ہلاکت سے نجات دینا.

ترجمہ :- علم مردہ لوگوں کے دلوں کو اسطرح زندہ کر دیتا ہے جسطرح بارش ہونے سے زمین زندہ ہو جاتی ہے۔

والعلم یَجلو العَمی عن قلب صاحبہ کما یجلی سواد الطخیۃ القمر

اعراب :- (العلم) مبتدا. (یجلو) خبر. یجلو: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (عن قلب صاحبہ) جار مجرور فعل سے متعلق (کما) کاف مثلیہ ما: مصدریہ (یجلی) فعل. (سواد الطخیۃ) مضاف ومضاف الیہ مفعول. (القمر) فاعل فعل وفاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ. مضاف ومضاف الیہ مصدر محذوف کی صفت. تقدیر عبارت: العلم یجلو العمی عن قلب صاحبہ جلاءً مثل جلاء القمر سواد الطخیۃ.

تحقیق لغات :- یجلو: واحد مذکر غائب مضارع. روشن کرتا ہے، صاف کرتا ہے، دور کرتا ہے. جلا (ن) جلاءً الأمرَ: واضح کرنا، ظاہر وآشکار کرنا. و عنہ الھمَّ: غم کو زائل کرنا. و السیفَ: تلوار کو صیقل کرنا. العمی: (مص) اندھاپن گمراہی عَمِیَ (س) عمیً: اندھا ہونا، جاہل ہونا. و عن الشیٔ: ہدایت نہ پانا. و علیہ مشتبہ ہونا. العمی: کا استعمال دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہنے کے لئے ہوتا ہے اور بطور استعارہ کور دل ہونے کے لئے بھی آتا ہے. سواد: تاریکی، وہ شخص یا وہ چیز جو دور سے سیاہی کی طرح نظر آوے، جماعت، نواحی شہر ج أسودۃ. الطخیۃ: طاء مثلثۃ وخاء ساکنۃ: تاریکی. سواد کی اضافت الطخیۃ کی طرف اضافت بیانیہ ہے.

ترجمہ :- علم صاحب علم کے دل سے جہالت کی تاریکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح چاند، رات کی سخت تاریکی کو.

وقال الشافعی

(۱) أخی لن تنال العلم إلا بستۃ　　سأنبیک عن تفصیلہا ببیان

(۲) ذکاء وحرص واجتہاد وبلغۃ　　وإرشاد أستاذ وطول زمان

اعراب:- (أخی) حرف ندا محذوف کا منادی ہے۔ (لن تنال) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (العلم) مفعول۔ (إلا) حرف استثنار لغو۔ (بستۃ) مبدل منہ۔ دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ بدل اور مبدل منہ کے درمیان۔ (ذکاء وحرص واجتہاد وبلغۃ و إرشاد استاذ وطول زمان) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر بدل۔

تحقیق لغات:- لن تنال: واحد مذکر حاضر مستقبل منصوب بلن: تم ہرگز نہیں پاسکتے، پہونچ نہیں سکتے۔ نال (س) نیلاً۔ المطلب: پانا، حاصل کرنا۔ و۔ من فلان: گالی دینا، عیب لگانا۔ من عرض فلان: کسی کی بے عزتی کرنا۔ سأنبی: واحد متکلم مستقبل قریب: جلد ہی بتادوں گا، بتاؤں گا۔ أنبأ إنباءً۔ عن الشیٔ: خبر دینا بتانا، آگاہ کرنا۔ بیان: (مص) بولنا۔ کسی چیز کے متعلق کھولنے اور واضح کرنیکا نام بیان ہے۔ بیان: عام ہے اور نطق خاص۔ اور کبھی جس چیز کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے اسے بیان کہتے ہیں۔ چنانچہ کلام اول معنی کے اعتبار سے بیان کہلاتا ہے، کیونکہ وہ معنی مقصود کو کھولتا ہے اور ظاہر کرتا ہے، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے مبہم کلام کی شرح کو بیان کہتے ہیں۔ ذکاء: بفتح ذال۔ ذہانت، حرص: شوق، دلچسپی۔ إجتہاد: محنت، کوشش جد وجہد۔ بُلغۃ: توشہ، روزی، إرشاد: رہنمائی۔ إرشاد أستاذ: استاد کا سبق۔ طول زمان: تجربہ۔ ترجمہ:- دوست! میں تفصیل اور وضاحت سے بیان کردیتا ہوں کہ علم چھ چیز کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا (اور وہ یہ ہیں) ذہانت، شوق، محنت، روزی، استاد کا سبق اور تجربہ۔

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) وإن من أدبتہ فی الصبا　　کالعود یسقی الماء من غرسہ

(۲) حتی تراہ مورقا ناضرا　　بعد الذی أبصرت من یبسہ

اعراب[1]:- (إن) حرف تاکید۔ (من) موصولہ (أدبتہ) صلہ۔ موصول وصلہ ملکر إن کا اسم (فی الصبا) جار مجرور فعل سے متعلق۔ (کالعود) کاف حرف جار متعلق إن کی خبر محذوف سے: تقدیر عبارت: من أدبتہ فی الصبا کائنٌ کالعود۔ العود: مبتدا۔ (یسقی الماء من غرسہ) خبر۔ تحقیق لغات:- أدبت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے ادب سکھایا، مہذب بنایا۔ أدّب تادیباً۔ ہ ادب سکھانا، تعلیم دینا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، اخلاق سکھانا، الصبا: بکسر صاد۔ بچپن، کم عمری، طفلی، کودکی، بلوغ سے پہلے کا زمانہ۔ مادۂ اشتقاق (ص۔ ب۔ و) العود: لکڑی، کٹی ہوئی شاخ، ایک خوشبودار لکڑی، بین، سارنگی ج عیدان وأعواد یسقی: واحد مذکر غائب مضارع مجہول۔ سیراب کیا جاتا ہے، سینچا جاتا ہے۔ سقی (ض) سقیاً: پانی پلانا۔ سیراب کرنا، غرس: پودا، جو زمین میں لگایا جائے ج أغراس۔ ترجمہ:- تم بچپن میں جسے تعلیم دوگے (اسکی مثال) اس شاخ جیسی ہے جو اپنے درخت سے سیراب ہوتی ہے۔

تحقیق لغات:- مورقا: اسم مفعول۔ ہرا بھرا۔ أورق إیراق۔ الشجرُ: درخت کا پتہ دار ہونا، ہرا بھرا ہونا۔ ناضرا: اسم فاعل۔ تر وتازہ، بارونق۔ نضر (ن۔ ض۔ س۔ ک) نضراً ونضارۃً۔ الوجہ أو اللون أو الشجرُ: تر وتازہ اور بارونق ہونا۔ الیبس: بفتح یار وبار: تری کے بعد خشکی۔ بیفائدہ۔ ترجمہ:- یہانتک کہ وہ تم کو ہری اور تر وتازہ نظر آتی ہے اس خشکی کے بعد جسے تونے دیکھا تھا (اسی طرح بچپن کی تعلیم انسانی زندگی

والشیخُ لا یترُکُ أخلاقَہٗ حتی یُوارَیٰ فی ثرَیٰ رَمسِہٖ

اعراب :- (الشیخ) مبتدا، (لا یترک) فعل، ھو کی ضمیر مستتر فاعل (أخلاقه) مفعول بہ۔ جملہ خبر ہے۔ (حتی) برائے غایت بمعنی إلی (یواری) فعل منصوب بتقدیر أن بعد حتی۔ ھو کی ضمیر مستتر نائب فاعل مرجع الشیخ ہے (فی ثری رمسه) یواری سے متعلق۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور۔ جار مجرور یترك سے متعلق۔ یعنی الشیخ لا یترك أخلاقه إلی موارات فی ضریحه۔ تحقیق لغات :- واحد مذکر غائب مضارع منفی۔ نہیں چھوڑتا ہے۔ ترك (ن) ترکًا و تَرکانًا: چھوڑنا۔ ترکٌ قصدًا اختیار سے چھوڑنا ہو یا بلا اختیار اضطراری طور پر چھوڑنا ہو، ترك کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے، ترک غیر اختیاری ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو میت چھوڑ جاتا ہے۔ أخلاق : بفتح ہمزہ، مفردھا خُلُقٌ : اچھی عادتیں، خصائل، مزاج طبعی۔ خُلُقٌ اور خَلقٌ اصل میں دونوں ایک ہی ہیں جیسے (شُرْبٌ اور شَرْبٌ) مگر فرق اتنا ضرور ہے کہ خُلُق کا استعمال عادت و خصلت کیلئے مخصوص ہے، اور خَلق کا استعمال خلقت کیلئے۔ یواری : واحد مذکر غائب مضارع مجہول: چھپایا جائے۔ واری مواراة (افعال) چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ الثری : بفتح ثاء والف مقصورہ۔ خاک، نمناک مٹی، کثرت مال۔ بولا جاتا ہے (یَبِسَ الثری بینهم) ان کے درمیان مٹی خشک ہوگئی یعنی وہ دوست سے دشمن ہوگئے ج أثراء رمس قبر، قبر کی مٹی، آہستہ و دھیمی آواز ج رموس، أرماس۔

ترجمہ :- بڈھا آدمی اپنی عادتوں سے باز نہیں آتا ہے، تا آنکہ قبر کی مٹی میں چھپا نہ دیا جائے۔

إذا إرعَوَیٰ عاوَدَہٗ جَھلُہٗ کَذِی الضَّنیٰ عادَ إلیٰ نُکسِہٖ

اعراب :- (إذا) حرف شرط (إرعوی) فعل شرط (عاود) فعل (هاء) مفعول بہ (جهله) فاعل۔ (کذی الضنی) کاف تشبیہ مضاف (ذی الضنی) مضاف مضاف الیہ ہوکر ذو الحال (عاد) اصل میں قد عاد ہے عاد : فعل با فاعل (إلی نکسه) عاد سے متعلق۔ جملہ حال ہے۔ حال ذو الحال ملکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت مصدر محذوف کی۔ تقدیر عبارت : عاوده جهله معاودةً مثلَ ذی الضنی۔

تحقیق لغات :- إرعوی : واحد مذکر غائب ماضی : وہ لوٹا، وہ باز آیا إرعوی إرعواءً ــــ من الجهل : جہالت سے رکنا، باز رہنا۔ صفت (مرعوٍ) رجوع کرنیوالا۔ عاوَدَ : واحد مذکر غائب ماضی۔ لوٹ آنا، دوبارہ واپس آنا۔ عاوده معاودةً ــــ الرجلُ پہلے معاملے کی طرف واپس ہونا و ــــ الشیءَ : عادت بنالینا۔ عاودته الحُمّیٰ : بار بار بخار آنا۔ عاوده بالمسألة : بار بار سوال کرنا۔ ذی بمعنی صاحب الضَّنیٰ : بفتح ضاد : بیماری لاغری، بدحالی۔ ضَنِیَ (س) ضنیً : بیماری سے کمزور و نحیف ہونا۔ نکس : بضم نون۔ اچھا ہونے کے بعد مرض کا لوٹنا : نُکِسَ (س) نکسًا ــــ المریضُ : دوبارہ بیمار پڑنا و ــــ الرجلُ : کمزور ہونا، عاجز ہونا۔

ترجمہ :- بوڑھا آدمی اگر باز بھی آجائے تو پھر اسکی جہالت لوٹ آتی ہے، جیسے کمزور مریض کہ اچھا ہوکر پھر اپنے مرض کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

(۱) مَایبلُغُ الأعداءَ مِنْ جاہلٍ   مَایبلغُ الجاھلُ مِنْ نفسہ

وقال ابو محمد ابن السَّیِّد البطلیوسی

(۲) أخُوالعلمِ حَیٌّ خالدٌ بعد موتہٖ   وأوصالُہٗ تحت التراب رَمِیمٌ

اعراب (۱) :- (ما) نافیہ۔ (یبلغ) فعل (اعداء) مفعول بہ۔ (من جاھل) فعل سے متعلق (ما) اسم موصول (یبلغ) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع ما ہے (جاھل) مفعول بہ (من نفسہ) یبلغ سے متعلق۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ اور متعلق سے ملکر صلہ۔ صلہ و موصول ملکر یبلغ اول کا فاعل۔

تحقیق لغات : یبلغ : واحد مذکر غائب مضارع۔ وہ پہونچتا ہے۔ بلغ (ن) بلوغاً : پہونچنا و ــ الثمر : پھل کا پکنا۔ و ــ الغلامُ : بالغ ہونا۔ بلغ منی کلامُك : یعنی تمہاری گفتگو نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ الأعداء : مفرد ھا عدوٌ دشمن۔ جاھل : نادان، بے خبر۔ ترجمہ (۱) :- جاہل سے اس کے دشمنوں کو وہ (نقصان) نہیں پہنچتا جتنا جاہل کو خود اسکی ذات سے پہنچ جاتا ہے۔

اعراب (۲) :- اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- أخوالعلم : صاحب علم۔ علم دوست۔ خالد : صیغۂ صفت ہمیشہ رہنے والا، ان مٹ زندہ جاوید خلد (ن) خلوداً : ہمیشہ رہنا و ــ إلی المکان و بالمکان : کسی جگہ اقامت کرنا و ــ إلی الأرض : چمٹنا۔ أوصال : مفرد ھا وُصلٌ۔ جوڑ، بند، قطع اللہ اوصالہٗ خدا اس کو ریزہ ریزہ کردے رمیم : صفت مشبہ : بوسیدہ، گلی ہوئی ہڈی ماخذ اشتقاق رِمَّۃٌ ہے ج أرِمَّۃٌ و رِمامٌ

ترجمہ :- صاحب علم مرنے کے بعد بھی زندہ جاوید ہوتا ہے حالانکہ مٹی کے نیچے اسکے تمام اعضاء ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں

وذوالجھل مَیْتٌ وھو ماشٍ علی الثَّرٰی   یُظَنُّ من الأحیاء وھو عدیمٌ

اعراب :- (ذوالجھل) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (میت) خبر (وھو ماش علی الثریٰ) جملہ حالیہ۔ (یظن) فعل مجہول ھو کی ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال مرجع ذوالجھل ہے (وھو عدیم) حال۔ یظن من الاحیاء الخ میتٌ کا بیان یا بدل واقع ہے۔

تحقیق لغات :- الجھل : اسم صفت : نادانی، بے خبری، بے سمجھی۔ میت : اسم صفت بفتح میم وسکون یاء، مادہ : موتٌ : مردہ، بے جان، بے حس، مردہ عقل، خشک زمین ج أموات وموتیٰ ومیتُون۔ ماشٍ اسم فاعل۔ اصل میں ماشیٌ ہے۔ یاء بوجہ ثقالت ساقط ہوگئی۔ بمعنی پیدل چلنے والا۔ مَشْیٌ مصدر از ضرب۔ مشی (ض) مَشْیاً وتمشاءً : پیدل چلنا و ــ بالنمیمۃ : چغلی کھانا۔ یُظَنُّ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول گمان کیا جاتا ہے، سمجھا جاتا ہے، خیال کیا جاتا ہے۔ ظنَّ (ن) ظنّاً۔ گمان کرنا اٹکل کرنا، یقین کرنا، جاننا، خیال میں آنا، وہم گزرنا، اس فعل کا تعدّد دو مفعول کی طرف ہوتا ہے۔ ظننت زیداً صادقاً : میں نے زید کو سچا جانا۔ عدیم : اسم صفت۔ معدوم، مردہ، فقیر، احمق، دیوانہ۔ عدیم النظیر أو المثال : بے نظیر، لاثانی۔ عدیم الوجود : کمیاب، نایاب۔

معنیٰ :- والحق أنّ الجاھل میت ومعدوم و إن ھو یمشی علی الأرض ویتقلّب فیہا ویُعَدّ من الأحیاء

ترجمہ :- اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ زمین پر چلتا پھرتا ہے (اس کا) شمار زندوں میں ہوتا ہے حالانکہ وہ معدوم ہے۔

(وقَالَ عدیُ بن الرَّعلَاءِ الغَسَّانی جاھلی)

(۱) لَیْسَ مَنْ مَاتَ فَاسترَاحَ بمَیِّتٍ إنَّمَا المَیِّتُ مَیِّتُ الأَحْیَاءِ

(۲) إنَّما المیِّتُ مَنْ یَعِیْشُ کَئِیْبًا کَاسِفًا بالُهُ قَلِیْلَ الرَّخَاءِ

اعراب (۱) :- (من مَاتَ) مَنْ: موصولہ اسم (مات) فعل ھُوَ کی ضمیر مستتر فاعل معطوف علیہ (فاستَرَاحَ) فاء عاطفہ۔ استرَاحَ: معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ملکر صلہ (بمیِّتٍ) باء زائدہ. میِّت: لیس کی خبر (إنّما المیِّتُ) إنّما: حرف حصر (المیِّتُ مَیِّتُ الأَحْیَاءِ) مبتدا خبر.

تحقیق لغات :- استرَاحَ: واحد مذکر غائب ماضی: آرام کیا، راحت پایا. استراح استراحةً: آرام پانا و- إلیه: تسلی وسکون پانا. میِّت: اسم صفت مادّہ موتٌ ہے: مردہ، بے جان ج میِّتون. ترجمہ (۱) :- وہ شخص مردہ نہیں ہے جو مر گیا اور آرام پایا. دراصل مردہ وہ ہے جو زندوں میں مرا ہوا ہے (یعنی جاہل).

اعراب (۲) :- (إنّما) حرف حصر (المیت) مبتدا (من) موصولہ (یعیش) صلہ فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال (کئیبًا) حال اول (کاسفا بالُه) حال ثانی (قلیل الرخاء) حال ثالث. موصول وصلہ ملکر خبر. تحقیق لغات : یعیش: واحد مذکر غائب مضارع: زندگی بسر کرتا ہے. عاش (ض) عیشًا وعیشةً ومعاشًا: زندگی بسر کرنا زندہ رہنا. کئیب: اسم صفت: غمگین، رنجیدہ، کبیدہ خاطر، ایسا غمگین جو رونے کے قریب ہو، شکستہ دل. کئب (ض) کآبةً: غمگین ہونا، بدحال ہونا، نڈھال ہونا، کاسفًا: اسم فاعل، پریشان خاطر، ناامید کسف (ض) کسوفًا- حالُهُ: حالت خراب ہونا و- بالُهُ امید منقطع ہونا. الرَّخاء: خوش حالی، خوش عیشی. رخی (ن.ض.س) رخاءً- العیش: زندگی کا آسودہ اور خوشگوار ہونا- قلیل الرخاء: بدحالی.

ترجمہ (۲) :- جو شکستہ دل، پریشان خاطر اور بدحال ہو کر زندگی بسر کرے دراصل وہی مردہ ہے

(وقال بکر بن عبد العزیز بن دلف أبی دلف العجلی)

لاینالُ العُلیٰ ولا یبلُغُ المجْدَ هَیوبٌ جَثّامَةٌ فی الظِّلَالِ

اعراب :- (لاینال) فعل. (العلی) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ. (ولایبلغ) واؤ حرف عطف لایبلغ: فعل. (المجد) مفعول بہ جملہ معطوف. (ھیوبٌ) صفت موصوف محذوف کی لایبلغ کا فاعل (جثّامة) صفت ثانی (فی الظِّلال) جثّامةٌ سے متعلق. تقدیر عبارت: لایبلغ المجد رجلٌ هیوب جثّامة فی الظِّلال.

تحقیق لغات :- لاینال: واحد مذکر غائب مضارع منفی. حاصل نہیں کرتا ہے، پہونچتا نہیں ہے. (از نیلٌ. باب سمع) العلیٰ: اسم، سربلندی، بزرگی، شرافت. المجد. عظمت بزرگی، عزت ج أمجاد. مجد (ک) مجدًا: بزرگی اور عزت والا ہونا. ھیوبٌ صیغہ مبالغہ بہت ڈرنے والا، ڈرپوک. ھابه (س) ھیبًا وھیبةً ومھابةً: خوف کھانا، ڈرنا، بچنا. جثّامة: صیغہ مبالغہ: تاء: مبالغہ کی ہے جیسے علامة میں. نیند کا متوالا، آرام پسند، کوڑھی صفت، اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنے والا، زندگی کی مشقتوں سے گریز کرنے والا. کُند ذہن، بُردبار. (از جُثوم باب ن.ض) جثم جثمًا وجثومًا- الرجل أو الطائر أو الحیوان: آدمی یا پرندہ یا حیوان کا سینہ کو زمین سے لگانا. چمٹے رہنا. الظِّلال. بکسر ظاء. مفرد ہا ظلٌّ: سایہ، پرچھائی، چھاؤں. ظلٌّ میں باعتبار فیئٌ زیادہ عمومیت ہے کیونکہ ظلُّ اللیل اور ظلُّ الجنة بولا جاتا ہے مگر (فیئُ اللیل اور فیئُ الجنة) نہیں بولا جاتا ہے. ہر وہ جگہ جہاں دھوپ نہ پہونچتی ہو اسے ظلٌّ کہتے ہیں. مگر فیئٌ صرف اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے دھوپ جا چکی ہو

ترجمہ :- بُزدل اور آرام طلب آدمی بزرگی اور سربلندی نہیں پا سکتا (کیونکہ وہ جد وجہد سے گریز کرتا ہے).

إنما يُحرِزُ القِداحَ ويَحْوِي   قصباتِ السِّباقِ عند النِّزالِ

اعراب :- (يحرز) فعل، (القداح) مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (ویحوی) واؤ حرف عطف۔ یحوی: فعل (قصبات السباق) مفعول بہ (عند النزال) ظرف اور یحوی سے متعلق جملہ معطوف۔

تحقیق لغات :- یحرز : واحد مذکر غائب مضارع۔ حاصل کرتا ہے، جمع کرتا ہے۔ اکٹھا کرتا ہے، محفوظ رکھتا ہے۔ أحرز إحرازًا ــ الشیئ : حاصل کرنا، جمع کرنا، محفوظ کرنا۔ القِداح : بکسر قاف۔ مفرد ہا قِدْح جوئے کا بے پیکان اور بے پَر کا تیر، قمار بازی کے بارہ تیر جس سے عرب لوگ جُوا کھیلتے تھے۔ (یحرز القداح) قمار بازی کے تیر سمیٹ لیتا ہے یعنی بازی جیت لیتا ہے، سبقت لیجاتا ہے۔ یحوی : واحد مذکر غائب مضارع۔ اکٹھا کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے۔ حوی (ض) حوایة وحیًا ــ الشیئ : اکٹھا کرنا، حفاظت کرنا، مالک ہونا۔ قصبات : بفتح قاف وصاد۔ مفرد ہا قصبة : ہر وہ نبات جس میں پور اور گرہیں ہوں جیسے (بانس۔ گنا۔ نرسل وغیرہ) بولا جاتا ہے۔ (فلان أحرز قصبة السباق) جبکہ وہ سبقت لیجائے اور بازی جیت لے۔ السباق : بکسر سین۔ (مصدر) دوڑ کے میدان میں سبقت لیجانا۔ (قصبات السباق) سے مراد وہ لکڑی ہے جس کو اہل عرب میدان کے آخری سرے پر گاڑ دیتے تھے اور دوڑ میں جو پہلے اس لکڑی کو اکھاڑ لیتا تھا وہ اسکی کامیابی کی علامت ہوتی تھی۔ النِّزال : بکسر نون (مصدر) دو فوجوں کا میدان، جنگ میں مقابل ہونا۔ نازله منازلة ونزالًا ــ فی الحرب : مقابل میں آنا اور جنگ کرنا۔ ترجمہ :- جنگ کے وقت قمار بازی کے تیروں اور میدان مسابقت کے جھنڈوں کو درحقیقت وہ آدمی حاصل کرتا ہے (آئندہ)

مَنْ يَذُودُ الملوكَ عن ساحةِ المُلْكِ   إذا ما تنافسوا في المعالي

اعراب :- (من) اسم موصول (یذود) صلہ۔ یذود: فعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الملوک) مفعول بہ۔ (عن ساحة الملك) جار مجرور فعل سے متعلق (إذا) ظرفیہ مضاف (تنافسوا) فعل۔ ھم کی ضمیر مستتر فاعل۔ مرجع الملوک ہے۔ (فی المعالی) جار مجرور فعل سے متعلق۔ جملہ مضاف الیہ۔

تحقیق لغات :- یذود : واحد مذکر غائب مضارع۔ دھکا دیتا ہے، دور کرتا ہے، دھتکارتا ہے۔ ذادہٗ (ن) ذودًا وذیادًا ــ عنه دفع کرنا، دھتکارنا۔ وــ الإبلَ عن الماء: اونٹوں کو پانی سے ہنکانا۔ وــ عن حسبه : اپنے حسب کی حمایت وحفاظت کرنا۔ الملوک : بضم میم۔ مفرد ہا ملكٌ، صیغہ صفت۔ مادّہ مُلكٌ ہے : بمعنی بادشاہ، بااقتدار، حاکم اعلیٰ۔ ساحة : میدان، ساحل، آنگن، رقبہ۔ ج ساحات وسوح۔ المُلك : اسم۔ بادشاہت، ملکیت، قبضہ، سلطنت، راج، زمین جو ایک بادشاہ کے زیر حکومت ہو۔ تنافسوا : جمع مذکر غائب ماضی از (تفاعل) انھوں نے باہم مقابلہ کیا، فخر کیا۔ تنافس متنافسة ــ القومُ فی الأمر: لوگوں کا مقابلہ کرنا، اچھے کام میں رغبت کرنا۔ المعالی : مفرد ہا معلاة : بلندی، بزرگی۔

معنیٰ :- من یدفع السلوك عن میدان البلاد حین تراغبوا فی المکارم۔

ترجمہ :- جو بادشاہوں کو سلطنت کے میدان سے بھگا دے (شکست دیدے) جب وہ لوگ بلندیوں میں مقابلہ کریں (یعنی فتح وکامرانی کا سہرا اسکے سر ہوگا جو داد شجاعت دیتے ہوئے میدان جنگ سر کرلے)

وَيُدِيرُ الأُمُورَ مِنْهُ بِرَأيٍ ... طُبِعَتْ مِنْهُ مُرْهَفَاتُ النِّصَالِ

اعراب :- واؤ: عاطفہ. (یدیر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الامور) مفعول بہ. (منہ برأی) جار مجرور یدیر سے متعلق. رأی: موصوف. (طبعت) صفت طبعت: فعل (منہ) فعل سے متعلق (مرھفات النصال) نائب فاعل۔

تحقیق لغات :- یدیر: واحد مذکر غائب مضارع. انجام دیتا ہے، گھماتا ہے. أدار کذا و بہ إدارة: انجام دینا، گھمانا. الأمور: مفردھا أمر: حکم، فرمان، کام، معاملہ حادثہ. أمر: کا استعمال عربی زبان میں مطلق ہر شئی کے لئے ہوتا ہے جیسے اردو میں بات کا استعمال. رأی: تجویز، عقل، خیال، دانائی ج آراء. طبعت: واحد مؤنث غائب مجہول. ڈھالی گئی. طبعت النصال: پیکان ڈھالے گئے، بنائے گئے. طبع (ف، طبعاً۔ الشیئ: تصویر بنانا. و۔ علیہ: مہر لگانا. و۔ الدرھم: ڈھالنا مرھفات: مفردہا مرھفة: اسم مفعول مؤنث. تیز کی ہوئی. مانجھی ہوئی. أرھف إرھافاً۔ السیف او النصل: تلوار یا پیکان کی دھار کو تیز کرنا. (مرھفات النصال) میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے: النصال المرھفات: تیز کئے ہوئے پیکان. النصال: مفردھا نصل: [illegible] پیکان.

معنیٰ: والذی یدیر الأمور برأیہ وفکرتہ التی عُملت بہا السیوف المرھفات والرماح المحددات.

ترجمہ :- اور جو تمام امور کو اپنی ایسی رائے سے انجام دے جس سے تیز پیکان ڈھالے جائیں. (یعنی جسے تدبر، پختہ عقل، اور اچھی رائے حاصل ہو، شاعر نے فکر رسا کو تیز پیکان سے تشبیہ دی ہے)

وقال آخر

وَمَنْ هَرَّ أَطْرَافَ القَنَا خَشْيَةَ الرَّدَى ... فَلَيْسَ لِمَجْدٍ صَالِحٍ بِكَسُوبِ

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (ھر) فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل. مرجع من ہے (أطراف القنا) مفعول بہ (خشیة الردی) مفعول لأجلہ. (فلیس لمجد صالح بکسوب) جزاء ہے. فلیس: فاء جزائیہ. لیس: فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم (لمجد صالح) لام حرف جار کسوب سے متعلق. مجد صالح: موصوف و صفت مجرور کسوب: لیس کی خبر.

تحقیق لغات :- ھر: واحد مذکر غائب ماضی. ناگوار سمجھا، تیوری چڑھائی منہ بسورا. ھر (ض) ھرّاً۔ الشیئ ناگوار سمجھنا. و۔ فی وجہ السائل: تیوری چڑھانا، ترشرو ہونا، منہ بسورنا. أطراف: مفردہا طرف. کنارہ، جانب، سمت، جہت. القنا: مفردھا قناة. نیزہ، بھالا، پانی کی نالی أطراف القنا: بھالے کی نوک، نیزے کی پیکان. خشیة: ڈر، خوف، ہیبت، خشیت جس خوف میں کسی چیز کی عظمت شامل ہو اسکو خشیة کہتے ہیں. الردیٰ: ہلاکت، تباہی. ردِی (س) ردیً: ہلاک ہونا، گرنا. صالح: صیغۂ اسم فاعل. مادّہ صلاح ہے. نیک، اچھا، بھلا، پاکیزہ. مجد صالح: اچھی اور پاکیزہ بزرگی. کسوب: از (کسب) صیغۂ مبالغہ. بہت کمانیوالا. معنیٰ :- من یکرہ أطراف القنا، ولا یصمد فی وجہ الشدائد والمصائب مخافة الہلاک والدمار فلا یتحقق لہ المجد الصالح. ترجمہ :- جو ہلاکت کے خوف سے نیزوں کی پیکان کو ناگوار سمجھے وہ اچھی بزرگی حاصل کرنیوالا نہیں (یعنی جو حالات کی سختیوں کی خائف ہوجائے، اور ان سے پنجہ آزمائی کا حوصلہ نہ رکھے اسکے لئے بزرگی میں کوئی حصہ نہیں)

وماھِیَ الّا رَقْدَةٌ تُوْرِثُ العُلٰی — لِرَهْطِكَ مَاحَنَّتْ رَوَائِمُ نِیْبِ

اعراب :- (ما) نافیہ۔ (ھی) مبتدا، مرجع أطراف القنا ہے (إلّا) حرف استثناء لغو (رقدۃ) خبر موصوف (تورث) صفت۔ تورث : فعل ھی کی ضمیر مستتر فاعل مرجع رقدۃ ہے (العُلٰی) مفعول بہ (لرھطك) جار مجرور تورث سے متعلق (ماحنّت) ما مصدریہ ظرفیہ (حنّت) فعل (روائم نیب) فاعل۔ فعل فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت : مدۃ دوامِ حَنِیْنِ النَاقَةِ علٰی وَلَدِھا۔

تحقیق لغات :- رقدۃ : اسم۔ نیند۔ رقد (ن) رقدا و رُقوداً : سونا۔ وــــ السُّوق : بازار کا سرد پڑنا وــــ عن الأمر : غافل ہونا۔ تورث : واحد مؤنث غائب مضارع از افعال پیدا کرتی ہے۔ وارث بناتی ہے۔ أورث إیراثاً : پیدا کرنا۔ وارث بنانا۔ رھط : مردوں کا گروہ، قوم و قبیلہ جس میں عورت نہ ہو۔ رھط کی طرف اگر عدد کی اضافت کریں تو اس سے اشخاص و افراد مراد ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں عشرۃ رَھْطًا۔ یعنی بیس اشخاص۔ حنّت : واحد مؤنث غائب ماضی۔ از (حنان) مہربان ہوئی، شفقت کیا، مشتاق ہوئی، بچے کے مرنے پر چیخی، حنّ (ض)، حناناً علیہ : مہربانی کرنا، شفقت کرنا، رحم کھانا وــــ حنیناً إلیہ : مائل ہونا، مشتاق ہونا، پیار کرنا۔ ماحنّت : جبتک پیار کرتی رہے۔ روائم : مفرد ہا رائمۃ : صیغہ صفت۔ مادہ رِئْمٌ ہے۔ شفقت کرنیوالی، پیار کرنیوالی رَئِمَ (س)، رَأْماً و رِئْماناً وــــ الشیئَ : محبت کرنا، الفت کرنا وــــ الناقۃ ولدھا : اونٹنی کا اپنے بچے پر مہربان ہونا۔ النّیب : مفرد ہا ناب : بوڑھی اونٹنی۔ روائم نیب۔ موصوف و صفت ہے یعنی نیب روائم۔ ترجمہ : اور نیزوں کی پیکان نہیں ہے مگر ایک ایسی نیند جو تیری قوم کو سربلندی کا وارث بنادیگی، جبتک کہ پیار کرنیوالی اونٹنیاں اپنے بچوں سے پیار کرتی رہیں (نیزوں کی پیکان پر خون بہانے سے گریز نہ کرو چند منٹ میں ابدی نیند آجائے گی اور پھر تمہاری قوم کا سر رہتی دنیا تک اونچا رہے گا)

قال أبو سعید المخزومی

مَتٰی یَنَالُ الفتٰی الیقظانُ هِمَّتَهٗ — إذا المُقَامُ بِدَارِ اللَّهْوِ والغَزَلِ

اعراب :- (متی) ظرف زمان مستقبل کیلئے (ینال) فعل (الفتیٰ) فاعل، موصوف (الیقظان) صفت (ھِمّتہ) مفعول بہ (إذا) شرطیہ۔ (المقام) مبتدا (بدار اللھو والغزل) متعلق ہے خبر محذوف سے یعنی إذا المقام کائن بدار اللھو والغزل۔

تحقیق لغات :- متیٰ اسم بھی ہے اور حرف بھی۔ جب اسم ہو تو کبھی وقت دریافت کرنے کیلئے آتا ہے جیسے (متی ھذا الوعد) اس وعدہ کا وقت کب ہوگا۔ اور کبھی شرط جزاء کیلئے آتا ہے تو متیٰ جب کے معنی میں ہوتا ہے جیسے (متی أضَعُ العِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِیْ) جب میں سر سے عمامہ اتاردونگا تو مجھے پہچان لوگے۔ متیٰ حرفی صورت میں مِن یا فِیْ کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے (أخرجہا متی کُمِّہٖ) اسکو اپنی آستین سے نکالا۔ اور (وضَعْتُہٗ متی کُمِّیْ) اسکو میں نے اپنی آستین میں رکھا۔ یہاں متیٰ کا استعمال وقت دریافت کرنے کے لئے ہوا ہے۔ الیقظان : بیدار مغز، ہوشیار، بیدار، محتاط، چوکنا، ج أیقاظ۔ مؤنث یقظی ج یقاظی۔ یَقِظَ (س)، یقظاً و یقُظ (ک)، یقاظۃً : بیدار رہنا، بیدار مغز ہونا، محتاط رہنا۔ ھمۃ : بکسر ھاء و فتحہا : مقصود ارادہ، خواہش، توجہ، جرأت۔ وہ ضروری کام جس کو کرنیکی فکر ہو ج ھِمَمٌ۔ ھَمَّ (ن)، ھمًّا وــــ الشیئَ : ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ المُقام : بضم میم ظرف مکان از (إقامۃ) ٹھہراؤ، کھڑے ہونے کی جگہ۔ اللّھو : اسم مصدر سنجیدگی چھوڑکر مزاح کیطرف میلان اور جھکاؤ، غیر دانشمندانہ تفریح، کھیل، تماشا۔ الغزل : (مص) عورتوں سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ، اور عشق و محبت کی باتیں کرنا اور ان کو سراپا کی منظر کشی کرنا

ترجمہ :- ہوشمند نوجوان اپنا مقصود کب پاسکتا ہے جبکہ وہ لہو و لعب اور ہنسی مذاق میں لگا رہتا ہو۔ (رومان کی وادیوں میں اُلجھا ہوا انسان منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا)

(۱) فی الخَیلِ والخافقاتِ السُّودِ لی شُغُلٌ　لَیسَ الصَّبابَةُ والصَّھباءُ من شُغُلی

(۲) مَا کانَ لِی أَمَلٌ فی غیرِ مَکرُمَةٍ　والنَّفسُ مَقرُونَةٌ بالحِرصِ والأَمَلِ

(۱) اعراب :- (فی الخیل والخافقات السود) خبر مقدم (لی) شغل سے متعلق (شغل) مبتدا مؤخر (لیس) فعل ناقص (الصبابۃ والصہباء) معطوف ومعطوف علیہ اسم۔ (من شغلی) جار مجرور خبر محذوف سے متعلق یعنی: لیس الصبابۃ والصہباء کائنۃ من شغلی۔

تحقیق لغات :- الخَیل: گھوڑے، بڑا سوار ج خیول واَخیال۔ الخافقات: مفرد الخافقۃ لہراتے ہوئے جھنڈے السُّود: مفرد أسود۔ سیاہ۔ سوِد (س) یَسْوَدُ سَوَاداً: سیاہ ہونا شُغل: کام، مشغولیت، مشغلہ، مصروفیت۔ الصبابۃ: عشق کی سوزش، حرارت، شدت گرمی، رقت قلب۔ صب (س) صبابۃ — الیہ عاشق ہونا، فریفتہ ہونا۔ الصہباء: سرخ وسفید انگوری شراب۔ صہب (س) صہبا وصہبۃ: سرخ سفید ہونا۔ صفت (اصہب مؤنث صہباء)

(۱) ترجمہ :- میری دلچسپی سواروں اور لہراتے جھنڈوں میں ہے۔ عشق ومحبت اور جام ارغوانی میرا مشغلہ نہیں ہے (میں کوئی گمراہ اور لااُبالی آدمی نہیں ہوں کہ فرائض زندگی سے غافل ہو کر پینے پلانے اور آنکھ مچولی کھیلنے میں اپنے قیمتی اوقات برباد کر دوں۔)

تحقیق لغات (۲) :- أمَل: امید، آرزو، تمنا۔ ج آمال، مَکرُمۃ: بزرگی، بخشش، احسان، نوازش ج مکارم۔ مقرونۃ: اسم مفعول مؤنث: ملی ہوئی، جڑی ہوئی، پیوستہ۔ قرن (ض) قرناً — الشیء بالشیء: ملانا، جوڑنا، پیوست کرنا۔ الحرص: لالچ، طمع، آرزو۔

ترجمہ (۲) :- عزت وبزرگی کے سوا میری اور کوئی تمنا نہیں ہے حالانکہ حرص وآز اور تمنا وآرزو انسانی نفس میں پیوست ہے

ذَنبِی إلَی الخَیلِ کَرِّی فی جَوَانِبِہا　إذا مَشَی اللَّیثُ فیہا مَشیَ مُختَتِلِ

اعراب :- (ذنبی) مبتدا، ذنب: مصدر مضاف اپنے فاعل کی طرف یاء متکلم مضاف الیہ (إلی الخیل) ذنب سے متعلق۔ (کرّی) خبر۔ کرّ مضاف اپنے فاعل کی طرف۔ یاء ضمیر متکلم مضاف الیہ (فی جوانبہا) کرّ سے متعلق (إذا) شرطیہ (مشی) فعل شرط (اللیث) فاعل (فیہا) مشی سے متعلق (مشی) مصدر مضاف (مختتل) مضاف الیہ۔ مضاف۔ مضاف الیہ ہو کر مفعول مطلق۔ جملہ شرطیہ ہے اور اسکی جزا پر مصرع اولی دلالت کرتا ہے

تحقیق لغات :- ذَنب: مصدر۔ پیچھے لگے رہنا۔ ذنبہ ذنباً: پیچھا نہ چھوڑنا۔ کرّ: مصدر۔ حملہ کرنا — دوبارہ پلٹنا۔ کرّ (ن) کرّ وکروراً: حملہ کرنا، لوٹنا، مڑنا۔ کہا جاتا ہے: (انہزم عنہ ثم کرّ علیہ) اس سے شکست کھائی پھر حملہ کیلئے پلٹا۔ یعنی پینترا بدلنے کے لئے بھاگا۔ پھر دوبارہ حملہ کیا۔ جوانبہا: ضمیر کا مرجع الخیل ہے۔ جوانب: مفرد الجانب۔ اردگرد پہلو، طرف، کنارہ۔ اللیث: شیر، درندہ، مجازاً بہادر۔ ج لیوث۔ فیہا ضمیر کا مرجع جوانب ہے۔ مختتل: اسم فاعل۔ بھیدی۔ فریبی، راز اچکنے والا۔ اختتل اختتالاً — لسر القوم: لوگوں کے راز اچکنا و — الرجل: فریب دینا۔

ترجمہ :- میں گھوڑسواروں کا تعاقب کرتا ہوں اور ان کے پہلو بہ پہلو حملہ کرتا ہوں، جبکہ ایک بہادر ان کے پہلو میں بھیدی کی چال چلتا ہے (یعنی میدان جنگ میرے لئے کھیل کا میدان ہے بے خوف وخطر اس میں کلیلیں بھرتا ہوں جبکہ بہادر لوگ دبے پاؤں پہلو بچا کر چلتے ہیں)

ولِیْ مِنَ الفَیالِقِ الجَاْواءِ غمرتُہا إذا تقحّمہا الأبطالُ بالحِیَلِ

اعراب :۔ (لی) خبر مقدم۔ (من الفیلق الجاواء) مِنَ : حرف جار متعلق کائنۃ سے الفیلق : موصوف۔ الجاواء : صفت۔ موصوف وصفت مجرور۔ (غمرتہا) مبتدا مؤخر۔ تقدیر عبارت : ولی غمرۃ کائنۃ من الفیلق الجاواء۔

تحقیق لغات :۔ الفیلق : فوجی دستہ، پانچ ہزار کی پلٹن، نیز مطلق فوج۔ گھوڑوں کا گروہ۔ ج فیالق الجاواء : صیغہ صفت۔ أجوأُ کا مؤنث : سرخ سیاہی مائل۔ جأِیَ (ف) جُؤوۃً وجُؤۃً : سرخ سیاہی مائل ہونا۔ الفیلق الجاواء : ایسا مسلح فوجی دستہ جو ہتھیاروں کی کثرت سے سیاہ نظر آئے۔ الفیلق : اگرچہ لفظاً مذکر ہے لیکن جمعیت کے معنی کی رعایت سے صفت الجاواء مؤنث لائی گئی ہے۔ جس لفظ میں جمعیت کا معنی ہو وہ مؤنث کے حکم میں ہے۔ غمرتہا : ضمیر کا مرجع الفیلق ہے۔ غمرۃ : بفتح غین وسکون میم۔ سختی۔ غمرۃ سے مراد ان خطرناک مراحل کی سختیاں ہیں جہاں جان کے لالے پڑ رہے ہوں جیسے میدان جنگ، موت شر ورو فتن ج غمرات وغمارٌ وغُمَرٌ۔ تقحّم : واحد مذکر غائب ماضی از (تفعّل) گھس پڑا، آچڑھا، اپنے آپ کو بے دیکھے بھالے خطرے میں ڈالدیا۔ تقحّم تقحّماً الأمر : گھس پڑنا، اپنے آپکو کسی معاملہ میں بے خطر ڈالدینا۔ الأبطال : مفرد بَطَلٌ : بہادر، شجاع، ہیرو، شہسوار۔ الحِیَلُ مفرد حِیلۃ۔ تدبیر، حیلہ، ہوشیاری۔ دور بینی، قوت عمل، فریب، پینترا۔

ترجمہ : ہتھیاروں سے سیاہ نظر آنیوالے لشکر جرار کی سختیاں (جھیلنا) میرا حوصلہ ہے جبکہ بہادر لوگ اس لشکر میں آنا کانی کرتے ہوئے گھستے ہیں

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق عقل تھی محو تماشائے لب بام ابھی

وقال القاضی أبو الحسن علی بن عبد العزیز الجرجانی

یَقُوْلُوْنَ لِیْ فِیْكَ انْقِبَاضٌ وَإِنَّمَا رأوا رَجُلاً عَنْ مَوْقِفِ الذُّلِّ أَحْجَمَا

اعراب :۔ (یقولون) فعل۔ ھم کی ضمیر مستتر فاعل (لی) فعل سے متعلق (فیك) خبر مقدم (انقباض) مبتدا مؤخر۔ مبتدا و خبر ملکر قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے۔ (وإنّما) واو حالیہ۔ إنّما : حرف حصر۔ (رأوا) فعل۔ ھم کی ضمیر مستتر فاعل (رجلاً) مفعول بہ موصوف (عن موقف الذل) أحجما سے متعلق (أحجما) صفت۔ جملہ حال ہے۔ تحقیق لغات :۔ (مص) تنگ دلی، کبیدگی، ترشروئی، بدمزاجی، انشراح وانبساط کی ضد۔ موقِف : بکسر قاف۔ اسم ظرف۔ ٹھہرنے کی جگہ پوزیشن، حالت، رویہ، طرز عمل، صورت حال۔ الذُّلّ : مصدر از (ض) ذلّ یذلّ ذلیل ہونا، متواضع ہونا، عاجز ہونا۔ دوسرے کے قہر ودباؤ کی بنا پر جو ذلت ہو اسکو ذُلٌّ کہتے ہیں اور بغیر کسی کے قہر اور دباؤ کے خود اپنی سرکشی اور سخت گیری کے باعث جو ذلت حاصل ہو وہ ذِلٌّ کہلاتی ہے۔ أحجما : واحد مذکر غائب ماضی۔ اس میں الف اشباع کا ہے۔ وہ باز رہا، وہ رُک گیا، پیچھے ہٹا۔ أحجم عن کذا إحجاماً : باز رہنا، پیچھے ہٹنا۔ اقدام سے رکنا۔ ترجمہ :۔ مجھے لوگ کہتے ہیں تمہارے اندر بدمزاجی ہے (حالانکہ یہ صحیح نہیں) بات صرف اتنی ہے کہ ایک ایسا آدمی (مجھکو) کو لوگوں نے دیکھا جو ذلت وخواری کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ (یعنی عوام کے ساتھ زیادہ اختلاط عموماً رسوائی کا باعث ہوتا ہے اس لئے میں ان کی مجالست سے حتی الامکان پرہیز کرتا ہوں۔ (بات صرف اتنی ہے) مگر میرا یہ رویہ ان کی نگاہوں میں خار بنکر کھٹکتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں کہ تو خوش مزاج اور ملنسار نہیں ہے

أَرَىٰ النَّاسَ مَنْ دَانَاهُمْ هَانَ عِنْدَهُمْ ... وَمَنْ أَكْرَمَتْهُ عِزَّةُ النَّفْسِ أُكْرِمَا

اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (داناهم) دانا: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع من (ھم) مفعول بہ. فعل فاعل اور مفعول ملکر خبر. مبتدا، خبر ملکر جملہ شرط (ھان عندھم) جزا، دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- دانا: واحد مذکر غائب ماضی: قریب ہوا، صحبت اختیار کیا۔ دانا مداناةً قریب ہونا۔ ھانَ : واحد مذکر غائب ماضی: ذلیل ہوا، رسوا ہوا، بے عزت ہوا۔ مادہ ھُوْنٌ ہے۔ ھان (ن) ھونا ــ الرجلُ : ذلیل و رسوا ہونا و ــ الامر: آسان، معمولی ہونا۔ أَكْرَمَتْ : واحد مؤنث غائب ماضی: تعظیم کیا، عزت بخشا، اکرام کیا، أكرم إكراماً: تعظیم کرنا، عزت کرنا، بخشش کرنا۔ أكرم نفسه عن المعاصی : اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا اور محفوظ رکھا۔ اکرام کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ دوسرے پر کرم کیا یعنی اسکو ایسا نفع پہونچایا جائے جس میں کسی طرح کا کھونٹ نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جو چیز عطا کی وہ عمدہ ہو۔ عزة النفس : خودداری، آبرو، شان، حمیت۔ أُكْرِمَا مجہول واحد غائب اسمیں للف اشباع کا ہے۔ معزز ہوا۔

معنی :- أرى أن من خالط الناس صار ذليلا ووضيعًا في أعينهم، ومن صانته عزة نفسه من مخالطتهم صار مكرّما ومعظّماً.

ترجمہ :- میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جو بھی ان سے قریب ہوتا ہے وہ ان کی نگاہوں میں بے وزن ہو جاتا ہے اور جس کو خودداری نفس لوگوں کے اختلاط اور قربت سے محفوظ رکھتی ہے وہ معزز ہو جاتا ہے۔

وَلَمْ أَقْضِ حَقَّ الْعِلْمِ إِنْ كَانَ كُلَّمَا ... بَدَا طَمَعٌ صَيَّرْتُهُ لِي سُلَّمَا

اعراب :- (لم أقض) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (حق العلم) مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول. فعل فاعل مفعول ملکر جزا، مقدم (إن) حرف شرط (کان) فعل ناقص ہو کی ضمیر مستتر اسم مرجع العلم ہے (کلما) منصوب علی الظرف. کلما میں عامل ہمیشہ اس کا جواب ہوتا ہے. کل مضاف ما: مصدریہ ظرفیہ (بدا) فعل (طمع) فاعل. فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ. تقدیر عبارت: کل وقت ظهور الطمع۔ (صیرته لی سلما) کلما کا جواب ہے. کلما بدا طمع الخ کان کی خبر ہے اور محلا منصوب ہے۔ کانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر فعل شرط مؤخر۔

تحقیق لغات :- لم أقضِ : واحد متکلم مضارع مجزوم بلَمْ: میں نے پورا نہیں کیا، ادا نہیں کیا. قضی (ض) قضاءً ادا کرنا، پورا کرنا، گذارنا. عزم کرنا، فیصلہ کرنا، حکم جاری کرنا، حاجت پوری کر کے قطع تعلق کر لینا، مرجانا، مار ڈالنا. حقٌّ: فرض، مقررہ حصہ، عدل۔ حق مختلف معنوں میں مستعمل ہے اس کا اصلی معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں (۲) وہ چیز جو حکمت مقتضی کے مطابق ایجاد کی گئی ہو. کلما: جب، یہ لفظ مرکب کُلٌّ اور ما سے ہے۔ اس ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے لفظ کُلٌّ ہمیشہ منصوب رہتا ہے اسمیں ظرفیت مَا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ مَا حرف مصدری ہے یا اسم نکرہ ہے بمعنی وقت کے. اکثر کلما کے بعد فعل ماضی آتا ہے جیسے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ، كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ، كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ وغیرہ. سُلَّمًا : زینہ، مراد ذریعہ، وسیلہ ج سلالم

ترجمہ :- اگر میں اپنی غرض کیوقت (حصول غرض کیلئے) علم کو ذریعہ بنالوں تو میں نے علم کا حق ادا نہیں کیا (اگر علم کو دنیاوی اغراض و مقاصد کیلئے ذریعہ بنایا جائے تو علم کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے)

(۱) وَمَازِلتُ مُنحَازًا بِعِرضِی جَانِبًا مِنَ الذُّلِّ أَعتَدُّ الصِّیَانَةَ مَغنَمًا

(۲) إذا قیل هذا منهل قلت قد أری ولکن نفس الحر تحتمل الظما

اعرابُ[1] :- (مازلت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم. (منحازا) خبر. اسمیں أنا کی ضمیر مستتر ذو الحال (بعرضی) منحازا سے متعلق. (جانبا) حال اول (من الذل) جانبًا سے متعلق (أعتد الصیانة مغنما) حال ثانی. تحقیقُ لغات[1] (۱)

مازلتَ : واحد متکلم ماضی : میں متواتر رہا، میں ٹلا نہیں، افعال ناقصہ میں سے ہر فاعل کے ساتھ استمرار فعل کا معنی دیتا ہے. مادّہ زیلٌ ہے از (س) (منحازا) صیغہ اسم فاعل الگ رہنے والا، دور رہنے والا. إنحاز إنحیازًا — عنه : الگ ہونا، دور ہونا — إلیه : مائل ہونا، متوجہ ہونا (العرض) عزت، آبرو، نیک عادت، طبیعت، باعث عزت و فخر. ج أعراض. أعتدَّ : واحد متکلم مضارع : میں سمجھتا ہوں، شمار کرتا ہوں از (إعتداد) اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے. ترجمۂ[1] :- میں ہمیشہ ذلت و خواری سے پہلو بچا کر اپنی عزت و آبرو کے ساتھ الگ رہا اور عزت و آبرو کی حفاظت کو غنیمت سمجھتا ہوں. تحقیقُ لغات[2] :- منهَل : پانی کا گھاٹ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ ج مناهل : الحُرُّ : آزاد، شریف. خوددار، خالص، سخی، حرّ الفکر : آزاد خیال. تحتمل : واحد مؤنث غائب مضارع. وہ برداشت کرتی ہے، انگیز کرتی ہے، الظماء : پیاس احتمال الظماء : پیاس برداشت کرنا، مجازًا مشقتوں کو جھیلنا. انگیز کرنا.

ترجمۂ[2] :جب کہا جاتا ہے کہ یہ گھاٹ ہے تو کہتا ہوں کہ دیکھ رہا ہوں (مگر پیوں گا نہیں) کیونکہ شریف اور خوددار آدمی کا نفس پیاس کو برداشت کرتا ہے (یعنی کردار کی بلندی مجھ عزیز ہے خواہ اسکے لئے نفس کی ہر تقاضے کو قربان کرنا پڑے جس سے نفس مجروح ہو اسے دور سے سلام)

أَنَزِّهُهَا عَن بَعضِ مَا لَا یُشِینُهَا مَخَافَةَ أَقوالِ العِدیٰ فِیمَ أَو لِمَا

اعراب :- (أنزهها) أنزه : فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ها : مفعول بہ مرجع النفس ہے (عن) حرف جار أنزه سے متعلق بعض : مضاف ما : موصول (لا یشینها) صلہ. موصول و صلہ مضاف الیہ (مخافة اقوال العدی) مفعول لأجلہ. فیمَ اور لمَا. اقوال کا بیان ہے.

تحقیق لغات :- أنزّہ : واحد متکلم مضارع از (تفعیل) میں بچاتا ہوں، دور رکھتا ہوں عیب سے پاک کرتا ہوں. مادّہ (نزهٌ) ہے. نزّہ تنزیہًا : پاک کرنا، بری کرنا، دور رکھنا. و — نفسه عن القبیح : نفس کو برائی سے دور رکھنا. — الله عن السوء : خدا کی پاکی بیان کرنا، اور اس کی ذات بابرکات کو ہر عیب سے بالاتر قرار دینا. لا یشینها : ها ضمیر کا مرجع النفس ہے. یشین : واحد مذکر غائب مضارع منفی. عیب نہیں لگاتا ہے. شان (ض) شینًا : عیب لگانا. مخافة : اسم ڈر، خوف. از (س) ڈرنا، گھبرانا. أقوال : باتیں. اقوال العدی : دشمنوں کے طعنے و تشنیع. العدیٰ : مفرد ها عدو. دشمن، جانی دشمن ج. فیمَ : فی اور ما سے مرکب ہے. کس بارے میں اور لما : ل اور ما ہے. کیوں. کس لئے یعنی چون و چرا.

ترجمہ : دشمنوں کے طعنے و تشنیع اور چون و چرا کے خوف سے میں اپنے نفس کو بعض ایسے امور سے بچاتا ہوں جو نفس کو عیب نہیں لگاتے ہیں.

فَأُصْبِحُ عَنْ عَيْبِ اللَّئِيمِ مُسَلَّمًا   وَقَدْ رُحْتُ فِي نَفْسِ الْكَرِيمِ مُعَظَّمًا

اعراب :- فا، سببیہ (أصبح) فعل أنا کی ضمیر مستتر اسم۔ (عن عیب اللئیم) عن حرف جار، فعل سے متعلق۔ عیب: مضاف اللئیم: مضاف الیہ۔ (مسلّما) خبر جملہ معطوف علیہ۔ (وقد رُحتُ) واؤ حرف عطف۔ قد رُحتُ: فعل۔ أنا کی ضمیر مستتر فاعل۔ (فی نفس الکریم) فی حرف جار، فعل سے متعلق۔ نفس: مضاف الکریم: مضاف الیہ۔ (معظما) مفعول بہ۔ جملہ معطوف۔

تحقیق لغات:- أصبح واحد متکلم مضارع۔ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ إصباحٌ سے مشتق ہے جس کے معنی صبح کرنے کے ہے۔ میں ہوجاتا ہوں، صبح کرتا ہوں: عیب: نکتہ چینی، برائی، دھبہ، نقص، خامی: اللئیم: کمینہ، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، دھوکہ باز۔ ج لِئام مُسَلّما: صیغہ اسم مفعول۔ محفوظ۔ برقرار، بحال۔ از (تفعیل) رُحتُ: واحد متکلم ماضی۔ میں ہوگیا، میں شام کے وقت گیا یا آیا۔ راح (ن) رواحًا: شام کے وقت جانا، مطلق جانا بغیر وقت کی قید کے۔ معظّم: معزز، مکرم، بڑا۔

ترجمہ :- لہذا میں کمینوں کی نکتہ چینی سے محفوظ ہوجاتا ہوں اور شریف انسان کی نگاہ میں معزز ہوجاتا ہوں (یعنی کم ظرف اور تنگ دل لوگوں کو بھی مجھ پر کیچڑ اچھالنے کا موقع نہیں ملتا۔ اور اچھوں کے نزدیک بھی اچھا رہتا ہوں)

وَإِنِّي إِذَا مَا فَاتَنِي الْأَمْرُ لَمْ أَبِتْ   أُقَلِّبُ فِكْرِي إِثْرَهُ مُتَنَدِّمَا

اعراب :- (إنّی) إنّ حرف تاکید یا ضمیر متکلم اسم۔ (إذا) حرف شرط (ما) زائدہ (فاتنی) فات: فعل۔ نون: وقایہ۔ یا ضمیر مفعول۔ (الأمر) فاعل جملہ فعل شرط (لم أبت أقلب فکری) الخ جزاء، شرط و جزا مل کر اِنّ کی خبر (لم أبت) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال (فکری) مفعول (إثره) ظرف۔ إثر مضاف ھا، مضاف الیہ۔ مرجع الامر ہے (متندّما) حال۔

تحقیق لغات : فاتَنی: واحد مذکر غائب ماضی۔ فوت ہوگیا، چھوٹ گیا، ہاتھ سے نکل گیا۔ فات (ن) فوتًا و فواتًا۔ الأمرُ: کام کا وقت گذرنا۔ فاتہ الأمرُ: کسی کام کا نہ ہونا، اور ہاتھ سے نکل جانا۔ و۔ الشیءَ: تجاوز کرنا۔ لَمْ أَبِتْ: واحد متکلم مضارع مجزوم بلم۔ میں نے رات نہیں گذاری۔ بات (ض) بیتًا، بیتوتۃً، بیاتًا: رات گذارنا، رات میں کام کرنا۔ و۔ فلانًا و بہ و عندہ: کسی کے پاس رات کے وقت آنا۔ یا رات ہوجانا، کہتے ہیں بَاتَ یَفْعَلُ کذا: جب کوئی رات میں کام کرے أُقَلِّبُ: واحد متکلم مضارع از (تفعیل) میں الٹ پلٹ کرتا ہوں، گھماتا ہوں، قلّب تقلیبًا: الٹنا پلٹنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا، متردد ہونا إِثْرَ: بکسر ہمزہ پیچھے۔ بعد، نشان، نقش قدم۔ علی إثرہ فوراً بعد۔ متندّمًا: اسم فاعل۔ شرمندہ، پشیمان، از (تفعّل) ترجمہ: جب کوئی چیز میرے ہاتھ سے نکل جاتی ہے تو شرمندہ ہوکر اسکی فکر میں رات نہیں گذارتا ہوں (یعنی متردد نہیں رہتا ہوں کیونکہ تردد قوت ارادی کے ضعف کا نتیجہ ہے بلکہ میں تلافی مافات کیلئے راست اقدام کرتا ہوں)

وَلٰكِنَّهُ إِنْ جَاءَ عَفْوًا قَبِلْتُهُ ۔ وَإِنْ مَالَ لَمْ أَتْبَعْهُ هَلَّا وَلَيْتَمَا

اعراب :- (ولکنه) لکن : حرف استدراک ھاء : اس کا اسم مرجع الأمر ہے (إن) حرف شرط (جاء) فعل شرط ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال، مرجع الأمر ہے ۔ (عفواً) حال ۔ (قبلته) فعل جزاء ۔ شرط و جزاء ملکر لکن کی خبر (وإن) حرف شرط (مال) فعل شرط (لم أتبعه) فعل جزاء ۔ لم أتبع ، فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ۔ ھاء : مفعول اوّل (ھلاّ ولیتما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مفعول ثانی ۔ تحقیق لغات :- عفواً : عفا یعفو کا مصدر ہے اور اسم بھی، جو چیز بلا مشقت میسر آجائے وہ عفو ہے ۔ محاورہ ہے : خُذْ ماعَفَا لَكَ ۔ جو چیز تمہیں بآسانی بغیر مشقت ملے وہ لے لو ۔ اور بچے ہوئے ضرورت سے زائد مال کو بھی عفو کہتے ہیں ۔ مالَ : واحد مذکر غائب ماضی : جھکا، مڑا، جھکا، مائل ہوا، مادہ مَیْلٌ ہے ۔ اس کا اصلی معنی ہے : حد اعتدال اور راستی سے اِدھر اُدھر مڑ جانا، جھک جانا ۔ مال (ض) میلاً ـــ علیه : حملہ کرنا ۔ و ـ عنه اعراض کرنا ۔ و ـــ الیه : رغبت کرنا ۔ غرض کہ میلٌ کے تمام استعمال میں جھکاؤ کا معنی مشترک ہے ۔ لم أتبع : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم : میں پیچھے نہیں پڑا، أتبع إتباعاً (افعال) پیچھے پڑنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا، اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے مصلیان مسجد قبا کے بارے میں قرآن ناطق ہے (فیه رجال یتطھرون) اسکی تفسیر میں حدیث وارد ہوئی کہ (ھم یتبعون الحجر الماء) وہ ڈھیلے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے ۔ ھلاّ حرف تحضیض ہے ھل اور لا سے مرکب ہے بمعنی کیوں نہیں ۔ اگر ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر علامت مقصود ہوتی ہے جیسے (ھلاّ آمنت) اور اگر مضارع پر ہو تو فعل کی ترغیب مقصود ہوتی ہے جیسے (ھلاّ تؤمن) لیتما : حرف تمنی ہے لیت اور ما سے مرکب ہے بمعنی کاش کہ ۔ ترجمہ :- اور لیکن اگر خود ہی آئے تو اسے قبول کر لیتا ہوں اور اگر پہلو تہی کرتے تو اسکے پیچھے حسرت و آرزو میں کف افسوس نہیں ملتا ۔

وَأَقْبِضُ خَطْوِيْ عَنْ حُظُوْظٍ كَثِيْرَةٍ ۔ إِذَا لَمْ أَنَلْهَا وَافِرَ الْعِرْضِ مُكْرَمَا

اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے ۔ (إذا) شرطیہ ۔ (لم أنل) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال ۔ ھا : مفعول بہ مرجع حظوظ ہے (وافر العرض) حال اول (مکرما) حال ثانی ۔ جملہ فعل شرط ۔ اسکی جزاء پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے ۔

تحقیق لغات :- أقبض : واحد متکلم مضارع ۔ میں روکتا ہوں ۔ قبض (ض) قبضاً ؛ عنه : روکنا، سمیٹنا، سکوڑنا، کھینچنا ۔ و ـــ علیه ؛ قبضہ کرنا، بھرپور پکڑنا، قابو میں رکھنا ۔ قبضٌ ۔ بسطٌ کی ضد ہے جیسے قرآن میں ہے (الله يقبض ويبسط) اللہ تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے ۔ خطوٌ : قدم، ڈگ، وہ فاصلہ جو چلتے وقت دونوں پاؤں کے درمیان ہوتا ہے ۔ تقریباً ۳۰ انچ ۔ ج خطیٌ و خطوات ۔ حظوظ : مفرد ہا حظٌّ ۔ حصہ، لطف، ثمرہ، فائدہ، قسمت، خوش نصیبی، نیک بختی، فراخی بال، خوشی ۔ وافر العرض ؛ باعزت ۔ وفر (ض) وفرا ـــ له المال : زیادہ کرنا، پورا کرنا ۔ و ـــ عِرْضَ فلانٍ ؛ عزت افزائی کرنا، حفاظت کرنا ۔ مکرماً : اسم مفعول از (افعال) معزز ۔

معنیٰ :- وكثيرا ما أجتنب عن حظوظ كثيرة يتدنس بها عرضي ويتلطخ بالقبح والمكروه ۔

ترجمہ :- بہت سی پسندیدہ چیزوں سے اپنا قدم روکتا ہوں جبکہ انہیں عزت و آبرو کیساتھ نہ پا سکوں ۔ (ایسی تمام خواہشات کو قربان کر دیتا ہوں جن سے عزت و آبرو پر حرف آئے)

ے

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی ۔ جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

(۱) وأُكرِمُ نفسِی أنْ أُضاحِكَ عَابسًا ۔ وأنْ أتلقّی بالمدِیحِ مُذمَّمَا
(۲) وکم طالبٍ رقّی بنُعماہ لم یصل ۔ الیہ وإن کان الرئیسُ المعظّما

اعراب (۱) :- (أُکرم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (نفسی) مفعول بہ (أن أُضاحك) اصل میں عن أُضاحك ہے۔ أن أُضاحك : تاویل میں مصدر کے ہوکر أُکرم سے متعلق (عابسًا) أُضاحك کا مفعول بہ۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات :- أُکرم نفسی عن الضحك : میں ہنسنے سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہوں، دور رکھتا ہوں۔ عابس : ترش رو، بد مزاج، شیر درندہ۔ أتلقّی : واحد متکلم مضارع منصوب بأن : میں سامنے آتا ہوں، رو در رو ہوتا ہوں، استقبال کرتا ہوں۔ تلقّی (تفعّل) تلقیاً۔ الشیٔ منا۔ استقبال کرنا۔ و۔ الشیٔ منہ : سیکھنا۔ المدیح : مدحیہ کلام۔ مذمّم : مذموم، برا، گندہ۔ ترجمہ :- کسی ترش رو آدمی سے ہنس کر بولنے اور مدح سرائی کیساتھ کسی گندے آدمی کا استقبال کرنے سے میں اپنے آپ کو بالاتر سمجھتا ہوں (یعنی جو قابل عزت نہ ہوں ان کی ظاہری رواداری اور کھوکھلی ہنسی سے پرہیز کرتا ہوں)

اعراب (۲) :- (کم) ممیز مبتدا (طالب) تمیز۔ اسم فاعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (رقّ) مفعول بہ (بنُعماہ) طالب کے متعلق۔ ھاء : ضمیر کا مرجع طالب ہے۔ (لم یصل) خبر ھو کی ضمیر مستتر فاعل ذو الحال۔ مرجع طالب ہے (الیہ) فعل سے متعلق۔ ھاء ضمیر مجرور کا مرجع رقّ ہے۔ وإن کان الرئیس المعظما : جملہ حال واقع ہے۔ تحقیق لغات :- رقّ : غلامی۔ (نُعمی) بضم نون : نعمت، دولت، خوش حالی۔ معظّم : بڑا، قابل تعظیم۔ ترجمہ :- اپنی دولت کے صدقے میں بہتیرے میری غلامی کے طالب مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے اگرچہ بڑے گھر کے بڑے رئیس کیوں نہ ہوں (آزادی نفس کیلئے دولت کو حقارت سے ٹھکرا دیا)

(۱) وکم نعمةٍ کانت علی الحُرِّ نقمةً ۔ وکَم مَغنَمٍ یَعتدُّہ الحُرُّ مَغرَمَا
(۲) وَلَم أَبتذل فی خدمة العلم مُھجتی ۔ لأخدمَ من لاقیت لکنْ لأُخدمَا

اعراب (۱) :- (کم) ممیز (نعمة) تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مبتدا (کانت علی الحر نقمة) جملہ خبر مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق لغات :- نعمة : انعام، آسائش، تنعم، عطا، ناز، احسان، مہربانی، برکت۔ ج نِعَم وأنعُم۔ نقمة : النون مثلثة والقاف ساکنة۔ انتقام کا اسم ہے : سزا، عذاب، دکھ۔ إنتقم إنتقامًا۔ منہ : سزا دینا، بدلہ دینا، بدلہ لینا۔ مغنم : غنیمت، وہ چیز جو بلا محنت و مشقت ہاتھ آجائے خواہ دشمن سے ہو یا کسی اور سے۔ ج مغانِم۔ یعتد : واحد مذکر غائب مضارع : شمار کرتا ہے، سمجھتا ہے۔ مغرم : اسم مصدر : خسارہ، نقصان، تاوان، قرض۔

ترجمہ (۱) :- اور بہتیری نعمتیں شریف انسان کیلئے ایک عذاب ہیں۔ اور شریف انسان بہت سی نعمتوں کو خسارہ سمجھتا ہے۔ تحقیق لغات : لم أبتذل : واحد متکلم مضارع مجزوم بلم۔ میں نے بیفائدہ خرچ نہیں کیا، میں نے ذلیل نہیں کیا، بیقدر نہیں بنایا۔ إبتذال المھجة : جان ہلکان کرنا، جان کی بازی لگانا۔ خدمة : بندگی، نوکری ج خدمات۔ مھجة : دل، روح، خون دل، جان، ہر شیٔ کا خلاصہ۔ لأخدم : لام تعلیلیہ فعل واحد متکلم مضارع معروف۔ منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کروں، بندگی کروں۔ لأُخدما : لام تعلیلیہ۔ فعل واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ میں خدمت کیا جاؤں الف اشباع کا ہے۔

ترجمہ (۲) :- علم کی خدمت میں جان کی بازی میں نے اس لئے نہیں لگائی ہے کہ ملاقاتیوں کی خدمت کروں بلکہ اس لئے کہ میری خدمت کی جائے۔

أأسْقِي به غَرَسًا وأجْنِيهِ ذِلَّةً إذاً فاتِّبَاعُ الجَهْلِ قد كانَ أحْزَمَا

اعراب :- (أ) استفہام انکاری۔ (أسقی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (به) فعل سے متعلق ضمیر مجرور کا مرجع العلم ہے (غرسا) مفعول بہ۔ جملہ معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (أجنيه) أجنی: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ھآء: ضمیر مفعول بہ مرجع غرسٌ ہے (ذلة) مفعول ثانی۔ (إذاً) یہ اعادۂ ماسبق کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد ایک جملہ محذوف ہوتا ہے تقدیر عبارت: إن سقیت به غرسًا وجنیت ذلة (فاتباع) فآء جزائیہ۔ إتباع الجهل: مبتدا، (قد کان أحزما) خبر

تحقیق لغات :- أسقی: واحد متکلم مضارع۔ میں سیراب کرتا ہوں، سینچتا ہوں۔ سقی (ض) سقیاً پانی پلانا، سیراب کرنا، سینچنا۔ غرس: پودا، درخت، جو زمین میں گاڑا جائے۔ ج اغراس أجنی: واحد متکلم مضارع: میں چنتا ہوں، خوشہ چینی کرتا ہوں، حاصل کرتا ہوں۔ جنی (ض) جنیاً الثمر: پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا۔ إتباع: مصدر، پیروی کرنا، پیچھے پیچھے چلنا، نقش قدم پر چلنا۔ الجهل: نادانی، بے خبری۔ أحزم: صیغہ اسم تفضیل۔ زیادہ دانشمندی اور ہشیاری۔ حزم (ک) حزماً وحزامة: دانشمند ہونا۔ دوراندیش ہونا، محتاط ہونا۔ معنیٰ :- أأسقی بماء العلم شجرة وأتناول منها ثمرة الذل والهوان (لا یمکن لی هذا) وإن أفعل هذا فلا شك أن إتباع الجهل أفضل وأحزم من هذا الفعل المذموم۔

ترجمہ :- کیا میں علم کے پانی سے کسی درخت کی آبیاری کروں اور اس سے ذلت و خواری کا پھل توڑوں (ایسا نہیں کرسکتا)، اگر ایسا کروں تو جہالت کی پیروی زیادہ دوراندیشی اور ہوشیاری کی بات ہوگی۔

(۱) وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ العِلْمِ صَانُوهُ صَانَهُم وَلَوْ عَظَّمُوهُ فِي النُّفُوسِ لَعُظِّمَا

(۲) وَلٰكِنْ أَهَانُوهُ فَهَانُوا، وَدَنَّسُوا مُحَيَّاهُ بِالأَطْمَاعِ حَتّٰى تَجَهَّمَا

اعراب[۱] :- (لو) حرف شرط۔ (أن) حرف تاکید۔ (أهل العلم) اسم۔ (صانوه) جملہ خبر۔ أن اپنے اسم اور خبر سے ملکر تاویل میں مفرد کے ہوکر فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت ولو ثبت أن أهل العلم صانوه۔ (صانهم) یہ جملہ لَوْ کا جواب ہے۔ مصرعۂ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔ تحقیق[۱] لغات :- صانوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے حفاظت کی، بچایا۔ صانهٗ (ن) صوناً وصیانةً: حفاظت کرنا۔ و۔ العرض: عیوب سے عزت کو بچانا۔ عظّموا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے تعظیم و توقیر کی، عظمت بخشی۔ از (تفعیل)، عُظِّما: واحد مذکر غائب ماضی مجہول۔ از (تفعیل) تعظیم و توقیر کی گئی۔ الف اشباع کا ہے۔ ترجمہ[۱] :- اگر اہل علم اسکی (علم) حفاظت کرتے تو وہ (علم) بھی ان کی حفاظت کرتا اور اسکی عظمت لوگوں کے دلوں میں بٹھلاتے تو اسکی (علم) قدر کیجاتی۔ (مگر دنیا کی ہوس نے قبائے علم کو داغدار کردیا۔ اس لئے آج علم کی حیثیت ایک جنس کاسد سے زیادہ نہیں رہی)

اعراب[۲] :- (لکن) حرف استدراک۔ (أهانوا) فعل۔ واو جمع فاعل۔ ھآء ضمیر مفعول بہ جملہ معطوف علیہ (فهانوا) فآء تعلیلیہ، هانوا فعل با فاعل۔ (ودنسوا الخ) جملہ معطوف ہے أهانوه پر۔ تحقیق لغات :- أهانوا: جمع مذکر غائب ماضی۔ انھوں نے توہین کی، رسوا و ذلیل کیا۔ از (إهانة) هانوا: جمع مذکر غائب ماضی۔ وہ ذلیل رسوا ہوئے، ہلکے ہوگئے۔ از (ن) دنّسوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے میلا کردیا، داغدار بنادیا، ملوث کردیا، عیب دار بنادیا (مُحَيَّا) بضم میم و فتح حاء و تشدید یاء: چہرہ، منہ۔ أطماع: مفرد طمع: لالچ، ہوس، تجهّما: واحد مذکر غائب ماضی: مسخ ہوگیا، داغدار ہوگیا، چہرہ بگڑ گیا۔ از (تفعّل)، ترجمہ[۲] :- مگر لوگوں (اہل علم) نے اسکو ذلیل کردیا، اور لالچ کی گندگیوں سے اسکے چہرے کو میلا کردیا۔ یہاں تک کہ وہ (چہرہ) بگڑ گیا۔ لہٰذا وہ بھی

(۱) وماکلُّ بَرقٍ لَاحَ لی یَستَفِزُّنِیْ　　وَلَاکُلُّ مَنْ فِی الأرضِ اَرضَاہُ مُنْعِمًا

(۲) ولکن إذا ما اضطرنی الضرّ لم أبت　　أقلب فکری منجدًا ثم متهما

اعراب(۱): (ما) نافیہ (کل) مبتدا، مضاف. برق: مضاف الیہ موصوف (لاح لی) صفت (یستفزنی) جملہ خبر. واو حرف عطف (کل) مبتدا، مضاف (من) مضاف الیہ موصول (فی الارض) استقر: فعل محذوف سے متعلق (أرضاہ) خبر. أرضا: فعل ھاء ضمیر مفعول بہ ذوالحال (منعما) حال.

تحقیق لغات(۱):- برق: بجلی، چمک، مجازاً ہر لبھانے والی چیز ج بروق. لاح: واحد مذکر غائب ماضی از لوحٌ (ن) ظاہر ہوا، چمکا. یستفز: واحد مذکر غائب مضارع از استفزاز: مادّہ (ف۔ ز۔ ز) وہ ڈگمگا دیتا ہے، قدم اکھاڑ دیتا ہے. أرضا: واحد متکلم مضارع. راضی ہوتا ہوں. پسند کرتا ہوں. منعما: اسم فاعل از (انعام) انعام دینے والا، احسان کرنیوالا. ترجمہ(۱):- ہر چکدار چیز (سیم و زر، دولت) میرے قدم ڈگمگاتی (مجھ بھاتی) نہیں ہے اور نہ ہی روئے زمین پر انعام کرنیوالا شخص مجھے پسند ہے.

اعراب(۲):- (لکن) حرف استدراک. (إذا) حرف شرط. (ما) زائدہ (إضطرنی الضر) فعل شرط لم أبت أقلب الخ: جزاء، (أقلب) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ذوالحال. (منجدًا اور متهما) معطوف و معطوف علیہ ہوکر حال. تحقیق لغات: اضطر: واحد مذکر غائب ماضی از (اضطرار) اسنے مجبور کیا، پریشان کیا، بے بس کر دیا، الضر: بضم ضاد۔ اسم ہے: بدحالی، تکلیف، بیماری، سختی، نقصان، منجدًا: اسم فاعل از (انجاد) سرزمین نجد میں جانیوالا. متهم: اسم فاعل از (اتہام) تہامہ کے علاقہ میں جانیوالا. نجدؔ اور تہامہؔ ایسی زمین کو کہتے ہیں جسمیں نشیب و فراز ہو. چنانچہ نجد و تہامہ میں جانے سے کنایہ ہے. پس و پیش میں رہنا، غیر مطمئن ہونا.

ترجمہ:- مگر جب تنگدستی مجھے مجبور کرتی ہے تو اپنا خیال نجد و تہامہ میں نہیں دوڑاتا ہوں (یعنی پس و پیش اور بیقراری میں نہیں رہتا بلکہ صبر و ضبط کیساتھ اپنی خودداری اور وقار کا دامن تھامے رکھتا ہوں.

إلیٰ أن أرَیٰ مَا لا أغُصُّ بذِکرِہٖ　　إذا قُلتُ قَدْ أسدَیٰ إلیَّ وأنْعَمَا

اعراب:- (إلی) حرف جار. اقلب سے متعلق (أن أری) أن: مصدریہ. أری: فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (ما لا أغص) ما موصولہ. لا أغص: صلہ. موصول و صلہ ملکر مفعول. فعل و فاعل اور مفعول تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور. (بذکرہ) جار مجرور أغص سے متعلق. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

تحقیق لغات:- لا أغص: واحد متکلم مضارع منفی: میرا گلا نہیں گھٹتا ہے، میرا دم نہیں گھٹتا ہے. غص (ن) بالطعام أو بالماءِ غصًّا: کھانا یا پانی کا گلے میں اٹکنا، دم گھٹنا. قد أسدی: واحد مذکر غائب ماضی قریب. اس نے احسان کیا، انعام دیا أسدی إلیہ إسداءً: احسان کرنا، إنعام دینا. و۔ بینهما: اصلاح کرنا. أنعما: واحد مذکر ماضی. الف اشباع کا ہے: اسنے انعام کیا، نعمت سے نوازا. أنعم علیہ إنعامًا: انعام کرنا، نعمت سے نوازنا. خواہ ظاہری نعمت ہو مال و منال کی صورت میں، یا باطنی ہو فضل و کمال کی صورت میں.

معنیٰ:- لم أبت أقلب فکری حتیٰ أری أمرا لا یحزننی ذکرہ حین أذکرو أقول أن فلانا أحسن إلیّ و أنعمنی.

ترجمہ:- یہانتک کہ میں دیکھ لوں وہ بات کہ جس کے کہنے سے میرا دم نہ گھٹے (یعنی) جب یہ کہوں کہ فلاں نے مجھ پر انعام و اکرام کیا ہے (تو اس بات کے کہنے سے میرا گلا نہ رندھے اور رنج و غم سے دم نہ گھٹے، یعنی تنگدستی اور عسرت میں صرف اس شخص کی اعانت قبول کرتا ہوں جو بعد میں اپنا احسان جتا کر مجھے ذلیل نہ کرے)

وقال آخر

وَلَا تَتَّكِلْ إِلَّا عَلَى مَا فَعَلْتَهُ ۔۔۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الْمَجْدَ يُوْرَثُ بِالنَّسَبِ

اعـــراب : ظاہر ہے۔

تحقیق لغات :- لا تتکل : واحد مذکر حاضر نہی: تو بھروسہ نہ کر، اعتماد نہ کر، اِتَّکَلَ اِتِّکَالًا فِی الْأَمْرِ عَلَى فُلَانٍ : بھروسہ کرنا، دوسرے پر اعتماد کرنا، و ـــ علی اللہ : خدا پر بھروسہ کرنا، مطیع و فرمانبردار ہونا۔ لا تحسبن : واحد مذکر حاضر نہی بانون ثقیلہ : تو ہرگز گمان نہ کر، تو ہرگز خیال نہ کر۔ حسب (س) حِسبانًا و محسبۃً : گمان کرنا، خیال کرنا، اور حسبانٌ سے حسبان بمعنی علم و یقین، یہ دونوں ضد ہیں، جیسا کہ خیال تب بنتا ہے جب کہ دوسرا خطرہ دل میں نہ گذرے۔ یورث : واحد مذکر غائب مضارع مجہول، وراثت میں دیا جاتا ہو، وارث بنایا جاتا ہے۔ وَرِثَ اِرْثًا : وارث بنانا، ذاتا مستحق وراثت ۔ وراثۃ اور تراث ہے۔ جایہ میں شمار ہونا رہا ہے۔ ثمانہ جو کیفیت دوسرے کی طرف منتقل ہوتی ہے وہ وراثت کہلاتی ہے۔ علم و ہنر اور فضل و کمال جو ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف یا ایک فرد سے دوسرے فرد کی طرف منتقل ہوتا ہے اسکو بھی وراثت کہتے ہیں یہی دوسری صورت یہاں پر مراد ہے۔ النسب : رشتہ داری، قرابت، خاندان ج انساب۔

ترجمہ :- تو صرف اپنے کردار پر بھروسہ کر اور خوب سمجھ لے کہ بزرگی کوئی موروثی چیز نہیں کہ خاندان کی طرف سے حاصل ہو۔ (قیادت و سیادت اور عزت و وقار کی عمارت ذاتی صلاحیت اور فضل و کمال کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے۔ جو آدمی کھوکھلا ہو اور پدرم سلطان بود کا نعرہ لگانے تو اس نعرے کی حیثیت صدائے بازگشت سے زیادہ نہیں جو فضا میں تحلیل ہو کر رہ جاتی ہے)

۵

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابل میراث پدر کیوں کر ہو

(۱) فَلَيْسَ يَسُوْدُ الْمَرْءُ إِلَّا بِنَفْسِهِ ۔۔۔ وَإِنْ عَدَّ آبَاءً كِرَامًا ذَوِي حَسَبٍ

(۲) إِذَا الْغُصْنُ لَمْ يُثْمِرْ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةً ۔۔۔ مِنَ الْمُثْمِرَاتِ، اِعْتَدَّهُ النَّاسُ فِي الْحَطَبِ

اعراب :- (فلیس) فاء تعلیلیہ لیس فعل ناقص (یسود) فعل ہو کی ضمیر مستتر ذو الحال، (المرء) اسم (إلا) حرف استثناء لغو (بنفسہ) یسود سے متعلق (إن) حرف شرط (عدّ) فعل شرط ہو کی ضمیر مستتر فاعل (آباءً) موصوف (کراماً) صفت اول (ذوی حسب) صفت ثانی، موصوف صفت ثانی موصوف و صفت ملکر مفعول ہے۔ إن : شرطیہ کی جزا محذوف ہے جس پر معنی دلالت کر رہا ہے۔ إنْ اور اس کا ما بعد حال واقع ہے یسود کی ضمیر سے

تحقیق لغات (۱) :- یسود : واحد مذکر مضارع : سرداری کرتا ہے۔ ساد (ن) سیادۃ و سوددًا قومَہ : قوم کا سردار ہونا۔ عدّ (ن) عدًّا و تعدادًا الشیءَ : شمار کرنا، گننا۔ کِرام : مفرد کریم۔ شریف، باکمال۔ حسب : ذاتی بزرگی، شرافت یا فضل

ترجمہ (۱) :- انسان صرف اپنی ذات و ذاتی فضل و کمال ہی سے سرداری پاتا ہے، گرچہ وہ اپنے شریف اور صاحب فضل و کمال آباء و اجداد کا شمار کرتا ہے (مگر کچھ کام نہیں آئے گا جب تک ذاتی لیاقت و صلاحیت اور کردار و عمل کی بلندی سے آراستہ نہ ہو)

تحقیق لغات (۲) :- الغصن : درخت کی ٹہنی ج غصون و أغصان۔ لم یثمر : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلم : پھل نہیں دیا۔ أثمر إثمارًا از افعال : پھل دینا۔ شعبۃ : درخت کی شاخ، ہر شئ کا ٹکڑا، برانچ۔ الحطب : خشک لکڑی، ایندھن۔

ترجمہ :- جب شاخ پھل دار نہ ہو تو لوگ اسکو ایندھن سمجھتے ہیں، خواہ وہ شاخ پھل دار درختوں کا ایک حصہ ہو۔

وقال عبد اللہ بن معاویۃ بن عبد اللہ بن جعفر الہاشمی

لَسْنَا وَإِنْ كَرُمَتْ أَوَائِلُنَا ... يَوْمًا عَلَى الْأَحْسَابِ نَتَّكِلُ

نَبْنِيْ كَمَا كَانَتْ أَوَائِلُنَا ... تَبْنِيْ وَنَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوْا

اعرابؔ :۔ (لسنا) فعل ناقص۔ نا ضمیر متکلم اسم۔ (وإن) وصلیہ (کرمت) فعل (أوائلنا) مضاف ومضاف الیہ مل کر فاعل۔ پورا جملہ حال واقع ہے (لسنا) کی ضمیر سے (یوما) ظرف (علی الاحساب) نتکل سے متعلق۔ (نتکل) (لسنا) کی خبر۔

تحقیق لغاتؔ :۔ أوائل : مفرد ہا أول : ابتدار، آغاز، پہلے، اگلے، مراد اسلاف ہیں۔ أول کا مادہ اشتقاق أول ہے جس کے معنی ہیں اصل کی طرف رجوع کرنا۔ اور أول کی اصل أوأل ہے، أؤ کو ادغام کرکے أول کر لیا گیا ہے۔ یہ اصل میں صفت ہے، یعنی وہ جس پر اس کا غیر مرتب ہو جب اول کا استعمال بطور صفت ہو تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لقیتُہٗ عامًا أولَ اور اس کے علاوہ صورتوں میں منصرف رہتا ہے جیسے: (ما رأیتُ لہ أولًا واٰخرًا) وغیرہ جب اس کو اکثر کی صفت میں استعمال کیا جائے تو اس کے معنیٰ اس ذات کے ہوں گے جس پر کسی چیز کو سبقت نہیں۔ أحساب : مفرد ہا حَسَبٌ خاندانی شرافت۔ ترجمہؔ :۔ کسی دن ہم خاندانی شرافت پر تکیہ نہیں کرتے گو ہمارے اسلاف معزز اور باکمال رہے ہوں۔ تحقیق لغاتؔ : نبنی : جمع متکلم مضارع : ہم بناتے ہیں، تعمیر کرتے ہیں۔ بنیٰ (ض) بناءً وبنیانًا : البیت : تعمیر کرنا۔

ترجمہ :۔ ہمارے اسلاف جس طرح (بزرگی کی تعمیر) کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور جیسے کام وہ کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں (یعنی اگر وہ کردار کے غازی تھے تو ہم بھی کردار کے غازی ہیں) محض انکے نام پر ہم اپنی عزت کا سکہ نہیں جماتے ہیں۔

وقال: عامرُ بنُ الطُّفَيْلِ العامريُّ وكانَ سَيِّدَ قَوْمِهٖ جَاهِلِيٌّ أَدْرَكَ الإِسْلَامَ وَلَمْ يُسْلِمْ وَهُوَ الَّذِيْ غَدَرَ بِأَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةَ، وَكَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَرْبَدُ بْنُ قَيْسٍ أَخُوْ لَبِيْدٍ الشَّاعِرِ[1] لِأُمِّهٖ يُرِيْدُ أَنِ الْفَتْكَ[2] بِهٖ وَاتَّفَقَا عَلٰى[3] أَنْ يَشْغَلَهٗ[4] أَرْبَدُ وَيَضْرِبَهٗ عَامِرٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ عَامِرٌ ذٰلِكَ وَرَجَعَا وَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُمَا فَدَعَا عَلَيْهِمَا[5]، فَأَمَّا أَرْبَدُ فَأَصَابَتْهُ الصَّاعِقَةُ[6] فَمَاتَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا[7] مَنْ يَشَاءُ وَأَمَّا عَامِرٌ فَرَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ وَكَانَ نُزُوْلُهٗ عَلَى امْرَأَةٍ سَلُوْلِيَّةٍ فَغُدَّ[8] فَمَاتَ وَهُوَ يَقُوْلُ أَغُدَّةً[9] كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ وَمَوْتًا[10] فِيْ بَيْتِ السَّلُوْلِيَّةِ.

---

[1] أخو لبید الشاعر لأمہ : لبید شاعر کا ماں جایا بھائی۔ [2] الفتک بہ : غفلت میں اچانک قتل کرنا۔ [3] اتفقا علی : ان دونوں نے طے کیا۔ [4] أن یشغلہ أربد : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اربد حقیقت حال سے غافل کر دے۔ [5] فدعا علیہما : تو ان دونوں پر بددعا فرمادی۔ [6] فأصابتہ الصاعقۃ : اس پر بجلی گر پڑی۔ [7] فیصیب بہا : تو ان بجلیوں کو جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ [8] فغدّ : ماضی مجہول۔ تو وہ طاعونی گلٹی میں مبتلا ہو گیا۔ [9] أغدۃ یعنی أأغدّ غدۃ : کیا میں اونٹ کی گلٹی کی طرح طاعونی گلٹی میں مبتلا ہوں گا۔ [10] وموتا ای أموت موتا : اور میں مروں گا سلولیہ کے گھر میں۔

وَإِنِّيْ وَإِنْ كُنْتُ ابْنُ فَارِسِ عَامِرٍ ... وَسَيِّدُهَا الْمَشْهُوْرُ فِيْ كُلِّ مَوْكِبِ

فَمَا سَوَّدَتْنِيْ عَامِرٌ عَنْ وِرَاثَةٍ ... أَبَى اللّٰهُ أَنْ أَسْمُوْ بِأُمٍّ وَلَا أَبِ

(۱ و ۲) اعراب: (إنی) إنّ حرف تاکید، یا ضمیر متکلم اسم ذوالحال. (و إن) واو حالیہ، إن وصلیہ (کنت ابن فارس عامر وسید ها المشهور فی کل موکب) فعل شرط. (فما سودتنی الخ) إن کی جزاء، اور جملہ (ابی اللّٰہ أن أسمو الخ) انّ کی خبر۔

(۱ و ۲) تحقیق لغات:- فارس: شہسوار، دانا، عقلمند ج فرسان، و فوارس. فرُس (ک) فُرُسًا و فراسةً: شہسواری میں ماہر ہونا۔ سیّد: بکسر یاء و فتحہا: سردار، بزرگ، پیشوا، حسنی و حسینی اولاد. سیّد: کا معنیٰ ہے قوم یا جماعت کا پیشوا، اسلئے سیّد القوم کہنا صحیح ہے، سیّدُ الثوبِ او الفرسِ، کہنا صحیح نہیں ہے. اور چونکہ پیشوائے قوم کیلئے مہذب اور با اخلاق ہونا شرط ہے، اسی لئے ہر اس شخص کو جو اپنی ذات کے اعتبار سے بزرگ ہو سیّد کہا جاتا ہے ج أسیادٌ وسادةٌ۔ موکب: سواروں کی جماعت، رسالہ۔ سوّدت: واحد مؤنث غائب ماضی از تفعیل، اسنے سردار بنایا۔ أبی: واحد مذکر ماضی: ناپسند کیا، اسنے انکار کیا، اکڑ گیا، نہ مانا، رد کر دیا۔ أبی إباءً: انکار کرنا، حقیر سمجھ کر رد کر دینا۔ أسمو: واحد متکلم مضارع: میں بلند ہوتا ہوں. مادّہ سُمُوٌّ ہے، سمی (ن) سُمُوًّا: بلند ہونا، اونچا ہونا۔

(۱ و ۲) ترجمہ:- اگرچہ میں قبیلہ عامر کے ایک شہسوار کا بیٹا ہوں، اور ہر فوجی دستی میں اس کا (قبیلہ عامر) مشہور سردار ہوں (مگر کسی بڑے باپ کا بیٹا ہونیکے صدقے میں نہیں بلکہ میری ذاتی لیاقت نے منصب سیادت پر متمکن کیا ہے) (۲) قبیلہ عامر نے وراثت یا ترکہ میں مجھکو سرداری کا منصب نہیں عطا کیا ہے، اللہ کو یہ ناپسند ہے کہ ماں باپ کی بدولت میں بلندی پر فائز ہوں.

وَلٰكِنَّنِيْ أَحْمِيْ حِمَاهَا، وَأَتَّقِيْ ... أَذَاهَا، وَأَرْمِيْ مَنْ رَمَاهَا بِمَنْكِبِ

اعراب:- (ولكننی) لکن: حرف استدراک. نون وقایہ. یا ضمیر متکلم اسم. (أحمی) خبر (أحمی) فعل و فاعل. (حماہا) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (و أتقی) واو حرف عطف. (أتقی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (إذاها) مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول بہ (و أرمی) واو حرف عطف (أرمی) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (مَن) موصول مفعول بہ (رماها) صلہ (رما) فعل هو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَن ہے (ها) مفعول بہ مرجع (عامر) ہے (بمنکب) (أتّقی) سے متعلق۔ تحقیق لغات:- أحمی: واحد متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں. حمی (ض) حَمْيًا وحِمْيَةً وحِمَايَةً الشئ: حفاظت کرنا، بچانا. حمًا: سبزہ زار، وہ چراگاہ جو دوسروں کے تصرف سے محفوظ کر دی گئی ہو، ہر وہ چیز جو قابلِ حفاظت ہو، مجازاً عزت و آبرو. أتّقی: واحد متکلم مضارع: میں بچتا ہوں پرہیز کرتا ہوں. إتقی إتقاءً: بچنا. پرہیزگار ہونا اتقیناہ: دشمن سے بچنے کیلئے ہم نے اس کو اپنے سامنے کر دیا یعنی اسکو اپنے اور دشمن کے درمیان حائل کر دیا تاکہ دشمن کے حملہ سے محفوظ رہیں. چنانچہ مذکورہ تشریح کے لحاظ سے أتّقی إذاها بمنکب کا مفہوم یہ ہوگا کہ میں اپنے شانہ کو بطور ڈھال کے مصائب کے سامنے کر دیتا ہوں اور اپنی قوم کو اس کے وار سے بچا لیتا ہوں. أذی: تکلیف، مصیبت. أرمی: واحد متکلم مضارع، میں تیر اندازی کرتا ہوں، پھینکتا ہوں. منکب: مونڈھا، شانہ.

ترجمہ:- اور لیکن میں اسکی (قبیلہ عامر) چراگاہ (عزت و آبرو) کی حفاظت کرتا ہوں اور اسکی مصیبت کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہوں اور اس شخص کو میں تیر کا نشانہ بناتا ہوں جو اس پر (قبیلہ عامر) تیر اندازی کرتا ہے.

Scanned by CamScanner

وقال آخر

(۱) لعمرك ما الرزية فقد مال ولا فرس يموت ولا بعير

(۲) ولكن الرزية فقد حر يموت لموته خلق كثير

(۱) اعراب :- (لعمرك) لام ابتدائیہ (عمرك) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا (قسمی) محذوف اسکی خبر یعنی لعمرك قسمی۔ (ما الرزية) ما: نافیہ (الرزية) مبتدا (فقد مال) خبر (ولا فرس الخ) خبر پر معطوف ہے۔

(۲) اعراب :- (لكن) حرف استدراک۔ (الرزية) اسم (فقد حر) خبر (حر) موصوف (يموت) صفت (لموته) يموت سے متعلق (خلق كثير) موصوف صفت یموت کا فاعل۔

(۱-۲) تحقیق لغات :- لعمرك يا العمري: اس کا استعمال بطور قسم کے ہوتا ہے اور عین ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ بمعنی تیری زندگی کی قسم۔ الرزية: بڑی مصیبت، تکلیف۔ ج رزايا۔ مادہ (رزأ) ہے۔ فقد: مصدر: گم کرنا، محروم ہونا، کھونا۔ فقدہٗ (ض) فقدا و فقدانا و فقدانا: کھونا، محروم ہونا، گم کرنا:

معنی :- ليست المصيبة العظمى فقدان مال ولا موت فرس ولا بعير بل المصيبة العظمى أن يموت رجل حر كريم فيموت لموته خلق عظيم لأن موته أمر عظيم۔

(۱-۲) ترجمہ :- تیری زندگی کی قسم مال کھو دینا، گھوڑے اور اونٹ کا مرجانا کوئی مصیبت نہیں ہے لیکن بڑی مصیبت کسی ایسے شریف انسان کا مرجانا ہے کہ جس کی موت سے عظیم مخلوق مرجاتی ہے۔

وما كان قيس هلكه هلك واحد ولكنه بنيان قوم تهدما

وقال أبو داؤد الايادي الجاهلي

(۱) لا أعد الاقتار عدما ولكن فقد من قد رزئته الإعدام

(۲) من رجال من الاقارب بادوا من حذاق هم الرؤس العظام

(۱) اعراب :- (لا أعد) فعل۔ أنا کی ضمیر مستتر فاعل (الاقتار) مفعول اول (عدما) مفعول ثانی (ولكن) واو حرف عطف (لكن) حرف استدراک۔ (فقد) مبتدا مضاف (من) مضاف الیہ موصول (قد رزئته) صلہ (الاعدام) خبر۔

(۲) اعراب :- (من رجال) بیان ہے من قد رزئته کا (من) موصوف (من الاقارب) صفت۔ موصوف وصفت ملکر مبتدا ثانی (بادوا) خبر (من حذاق) بادوا سے متعلق۔ مبتدا ثانی اپنے خبر سے ملکر مبتدا اول کی خبر (هم) مبتدا، (الرؤس) خبر۔

(۱) تحقیق لغات :- (الاقتار) تنگدستی، مال کی قلت، محتاج ہونا۔ أقتر إقتارا: مال کا کم ہونا۔ — على عياله: اہل وعیال پر نان ونفقہ میں تنگی کرنا۔ — الله رزقه: خدا کا رزق تنگ کرنا۔ عدما: محتاجگی، فقر وفاقہ۔ رزئته: ھاء ضمیر کا مرجع من ہے رزئت: واحد متکلم ماضی: میں نے حاصل کیا، کم کیا۔ رزأ (ف) رزءً — الرجل ماله: کچھ حاصل کرنا، کم کرنا۔ الاعدام: فقیری، محتاجگی۔

(۱) ترجمہ :- میں مال کی قلت کو، محتاجی نہیں سمجھتا ہوں اور لیکن اس آدمی کی موت محتاجی ہے جس سے میں بھلائی حاصل کرتا تھا۔

(۲) تحقیق لغات :- الأقارب: مفردہا أقرب: قریبی رشتہ دار۔ حذاق: شاعر کے قبیلہ کا نام الرؤس: سردار۔ العظام: مفردہا: عظیم۔ بڑے، باوقار۔

(۲) ترجمہ :- یعنی قبیلہ حذاق کے لوگ جو رشتہ دار تھے ہلاک ہوگئے، دراصل وہی لوگ بڑے سردار تھے۔

(۱) فیہِمْ لِلْمُلَائِنِیْنَ أَنَاۃٌ ‏ ‏ وَعُرَامٌ إِذَا یُرَادُ عُرَامٌ

(۲) فَعَلَیٰ إِثْرِہِمْ تَسَاقَطُ نَفْسِی ‏ ‏ حَسَرَاتٍ، وَذِکْرُہُمْ لِی سَقَامٌ

(۱) تحقیق لغات :- (فیہم) ھم: کا مرجع رجال ہے (ملائنین) مفرد ہا ملائن۔ سنجیدہ لوگ، نرمی برتنے والے لاینہٗ ملائنۃً ولیاناً: نرمی برتنا، ملاطفت کرنا، مہربانی سے پیش آنا، چاپلوسی کرنا (أناۃ) سنجیدگی، متانت، بردباری، وقار، صبر، مہلت، مادہ (أنی) ہے۔ تأنیٰ تانیاً — فی الأمر وبہ: انکساری سے سلوک کرنا، انتظار کرنا، غور وفکر کرنا۔ و— الرجلَ: مہلت دینا۔ (عرام) بضم عین۔ بدخلقی، سخت مزاجی۔ عرم (ن) عَرَمًا — فلانًا: بدخلقی سے پیش آنا، شوخی کرنا۔ (یراد) واحد مذکر مضارع مجہول: ارادہ کیا جاتا ہے۔

(۱) ترجمہ :- ان میں سنجیدہ لوگوں کے لئے سنجیدگی ہے، اور ان کے ساتھ جب بدخلقی کا معاملہ کیا جائے تو پھر ان میں بدخلقی ہے۔ (۲) اعراب :- (فعلی) فا تعلیلیہ (علی إثرھم) تساقط سے متعلق (تساقط) فعل (نفسی) فاعل (حسرات) تمیز (ذکرھم) واو حرف عطف (ذکرھم) مبتدا (لی) (سقام) سے متعلق (سقام) خبر

(۲) تحقیق لغات :- إثر: پیچھے، نقش قدم ج آثار۔ تساقط: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ گرتی ہے، تساقط تساقطاً از (تفاعل) مسلسل گرنا، پے در پے گرنا۔ حسرات: مفرد ہا حسرۃ: افسوس، بیقراری، بے چینی۔ سقام: مرض، دکھ، ایسا مرض جو بدن میں ہوتا ہے ج أسقام سقم (ک) سقماً وسُقْماً: مریض ہونا، دکھی ہونا۔

(۲) ترجمہ :- حسرت وافسوس سے میری جان ان کے پیچھے ہلکان ہو رہی ہے اور انکی یاد میرے لئے ایک لاعلاج مرض ہے۔

وقال ابو الطمحان القینی

(۱) وإِنِّی مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ هُمُ هُمُ ‏ ‏ إِذَا مَاتَ مِنْهُمْ سَیِّدٌ قَامَ صَاحِبُہٗ

(۲) نُجُوْمُ سَمَاءٍ، کُلَّمَا انْقَضَّ کَوْکَبٌ ‏ ‏ بَدَا کَوْکَبٌ تَأْوِیْ إِلَیْهِ کَوَاکِبُہٗ

(۱) اعراب :- (إنی) إنّ: حرف تاکید یا ضمیر متکلم اسم (من) حرف جار متعلق خبر محذوف کائن کے (القوم) مجرور موصوف (الذین) اسم موصول (ھم) اول مبتدا (ھم ثانی) خبر۔ مبتدا خبر ملکر صلہ۔ موصول صلہ ملکر صفت۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات :- قام: واحد مذکر غائب ماضی: مادہ (قوم) مصدر (قیام) باب (ن) کھڑا ہونا۔ قامَ قیاماً: کھڑا ہونا، کھڑا رہ جانا، ایک جگہ گڑ جانا یا جم جانا و — علیہ: نگرانی کرنا و — لہ: تعظیم کرنا۔ و — بہ: ادا کرنا، انجام دینا۔ و — الیہ: ارادہ کرنا، استقبال کرنا۔ و — عنہ: ہٹ جانا۔ اعراض کرنا۔ (۱) ترجمہ :- بیشک میں اس قوم کا ایک فرد ہوں کہ وہ لوگ وہی ہیں (آپ اپنی نظیر ہیں) کہ جب ان میں کا کوئی سردار مرجاتا ہے تو اس کا ساتھی اسکی جگہ سنبھال لیتا ہے۔ (۲) اعراب :- (نجوم سماء): خبر مبتدا محذوف کی یعنی ھم نجوم سماء (کلما) برائے ظرف کل: مضاف ما مصدریہ ظرفیہ (انقضّ) فعل (کوکب): فاعل۔ فعل و فاعل تاویل میں مصدر کے ہو کر مضاف الیہ۔ تقدیر عبارت: کل وقت انقضاض کوکب۔ (بدا): کلما کا جواب۔ بدا: فعل۔ کوکب: فاعل۔ موصوف (تاوی الیہ الخ) صفت۔ (۲) تحقیق لغات :- انقضّ: واحد مذکر غائب ماضی۔ مادہ (قضض) ہے۔ ٹوٹا۔ تاوی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ پناہ لیتی ہے، ٹھکانہ پکڑتی ہے۔ أوی إلیہ إواءً: پناہ اور ٹھکانہ پکڑنا۔ (۲) ترجمہ :- وہ لوگ آسمان کے تارے ہیں، جب بھی کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے (کوئی سردار مرجاتا ہے) تو دوسرا ستارہ (سردار) جلوہ گر ہو جاتا ہے جسکی پناہ میں تمام دوسرے ستارے آجاتے ہیں۔ (یعنی قوم کا ہر فرد قیادت وسیادت کی صلاحیت رکھتا ہے)

(۱) أَضَاءَتْ لَهُمْ أَحْسَابُهُمْ وَوُجُوهُهُمْ دُجَى اللَّيْلِ حَتَّى نَظَّمَ الْجَزْعَ ثَاقِبُهْ

(۲) وَمَا زَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانُوا مُسَوَّدٌ تَسِيرُ الْمَنَايَا حَيْثُ سَارَتْ كَتَائِبُهْ

(۱) اعراب :۔ (أضاءت) فعل۔ (لهم) فعل سے متعلق۔ (احسابهم) : فاعل معطوف علیہ (ووجوهھم) واو حرف عطف۔ (وجوههم) معطوف۔ (دجی اللیل) : مضاف و مضاف الیہ ہوکر مفعول ہے۔ (حتی)۔ برائے غایت۔ (نظم) : فعل (الجزع) : مفعول۔ (ثاقبه) : فاعل۔

(۱) تحقیق لغات :۔ اضاءت : واحد مؤنث غائب ماضی از (اضاءة) روشن کیا۔ أحساب : مفرد ہا حَسَبٌ : ذاتی لیاقت، خاندانی شرافت۔ دجی : مفرد ہا دُجْيَةٌ : سخت تاریکی، نَظَّم : واحد مذکر ماضی : پرو دیا، ترتیب دیا، درست کیا۔ نَظَّمَ تنظیماً۔ اللؤلؤ : پرونا، و۔ الشعر : موزون کرنا۔ و۔ الأمر : درست کرنا۔ الجزع : مہرۂ یمانی۔ جو سیاہ وسفید (چتکبرا) ہوتا ہے، اس لئے کبھی اس سے آنکھ مراد لیتے ہیں۔ ثاقب : اسم فاعل : سوراخ کرنیوالا۔ (۱) ترجمہ :۔ ان کی ذاتی شرافت اور چہروں نے ان کے لئے رات کی تاریکیوں کو اس قدر روشن کر دیا کہ مہرۂ یمانی کو سوراخ کرنیوالے نے پرو دیا (یعنی وہ بدر کامل ہیں اور اپنی عزت وشہرت کی بدولت غیر یقینی حالت میں بھی ان ستم ظریفوں کیلئے منارۂ روشنی ہیں جو زندگی کی راہوں میں بھٹک رہے ہیں۔

(۲) اعراب :۔ (ما زال) فعل ناقص۔ (منهم) خبر مقدم۔ (حیث) برائے ظرف۔ (کانوا) : تامہ۔ (مسود)۔ اسم موصوف۔ (تسیر) فعل۔ (المنایا) : فاعل۔ (حیث) برائے ظرف تسیر سے متعلق۔ (سارت) : فعل (کتائبه) : فاعل۔ تسیر المنایا الخ مسودٌ کی صفت۔ (۲) تحقیق لغات :۔ مسود : سردار۔ المنايا : مفرد ہا مَنِيَّةٌ : موت۔ کتائب : مفرد ہا كَتِيبَةٌ : فوجی دستہ۔ (۲) ترجمہ :۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں ان کا سردار انہیں میں سے ہوتا ہے، اسکی (سرداری) فوجیں جہاں کہیں چلتی ہیں ساتھ ساتھ موتیں بھی چلتی ہیں (یعنی ہماری بہادر قوم دشمن کے پرخچے اڑا دیتی ہے)

وقال آخر

(۱) لَا يُبْعِدِ اللّٰهُ قَوْمًا إِنْ سَأَلْتَهُمْ أَعْطَوْا وَإِنْ قُلْتَ يَا قَوْمُ انْصُرُوا نَصَرُوا

(۲) وَإِنْ أَصَابَتْهُمْ نَعْمَاءُ سَابِغَةٌ لَمْ يَبْطَرُوهَا، وَإِنْ فَاتَتْهُمْ صَبَرُوا

(۱) اعراب :۔ (لا یبعد) فعل (الله) فاعل۔ (قوما) مفعول۔ (إن) حرف شرط (سألتهم) فعل شرط (یا قوم انصروا) قول کا مقولہ ہے اور محلاً منصوب ہے، (انصروا) فعل جزاء (إن سألتهم الخ) قوما کی صفت ہے۔ (۱) تحقیق لغات :۔ لا یبعد : واحد مذکر غائب مضارع نہی : نہ دور کرے، نہ ہلاک کرے۔ (لا یبعد الله) جملہ دعائیہ ہے۔ خدا اپنی رحمت سے دور نہ کرے (سألت) واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے مانگا، تم نے پوچھا۔ سأل (ف) سؤالا ومَسْئَلَةً : پوچھنا، مانگنا۔ سؤال دو معنی میں مستعمل ہو (۱) کسی چیز سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے۔ (۲) طلب مال کیلئے، جب آگاہی حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو تو اسکا تعدیہ مفعول ثانی کی طرف کبھی بنفسہ ہوتا ہے جیسے سألته كذا۔ اور کبھی عن یا باء کے ساتھ ہوتا ہے جیسے سألته بكذا لیکن عن کے ساتھ زیادہ ہے جیسے (یسئلونك عن الروح) اور (یسئلونك عن الأنفال) وغیرہ۔ اور جب طلب مال کے لئے ہو تو متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے (واسئلوا ما أنفقتم) اور (ولیسئلوا ما أنفقوا) وغیرہ۔

(۱) ترجمہ :۔ خدا ان لوگوں کو اپنی رحمت سے دور نہ کرے کہ اگر تم ان سے مانگو تو وہ دیتے ہیں اور اگر ان سے کہو کہ لوگو! مدد کرو تو مدد کرتے ہیں۔ (۲) تحقیق لغات :۔ نعماء سابغة : نعمت کاملہ، کثیر دولت۔ لم یبطروا : جمع مذکر غائب ماضی : اترائے نہیں۔ بطر (ن) بطراً : اترانا، غرور کرنا۔

(۲) ترجمہ :۔ اگر انہیں کثیر دولت حاصل ہو جائے تو گھمنڈ نہیں کرتے، اور اگر دولت جاتی رہے تو صبر وضبط سے کام لیتے ہیں۔

الکاسِرُوْنَ عِظَامًا لاجُبُوْرَ لَہَا وَالجَابِرُوْنَ فَأَعْلَی النَّاسِ مَنْ جَبَرُوْا

اعراب :- (الکاسرون) خبر مبتدا محذوف کی یعنی: ھم الکاسرون: اسم فاعل ھم: ضمیر مستتر فاعل (عظامًا) مفعول بہ موصوف (لاجبور) صفت (لھا) جبور سے متعلق۔ جملہ معطوف علیہ۔ (والجابرون) واو حرف عطف۔ الجابرون: معطوف۔ (فأعلی الناس) فآء: استینافیہ۔ أعلی الناس: مضاف و مضاف الیہ ہوکر خبر مقدم۔ (من) موصول۔ (جبروا) صلہ۔ موصول و صلہ ملکر مبتدا مؤخر۔

تحقیق لغات :- الکاسرون : جمع مذکر اسم فاعل: توڑنے والے۔ کسر (ض) کسرًا — العودَ: توڑنا — العسکرَ: فوج کو شکست دینا، و— من طَرْفہ: نظر نیچی کرنا۔ و فلانًا عن مرادہ: کسی کو مقصد سے پھیرنا۔ عظام: بکسر عین۔ مفرد ہا عَظْمٌ: (م) ہڈی۔ عظم (ن) عظمًا — الکلبَ: کتے کو ہڈی کھلانا۔ و— الرجلَ: ہڈی پر مارنا۔ (جبور) (م) ٹوٹنے کے بعد جڑنا۔ جبر (ن) جبورًا و جبرًا۔ العظمُ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جڑنا۔ و— جَبَارَۃ العَظْمَ: ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑنا۔ الجابرون: جمع مذکر اسم فاعل: جوڑنے والے۔ جبروا: جمع مذکر غائب ماضی: ان لوگوں نے جوڑا۔ اصلاح کی۔

معنی :- ھم الکاسرون العظام بحیث لا تلتئم ولا تقبلُ البرءَ و ھم یضمدون العظام المنکسرۃ و یصلحونہا۔ ومن یقوم بالجبور والاصلاح فہو أعلی مقامًا من الناس۔

ترجمہ :- وہ ہڈیوں کو اس طرح توڑنے والے ہیں کہ جُڑنے والی نہیں ہیں، اور وہی ان ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے ہیں، لہذا جو جوڑ دے وہی لوگوں میں بلند مرتبہ ہے

وقال علی ابن الجہم

(۱) ھِیَ النَّفْسُ مَا حَمَّلْتَہَا تَتَحَمَّلُ وَلِلدَّھْرِ أَیَّامٌ تَجُوْرُ وَتَعْدِلُ

(۲) وَعَاقِبَۃُ الصَّبْرِ الجَمِیْلِ جَمِیْلَۃٌ وَاَکْمَلُ اَخْلَاقِ الرِّجَالِ التَّحَمُّلُ

(۱) اعراب :- (ھی) مبتدا اول (النفس) مبتدا ثانی۔ (ما) مفعول مقدم موصول (حملتہا) صلہ۔ حملت: فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ ھآء: ضمیر مفعول مرجع النفس ہے (تتحمل) فعل ھی: کی ضمیر مستتر فاعل مرجع النفس ہے۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر خبر (وللدھر) واو استینافیہ۔ للدھر: خبر مقدم (أیام) مبتدا مؤخر موصوف (تجور و تعدل) صفت

(۱) تحقیق لغات :- حمّلت : واحد مذکر حاضر: تو نے بوجھ ڈالا۔ بوجھ اٹھوایا۔ ماحمّلت: جتنا تم نے لادا، بار اٹھوایا، قوت برداشت پیدا کی، (از تفعیل) مادہ (حَمْلٌ) ہے۔ وہ چیزیں جو باطن میں اٹھائی جاتی ہیں ان کے لئے (حَمْلٌ) بفتح حاء استعمال ہوتا ہے۔ اور جو چیزیں پیٹھ پر لادی جاتی ہیں ان کے لئے (حِمْلٌ) بکسر حاء استعمال ہوتا ہے۔ تتحمّل: واحد مؤنث غائب مضارع (از تفعّل) برداشت کریگی، اٹھائیگی۔ تجور: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ڈھلتی ہے، بدلتی ہے، ظلم کرتی ہے۔ جار (ن) جورًا — عن الطریق: راستہ سے ہٹنا۔ و— علیہ ظلم کرنا۔ تعدل: واحد مؤنث غائب ماضی: انصاف کرتی ہے، الگ ہو جاتی ہے۔ عدل (ض) عدلًا و عدالۃً: انصاف کرنا۔ ترجمہ (۱) :- تم نفس پر جو بار ڈالوگے، وہ اٹھالیگا، اور زمانہ کے کچھ ایسے دن ہیں جو ظلم بھی کرتے ہیں اور انصاف بھی (لہذا غم روزگار کو انگیز کرنے کے لئے نفس کو خوگر بنانا چاہئے کیونکہ زمانہ میں بڑے نشیب و فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں۔

(۲) ترجمہ :- صبر جمیل کا انجام نیک ہے، اور مردوں کا کامل ترین اخلاق قوت برداشت ہے۔

(۱) وَلَا عَارَ إِنْ زَالَتْ عَنِ الْمَرْءِ نِعْمَةٌ ... وَلٰكِنَّ عَارًا أَنْ يَزُوْلَ التَّجَمُّلُ

(۲) وَمَا الْمَالُ إِلَّا حَسْرَةٌ إِنْ تَرَكْتَهُ ... وَغُنْمٌ إِذَا قَدَّمْتَهُ مُتَعَجَّلُ

(۱) اعراب :- (لا) نفی جنس (عار) اسم. خبر محذوف ہے. یعنی لاعار فیہ (إن) حرف شرط (زالت) فعل شرط (عن المرء) زالت سے متعلق (نعمۃ) فاعل. فعل شرط کی جزا محذوف ہے. جس پر لاعار دلالت کر رہا ہے. (ولکن) حرف استدراک (عارًا) اسم (أن یزول) أن: مصدریہ. یزول: فعل. (التجمل) فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر لکنّ کی خبر. یعنی: ولکنّ عارًا زوالُ التجمل. (۱) تحقیق لغات :- عار: رسوائی، شرم، عیب، غیرت، ننگ، گالی۔ ہر ایسا قول یا فعل جو انسانیت کیلئے معیوب ہو. مادہ "عَیْرٌ" ہے. عار (ض) عَیْرًا۔ فلانًا: عیب لگانا، شرم دلانا. نعمۃ: ناز ونعمت، دولت. ج نِعَمٌ. التجمّل: زیبائش، شان وشوکت، مصائب زمانہ پر صبر کرنا اور حرف شکایت زبان پر نہ لانا. (۱) ترجمہ :- انسان کی اگر دولت چھن جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں، ہاں حسن صبر کا زوال عیب کی بات ہے

(۲) تحقیق لغات :- حسرۃ: افسوس، بیقراری. غنم: غنیمت. قدّمتَ: واحد مذکر حاضر ماضی؛ تم نے آگے بھیجا، آگے کر دیا، پیش کر دیا. قدّم تقدیمًا: پیش کرنا، آگے بڑھانا، و— یمینًا: حلف اٹھانا— وبین یدیہ: کسی کے آگے آنا. و— الیہ بکذا: کسی کو کوئی کام کرنیکا حکم دینا. متعجّل: اسم مفعول از (تفعّل) یہ غُنْمٌ کی صفت ہے. بمعنی: ایسی غنیمت جس کے حاصل کرنے میں جلدی کی گئی ہو

(۲) ترجمہ :- اگر تم (مرکر) مال چھوڑ گئے تو سوائے حسرت وافسوس کے کچھ نہیں ہے، اور جب تم اسے پہلے (زندگی) خرچ کر دوگے تو یہ ایک ایسی غنیمت ہے جو جلد حاصل کر لی گئی ہے (کیونکہ جو مال پسندیدہ راہوں میں خرچ کر دیا وہ آخرت کا بہترین سرمایہ ہو گیا اور جو ترکہ بن گیا وہ نہ جانے کن راہوں میں خرچ ہو)

ولمّا أنشدَ[1] إبنُ الجهمِ هٰذِهِ الأبياتِ المُتوكّلَ كَانَ فِيْ يَدَيْهِ جَوْهَرَتَانِ فَأَعْطَاهُ الَّتِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ، فَأَطْرَقَ متفكرًا فِيْ شَيْءٍ يَقُوْلُهُ لِيَأْخُذَ الَّتِيْ فِيْ يَسَارِهٖ فقَالَ مَا لَكَ مُفَكِّرًا إِنَّمَا تُفَكِّرُ فِيْمَا تَأْخُذُ بِهِ الْأُخْرٰى خُذْهَا لَا بُوْرِكَ لَكَ فِيْهَا.

[1] اور جب ان اشعار کو ابن جہم نے متوکل کو سنایا اس حال میں کہ اس کے (متوکل) دونوں ہاتھوں میں دو گوہر تھے، چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں جو گوہر تھا اس کو (ابن جہم) بخش دیا. پھر ابن جہم سر جھکا کر کسی ایسی چیز کے بارے میں سوچنے لگا جس کو پیش کر کے اس گوہر کو بھی حاصل کر لے جو اس کے (متوکل) بائیں ہاتھ میں تھا. تو متوکل نے کہا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ یہی نہ کہ دوسرا گوہر بھی تم حاصل کر لو، اچھا اسے بھی لے جاؤ، اس میں تمہیں برکت نہ دی جائے.

وقال عبيد بن العرندس الكلابي

وكَانَ قَصَدَ[2] ثَلٰثَةَ إِخْوَةٍ مِنْ غَنِيٍّ مُقِلِّيْنَ فَامْتَدَحَهُمْ فَجَعَلُوْا لَهٗ عَلَيْهِمْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ذَوْدًا فكان يَأْتِيْ وَيَأْخُذُ الذَّوْدَ.

[2] عبید غطفانی قبیلہ غنیٰ کے تین تنگدست بھائیوں کے پاس گیا اور ان کی مدح سرائی کی، تو ان لوگوں نے عبید کے لئے ہر سال چند اونٹ دینے کا ذمہ لے لیا، چنانچہ وہ آتا تھا اور اونٹوں کو لے لیتا تھا.

(۱) بَلْ أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُفْنِيْ شَبِيْبَتَهُ يَبْكِيْ عَلَىٰ ذَاتِ خَلْخَالٍ وَّأَسْوَارٍ

(۲) حَبِّرْ ثَنَاءَ بَنِيْ عَمْرٍو فَإِنَّهُمْ أُولُوْ فُضُوْلٍ وَّأَنْفَالٍ وَّأَخْطَارٍ

(۱) اعراب :- (بل) حرف اضراب (أيّها) أيّ : موصوف لفظی ها : حرف تنبیہ۔ (الراکب) موصوف منادیٰ (المفني شبيبته) صفت اول۔ (يبكي على ذات خلخال وأسوار) صفت ثانی۔

(۱) تحقیق لغات :- الراکب : صیغہ اسم فاعل، سوار۔ ج رکاب۔ المفني : اسم فاعل، فنا کرنیوالا ہلاک کرنیوالا۔ شبیبته : جوانی، بلوغ سے لیکر تقریباً تیس تک شبیبته کا اطلاق ہوتا ہے، ہر چیز کا ابتدائی حصہ جیسے (شباب النہار) ج شبیبات۔ ذات : والی، صاحب۔ ذو کا مؤنث ہے۔ خلخال : پازیب، چھاگل۔ ج خلاخیل۔ أسوار : بضم ہمزہ : کنگن۔ ج أسورة وأساورة

(۱) ترجمہ :- اے وہ سوار جو پازیب و کنگن والی پر آنسو بہا کر اپنی جوانی برباد کر رہا ہے (یعنی عورتوں کے عشق میں اپنی بیش قیمت جوانی گھلا رہے ہو، چھوڑ دو اس بیہودہ چیز کو کہ اس کا انجام سوائے حسرت کے اور کچھ نہیں ہے) (۲) اعراب :- (حبّر) جواب ندا، فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل، (ثناء بني عمرو) مفعول (فإنّهم) فاء تعلیلیہ۔ إنّ : حرف تاکید (هم) اسم۔ (أولو فضول وأنفال وأخطار) معطوف و معطوف علیہ ملکر خبر اول۔ (۲) تحقیق : حبّر : فعل واحد مذکر امر : تم آراستہ کرو، سجاؤ، مزین کرو۔ حبّر تحبیراً : الكلام أو الشعر : کلام یا شعر کا عمدہ بنانا۔ فضول : مفرد ہا فضل : بخشش، بزرگی، دانائی، مہربانی، زیادتی۔ أنفال : مفرد ہا : نَفَلٌ۔ بفتح فاء جس کے معنی اصل میں زیادتی کے ہیں اسی لئے فرض سے زائد نماز کو نافلہ کہتے ہیں۔ پھر یہ لفظ عطیہ اور بخشش کے معنی میں حقیقت بنکر استعمال ہونے لگا۔ کیونکہ بخشش بھی ایک تبرع اور احسان ہی ہے کوئی لازمی چیز نہیں ہے۔ أخطار۔ مفرد ہا خطر : بفتح طاء : قدر، جاہ، عظمت، بزرگی

(۲) ترجمہ :- بنو عمرو کی تعریف کرو کیونکہ وہ فضل و کمال، داد و دہش اور جاہ و حشمت کے مالک ہیں۔

هَيْنُوْنَ لَيْنُوْنَ أَيْسَارٌ ذَوُوْ كَرَمٍ سُوَّاسُ مَكْرُمَةٍ أَبْنَاءُ أَيْسَارٍ

اعراب :- (هينون) إنّ کی خبر ثانی۔ (لينون) خبر ثالث (أيسار) خبر رابع (ذوو كرم) خبر خامس (سواس مكرمة) خبر سادس، (أبناء أيسار) خبر سابع۔

تحقیق لغات :- هینون : مفرد ہا هَيْنٌ : نرم مزاج، سنجیدہ، باوقار، کمزور، ذلیل، آسان۔ مادّہ (هون) (لينون) مفرد ہا لينٌ : نرم اخلاق۔ أيسار : مفرد ہا يَسَرٌ : بفتح یاء و سین : جوا کھیلنے والے يسر (ض) يَسْراً : جوا کھیلنا۔ ذوو : مفرد ہا ذو : صاحب، والا، اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے جب اسکی تصغیر نہ ہو اور یاء متکلم کی طرف مضاف نہ ہو تو حالت رفع میں واو کے ساتھ اور حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں یاء کے ساتھ ہوگا جیسے ذو، ذا، ذی۔ اور ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے اسم ضمیر کی طرف نہیں۔ ذو اور صاحب ہم معنی ہیں لیکن ذو کے وصف میں صاحب کے وصف کی بہ نسبت زیادہ بلاغت ہے، اور اس کے ذریعہ اضافت میں زیادہ شرف ہے، کیونکہ ذو تابع کی طرف مضاف ہوتا ہے اور صاحب متبوع کی طرف، چنانچہ ابو هُرَيْرَه، صاحب النبی بولتے ہیں النبی صاحب ابی هُرَيْرَه نہیں بولتے ہیں۔ اور ذو المال اور ذو العرش میں اضافت تابع کی طرف ہے متبوع کی طرف نہیں۔ سُوّاس : مفرد ہا سائس : انتظام کرنیوالا، نظم و نسق چلانیکی تدبیر کرنیوالا۔ مادّہ (سوس) ہے ساس (ن) سياسةً ــ القومَ : قوم کے امور کی تدبیر کرنا و ــ الأمرَ : انتظام کرنا ــ مكرمة : بفتح میمین و ضم راء : اچھے کردار، بزرگی۔ أيسارٌ اور أبناء أيسار سے کنایۃً الدار اور دولت مند مراد لیا ہے

ترجمہ :- وہ سنجیدہ فکر، نرم مزاج، جواباز، اہل سخا، اچھے کردار کو رواج دینے والے اور جواباز کے بیٹے ہیں۔ (یعنی ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہیں)

(۱) فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْمَجْدُ مُتَّلِدًا ‌ ‌ وَلَا يُعَدُّ ثَنَا خِزْيٍ وَلَا عَارِ

(۲) لَا يَظْعَنُونَ عَلَى الْعَمْيَاءِ إِنْ ظَعَنُوا ‌ ‌ وَلَا يُمَارُونَ إِنْ مَارُوا بِإِكْثَارِ

(۱) اعراب :- (فیہم) یعدّ کا متعلق اول۔ (ومنہم) متعلق ثانی۔ (یُعَدّ) فعل (المجدُ) نائب فاعل (متلدًا) مفعول۔ فعل اپنے نائب فاعل ومفعول اور متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ۔

(۱) تحقیق لغات :- یعدّ : صیغہ واحد مذکر غائب مضارع مجہول : سمجھا جاتا ہے، شمار کیا جاتا ہے عدّ (ن) عدًّا وتعدادًا : سمجھنا۔ شمار کرنا۔ جب شمار کرنے کا معنی ہو تو اس کا تعدیہ ایک مفعول کی طرف ہوگا، اور جب سمجھنا اور گمان کرنے کا معنی ہو تو تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عَدَدْتُ خَالِدًا فَاضِلًا) میں نے خالد کو فاضل سمجھا۔ متلدًا : اسم فاعل از (افتعال) مادہ وَلدٌ ہے۔ پیدا ہونیوالی۔ ثناء : مدح، تعریف، خیر ج أثنية۔ خزی : رسوائی، بدنامی۔ ج خزایا۔ عار : شرم، حیا، عیب، رسوائی۔

(۱) ترجمہ :- سمجھا جاتا ہے کہ شرافت وبزرگی انھیں میں ہے اور انھیں سے جنم لیتی ہے اور ان میں ذلت وخواری کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

(۲) تحقیق لغات :- لا یظعنون : جمع مذکر غائب مضارع : وہ سفر نہیں کرتے ہیں۔ ظعن (ف) ظعنا وظُعونا : چلنا، سفر کرنا بولا جاتا ہے (ظعنوا عن دیارھم) اپنے علاقوں سے کوچ کر گئے۔ العمیاء : ناقة : محذوف کی صفت ہے۔ اندھی اونٹنی۔ لا یمارون : جمع مذکر غائب مضارع منفی : وہ جھگڑا نہیں کرتے ہیں۔ ماری مماراة ومراءً از (مفاعلة) باہم جھگڑنا، جھگڑنے میں ضد کرنا۔ إکثار : بمعنی کثیر، زیادہ۔

(۲) ترجمہ :- اگر وہ سفر کرتے ہیں تو اندھی اونٹنی پر سفر نہیں کرتے (انجام سے بے خبر ہوکر قدم نہیں اٹھاتے) اور اگر باہم الجھتے ہیں تو زیادہ نہیں الجھتے (یعنی بازاری اور گرے پڑے لوگوں میں سے نہیں ہیں)

فَإِنْ تَلَيَّنْتَهُمْ لَانُوا وَإِنْ شُتِمُوا ‌ ‌ كَشَفْتَ أَذْمَارَ حَرْبٍ غَيْرَ أَغْمَارِ

(۱) اعراب :- تَلَيَّنْتَ : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے نرمی اختیار کی، خوشامد کی۔ از (تفعّل) مادہ (لین) تليّن تليُّنًا ــ الشئُ : نرم ہونا۔ و ــ بفلانٍ : خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا۔ لانوا : جمع مذکر غائب ماضی : انھوں نے نرمی اختیار کی، ڈھیلے پڑ گئے۔ لان (ض) لِينًا ولیانًا : نرم پڑنا و ــ له : نرمی سے پیش آنا۔ شُتِموا : جمع مذکر غائب ماضی مجہول گالی دیئے گئے۔ إنْ شُتِمُوا : اگر ان کی غیرت للکاری گئی۔ کشفت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے کھولا، ظاہر کیا۔ کشف (ض) کشفًا ــ الشیء وعن الشئ : کھولنا، واضح کرنا، پردہ اٹھانا، ننگا کرنا، دور کرنا۔ أذمار : مفرد ہا ذَمِرٌ : بفتح ذال وبکسر میم و ذِمْرٌ : بکسر ذال وسکون میم و ذِمِرٌّ : بکسر ذال ومیم وتشدید راء و ذمیر : بمعنی تجربہ کار بہادر۔ أغمار : مفرد ہا غُمْرٌ : بتثلیث غین وسکون میم۔ ناتجربہ کار، نادان، جاہل، اناڑی، بیوقوف۔ غَمُرَ (ک) غمارةً وغُمورةً ــ الرجل نادان اور جاہل ہونا۔

(۱) ترجمہ :- اگر تو ان کی خوشامد کریگا تو وہ تیرے لئے نرم ہیں اور اگر ان کی مذمت کی جائے (یعنی اگر تو ان کی غیرت للکارے گا) تو ایسے آزمودہ کار بہادر دل کو کھولیگا جو اناڑی نہیں ہیں (یعنی نرمی کا جواب نرمی سے اور سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں)

معنیٰ :- إن أظهرت لهم التملق تجد اللين والخضوع وإن شتمتهم وأثرت حفيظتهم تبيّن لك أنهم من الشجعان الذين مارسوا الحروب وداوموا فيها.

(۱) إِنْ يُسْأَلُوا الْعُرْفَ يُعْطُوهُ وَإِنْ جُهِدُوا ... فَالْجُهْدُ يَكْشِفُ مِنْهُمْ طِيبَ أَخْيَارِ

(۲) مَنْ تَلْقَ مِنْهُمْ تَقُلْ لَاقَيْتُ سَيِّدَهُمْ ... مِثْلُ النُّجُومِ الَّتِي يَسْرِي بِهَا السَّارِي

(۱) تحقیق لغات:- إن يسألوا: جمع مذکر غائب مضارع مجہول مجزوم بإنْ: اگر ان سے مانگا جائے از (ف) العرف: بخشش، بھلائی، عطیہ، نیکی، احسان. کہا جاتا ہے (له علىّ الف عُرْفٍ) اسکے میرے اوپر ہزار احسان ہیں. يعطوا: جمع مذکر مضارع مجزوم بجزاء إن: عطا کرتے ہیں، دیتے ہیں از (افعال) جهدوا: جمع مذکر غائب ماضی مجہول، مشقت میں پڑ گئے، رنج و غم میں مبتلا ہو گئے. جُهِدَ جهدًا: جبکہ مجہول ہو. مشقت میں پڑنا، غمگین ہونا. الجهد: رنج و غم، مشقت، کوشش، طيب: عمدہ، خوشگوار، اچھی، پاکیزہ.

(۱) ترجمہ: اگر ان سے بخشش مانگی جائے تو عنایت کرتے ہیں، اور اگر وہ مشقت میں (تنگدستی میں) ہوں تو مشقت بھی ان سے اچھی باتوں کو ظاہر کرتی ہے (یعنی باوجود عسرت و تنگدستی کے سائل کو جھڑکتے نہیں بلکہ (وأما السائل فلا تنهر) پر عمل کرتے ہوئے بڑی خوش اسلوبی سے کوئی میٹھی بات کہکر سائل کو ٹال دیتے ہیں.

(۲) تحقیق لغات:- تلق: واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بمَنْ شرطیہ: تم ملوگے، ملاقات کروگے. از (س) يسري: واحد مذکر غائب مضارع: وہ چلتا ہے، رات میں چلتا ہے سرى (ض)، سُرًى وسرية: رات میں چلنا. الساري: اسم فاعل. رات میں چلنے والا ج سُراة.

(۲) ترجمہ: ان میں سے جس کسی سے بھی تو ملے گا تو یہی کہے گا کہ میں ان کے سردار سے ملا ہوں (اس لئے کہ وہ لوگ) ان ستاروں کی مانند ہیں جن کی مدد سے رات کا مسافر چلتا ہے (راستہ پاتا ہے، غرضیکہ ان میں کا ہر فرد رہنما اور قائد کی حیثیت رکھتا ہے)

وقال آخر

(۱) قد عِشْتُ في النَّاسِ أَطْوَارًا عَلَى طُرُقٍ ... شَتَّى وَقَاسَيْتُ فِيهَا اللِّينَ وَالْفَظَعَا

(۲) كُلًّا بَلَوْتُ فَلَا النَّعْمَاءُ تُبْطِرُنِي ... وَلَا تَخَشَّعْتُ مِنْ لَأْوَائِهَا جَزَعَا

(۱) تحقیق لغات:- قد عشتُ: واحد متکلم ماضی قریب. میں نے زندگی بسر کی. عاش (ض) عيشة وعيشًا: زندگی گذارنا. أطوارًا: مفرد ہا طور: ڈھنگ، وضع، طریقہ، ایک مرتبہ. طرق: مفرد ہا طريق: راستہ. شتّى: مفرد ہا شتيتٌ. طرح طرح، جدا جدا، مختلف، متفرق، پراگندہ. طرق شتى: موصوف وصفت. مختلف راستے. قاسيتُ: واحد متکلم ماضی. میں جھیلا، سامنا کیا. قاسى مقاساةً از (مفاعلة) رنج و الم جھیلنا، تکلیف و مصیبت اٹھانا، دکھ سہنا. الفظعا: الف اشباع کا ہے: سختی، کرختگی، درشتی.

(۱) ترجمہ:- میری زندگی کے احوال لوگوں میں مختلف طریقے سے گذرے، اور اسمیں مجھے نرمی و سختی دونوں ہی اٹھانی پڑی۔

(۲) تحقیق لغات:- بلوت: واحد متکلم ماضی. میں نے آزمایا. بلىٰ (ن) بَلْوًا وبلاءً: آزمائش کرنا، تجربہ کرنا، امتحان لینا. النعماء: نعمت، دولت، خوشحالی. تبطر: واحد مؤنث غائب مضارع: گھمنڈ پیدا کرتی ہے. از (افعال) تخشّعتُ: واحد متکلم ماضی. میں عاجز ہوا، میں نے فروتنی اختیار کی. تخشّع تخشّعًا: از (تفعل) عاجزی خاکساری اور فروتنی ظاہر کرنا. لأواء: اسم ہے. رنج و غم، سختی. ألأى إلآءً: از (افعال) رنج و غم میں مبتلا ہونا. جزع بفتح جیم وزاء: گھبراہٹ، خوف، بیقراری.

(۲) ترجمہ:- میں نے ہر ایک (نرمی اور سختی) کی آزمائش کی تو نہ نعمت مجھ میں گھمنڈ پیدا کرتی ہے اور نہ ہی رنج و غم سے گھبرا کر کمزور پڑتا ہوں (یعنی ناداری اور تونگری دونوں حالتوں میں اپنی اخلاقی سطح سے نیچے نہیں اترتا ہوں)

لا يملأ الهول صدري قبل موقعه ولا أضيق به ذرعاً إذا وقعا

تحقیق لغات :- لا یملأ : واحد مذکر غائب مضارع منفی : نہیں بھرتا ہے۔ ملأہ (ف) ملأً : برتن کو مکمل پُر کر دینا۔ بولا جاتا ہے وملأة : بھرنا، پُر کر دینا۔ و۔ الاناء ماءً وبالماء : برتن کو پانی سے بھرنا۔ (نظرت الیه فملأت منه عینی) میں نے اسکو دیکھا تو اس کا منظر بھلا معلوم ہوا۔ ملأ علیه الارض : اسپر زمین تنگ کر دی۔ الهول : خوف، ڈر۔ ج أهوال۔ صدر : سینہ، چھاتی، ہر چیز کا شروع، ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ۔ صدر القوم : قوم کا سردار ج صدور۔ موقع : مصدر میمی : گرنا، واقع ہونا، پڑنا۔ وقع (ف) وقوعاً۔ الشیء من الید : گرنا و۔ الحق : ثابت ہونا و۔ القول علیهم : واجب ہونا۔ لا أضیق : واحد متکلم مضارع منفی : میں تنگ نہیں ہوتا ہوں۔ ضاق (ض) ضیقاً : تنگ ہونا۔ مادہ (ضیق) ہے ضیق : وسعت کی ضد ہے اور عموماً فقر و فاقہ، رنج و غم اور بخل وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے ارشاد باری ہے (ضاق بهم ذرعاً) ان سے عاجز ہو گیا اور (وضائق به صدرك) اور تنگ ہوگا اس سے تیرا جی (ویضیق صدری) اور رک جاتا ہے میرا جی (ضاقت علیهم الارض بما رحبت) تنگ ہو گئی ان پر زمین با وجود کشادہ ہونے کے (لا أضیق به ذرعاً) میں تنگ نہیں ہوتا ہوں، عاجز نہیں ہوتا ہوں۔

ترجمہ :- خطرہ اپنے وقوع سے پہلے میرا سینہ نہیں بھرتا ہے، اور جب خطرہ واقع ہو جاتا ہے تو میں اس سے عاجز نہیں ہوتا ہوں (بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کرتا ہوں)

وقال الحسين بن المطير الأسدي

(۱) وقد تغدر الدنيا فيضحي غنيها فقيراً ويغنى بعد بؤس فقيرها

(۲) فلا تقرب الأمر الحرام فإنه حلاوته تفنى ويبقى مريرها

(۱، ۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق۔ (تغدر) فعل۔ (الدنیا) فاعل (فاء) تعلیلیہ (یضحی) فعل ناقص (غنیها) اسم۔ (فقیراً) خبر۔ (واؤ) حرف عطف (یغنی) فعل۔ (بعد بؤس) یغنی سے متعلق (فقیرها) فاعل۔ (لا تقرب) فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الأمر) مفعول بہ موصوف۔ (الحرام) صفت (فإنه) فاء تعلیلیہ۔ إنّ : حرف تاکید۔ هاء : ضمیر اسم۔ (حلاوته) مبتدا، (تفنی) خبر۔ جملہ إنّ کی خبر ہے (ویبقی) واؤ : حرف عطف یبقی فعل (مریرها) فاعل۔

(۱) تحقیق لغات :- تغدر : واحد مؤنث غائب مضارع : دھوکہ دیتی ہے، بیوفائی کرتی ہے۔ غدر (ن ض) غدراً وغدراناً۔ الرجلَ وبه : خیانت کرنا، بیوفائی کرنا۔ یضحی : واحد مذکر غائب مضارع۔ افعال ناقصہ میں سے ہے : ہو جاتا ہے۔ یغنی : واحد مذکر غائب مضارع : مالدار ہوتا ہے۔ غنی (س) غِنیً وغناءً وغُنیاناً : مالدار ہونا۔ و۔ بالشیء من غیرہ : اکتفا کرنا۔ بؤس : محتاجی، رنج، شدت، دکھ، فقر وفاقہ ج أبؤس، بُؤسی۔ (۱) ترجمہ :- دنیا خیانت کرتی ہے چنانچہ اسکا (دنیا کا) مالدار محتاج ہوتا ہے، اور اس کا محتاج فقر و فاقہ کے بعد مالدار ہو جاتا ہے (یہ زمانے کے نشیب و فراز ہیں جو برابر گردش کرتے رہتے ہیں اسلئے دنیا کی کسی حالت پر تکیہ نہ کر کے اپنے حقیقی انجام کو خوشگوار بنانے کیلئے اپنی ساری توانائی مرکوز کر دینی چاہیئے) (۲) تحقیق لغات :- لا تقرب : واحد مذکر حاضر نہی : تو قریب نہ جا۔ حلاوۃ : مٹھاس، شیرینی، مزہ، لطف۔ مریر : تلخی، کڑواپن۔ (۲) ترجمہ :- لہذا حرام کام کے قریب نہ پھٹکو (اگرچہ) اسمیں حظ نفس ہے مگر عارضی ہے اور انجام خراب ہے) کیونکہ اسکی مٹھاس ختم ہو جاتی ہے اور تلخی باقی رہجاتی ہے

فَكَمْ قَدْ رَأَيْنَا مِنْ تَكَدُّرِ عِيْشَةٍ وَأُخْرَىٰ صَفَا بَعْدَ اكْدِرَارٍ غَدِيْرُهَا

اعراب :- (فکم) فا: تفصیلیہ. کم: ممیز مبتدا، (قد رأینا) خبر. (من تکدر عیشۃ) تمیز. (وأخرىٰ) واؤ: حرف عطف. أخرىٰ: اصل میں عیشۃ أخرىٰ ہے، موصوف وصفت ملکر کے مبتدا. (صفا) فعل (بعد اکدرار) فعل سے متعلق (غدیرھا) فاعل. فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر.

تحقیق لغات :- تکدّر: مصدر از (تفعّل) مادّہ (کدر) ہے: گدلا ہونا، مکدّر ہونا، دھندلا ہونا، میلا ہونا، پراگندہ ہونا، کرکرا ہونا، تاریک ہونا. تکدر العیش: زندگی کی پراگندگی، کرکرا پن. صفا: واحد مذکر غائب ماضی: صاف ہوا. صفا (ن) صفواً وصفاءً: صاف ہونا. إکدرار: مصدر از (افعلال) مادّہ (کدر) ہے: میلا ہونا، گدلا ہونا. غدیرۃ: تالاب، جھیل، حوض. ج غُدْران.

معنیٰ :- فكثيرا ما رأينا من عِيْشَةٍ مُكَدَّرَةٍ وَتَلَقَّيْنَا مَا يُكَدِّرُ حَيٰوتَنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْبُؤْسِ وَلٰكِنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا حَتّٰى تَغَيَّرَتْ أَوْضَاعُنَا ثُمَّ رَأَيْنَا أَنَّ غَدِيْرَهَا الَّذِيْ كَانَ مَاءُهُ كَدِرًا قَدْ صَفَا وَخَلُصَ عَنِ الْمَوَادِّ الْمُتَكَدِّرَةِ، أَيْ طَابَتْ حَيٰوتُنَا.

ترجمہ :- زندگی کی کتنی پراگندگی کو میں نے دیکھا، اور پھر اس کا (زندگی کا) حوض پراگندگی کے بعد صاف ہوگیا (یعنی زندگی خوشگوار ہوگئی، لہٰذا زندگی کی خوشحالی اور پراگندگی یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، جبتک زندگی ہے اس انقلاب سے دوچار ہونا ہے، نگاہ ہمیشہ اصل مقصد پر مرکوز ہونی چاہئے)

(۱) وَمَنْ يَتَّبِعْ مَا يُعْجِبُ النَّفْسَ لَمْ يَزَلْ مُطِيْعًا لَهَا فِيْ فِعْلِ شَيْءٍ يُضِيْرُهَا

(۲) فَنَفْسَكَ أَكْرِمْ عَنْ أُمُوْرٍ كَثِيْرَةٍ فَمَا لَكَ نَفْسٌ بَعْدَهَا تَسْتَعِيْرُهَا

(۱) اعراب : (ومن) واؤ: استینافیہ. من: شرطیہ مبتدا، (یتبع) فعل. ھو: کی ضمیر مستتر فاعل (ما) مفعول بہ موصول. (یعجب النفس) صلہ. (لم یزل) جزا. ھو: کی ضمیر مستتر اسم (مطیعًا) خبر (لھا) اور (فی) مطیعًا سے متعلق (فعل) مضاف (شیٔ) مضاف الیہ موصوف. (یضیرھا) صفت. (۱) تحقیق لغات :- یتّبع: واحد مذکر غائب مضارع. وہ پیروی کرتا ہے، اتباع کرتا ہے. اتّبع إتّباعًا از (افتعال) مادّہ (تبع) ہے: پیروی کرنا، اتباع کرنا، قدم بہ قدم چلنا. یعجب: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھلا لگتا ہے، اچھا لگتا ہے. از (افعال) أعجبہ إعجابًا: بھلا لگنا، تعجب میں ڈالنا. أعجب بالشیٔ: خوش ہونا. یضیر: واحد مذکر غائب مضارع: نقصان پہونچاتا ہے. ضارہٗ ضیرًا۔ الأمرُ: نقصان پہونچانا. (۱) ترجمہ :- جو شخص خواہشات نفس کی پیروی کرتا ہے وہ ہمیشہ اس کام کو کرنے میں نفس کا فرمانبردار ہوتا ہے جو خود اسی (نفس) کو نقصان پہنچاتا ہے. (۲) تحقیق لغات :- أکرم: واحد مذکر حاضر امر: تو عزت کر، تعظیم کر. از (افعال) جب اسکا صلہ عن ہو تو معنی ہوگا، بچانا، پرہیز کرنا. جیسا اس شعر میں استعمال ہوا ہے. تستعیر: واحد مذکر حاضر مضارع: تم عاریت پر لیتے ہو، اُدھار لیتے ہو. از (استفعال) مادّہ (عور) ہے استعار الشیٔ مِنْ فُلانٍ، و إستعار فُلانًا الشیٔ: کسی سے عاریت پر طلب کرنا، ادھار مانگنا. (۲) ترجمہ :- بہت سی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاؤ کیونکہ اس نفس کے بعد کوئی دوسرا نفس تم کو عاریت پر نہیں مل سکتا. (کہ تم ماضی کی سہل انگاریوں، کوتاہیوں اور خرابیوں کی تلافی کرسکو)

قال عبد الصمد بن المعذل

(۱) تُكَلِّفُنِي إِذْلَالَ نَفْسِي لِعِزِّهَا ۔۔۔ وَهَانَ عَلَيْهَا أَنْ أُهَانَ لِتُكْرَمَا
(۲) تَقُوْلُ سَلِ الْمَعْرُوْفَ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمٍ ۔۔۔ فَقُلْتُ سَلِيْهِ رَبَّ يَحْيَى بْنِ أَكْثَمَا

(۱) تحقیق لغات :- تکلفنی : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ مجبور کرتی ہے، تکلیف دیتی ہے، ایسے کام کی طرف تکلیف دینا جو نفس پر گراں اور دشوار ہو۔ كَلَّفَهُ تكليفًا : ایسے کام کا پابند بناتی ہے. تکلفنی : میں ھی کی ضمیر مستتر کا مرجع شاعر کی بیگم کو مان لو یا اس کے نفس کو، معنیٰ دونوں صورت میں صحیح ہوگا. إذلال : ذلیل کرنا. از (افعال) أذَلَّهُ إِذْلَالًا : ذلیل کرنا، توہین کرنا. مادہ (ذُلّ) ہے. هَانَ : واحد مذکر غائب ماضی : از (ن)، مادہ (ھون) ہر ذلیل ہوا، ہلکا ہوا. أهان : واحد متکلم مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال) میں ذلیل کیا جاؤں، میری توہین کی جائے. تکرما : واحد مؤنث غائب مجہول منصوب بتقدیر أنْ بعد لام. وہ معزز ہو جائے، اسکی تعظیم کی جائے. الف : اشباع کا ہے۔

(۱) ترجمہ :- وہ نفس، اپنی عزت کیلئے مجھے اپنی ذات کو ذلیل کرنے پر مجبور کرتا ہے، اور اسکے لئے یہ معمولی بات ہے کہ اس کی تعظیم کے لئے میں ذلیل کیا جاؤں. (نفس کا تقاضا ہمیشہ ذلت کی طرف لیجاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات :- تقول : واحد مؤنث غائب مضارع . اسمیں ضمیر مستتر کا مرجع وہی ہے جو تکلفنی کا ہے. سل : واحد مذکر امر : تو مانگ. المعروف : بخشش، مال، بھلائی، احسان. يحيى بن أكثم : ہارون رشید کا وزیر جو علوم و معارف سے مزین اور بڑے فضل و کمال اور جود و سخا سے آراستہ تھا. سَلِيهِ : واحد مؤنث حاضر امر

(۲) ترجمہ :- چنانچہ کہتا ہے کہ یحییٰ ابن اکثم سے بخشش مانگ، تو میں اس سے کہتا ہوں کہ یحییٰ بن اکثم کے رب سے مانگ (کیونکہ وہ سب کا پالنہار ہے اس سے مانگنے میں کوئی ذلت نہیں، اسی نے تو یحییٰ ابن اکثم کو بھی دیا ہے)

وقال آخر

(۱) إِذَا ضَيَّقْتَ أَمْرًا ضَاقَ جِدًّا ۔۔۔ وَإِنْ هَوَّنْتَ مَا قَدْ عَزَّ هَانَا
(۲) فَلَا تَهْلِكْ لِشَيْءٍ فَاتَ يَاسًا ۔۔۔ فَكَمْ أَمْرٍ تَصَعَّبَ ثُمَّ لَانَا

(۲) اعراب :- (فلا تهلك) فا تعلیلیہ. لا تهلك : فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (لشيءٍ) لام : حرف جار فعل سے متعلق. شيء : موصوف. فات : صفت (ياسًا) مفعول بہ. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات :- ضيقت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے تنگ کیا، دشوار بنایا. از (تفعیل) مادہ (ضيق) ہے. ضَيَّقَهُ تضييقًا : دشوار بنانا، تنگ کرنا. ضُيِّقَ عليه : اسپر تنگی اور سختی کیگئی. هونت : واحد مذکر حاضر ماضی : تم نے آسان بنایا، معمولی سمجھا. از (تفعیل) مادہ (ھون) ہے. عزّ : واحد مذکر غائب ماضی : دشوار ہوا. عزّ (ض) عِزًّا وعزازةً : قوی ہونا، عزیز ہونا و— الشيءُ : دشوار ہونا، کم یاب ہونا. هانا : واحد مذکر غائب ماضی. الف : اشباع کا ہے. (۱) ترجمہ :- جب تم کسی آسان کام کو دشوار سمجھوگے تو دشوار ہو جائے گا، اور جو کام دشوار ہے اسکو آسان سمجھوگے تو آسان ہو جائے گا.

(۲) تحقیق لغات :- فلا تهلك : واحد مذکر حاضر نہی : تو ہلاک نہ ہو، اپنی جان ہلکان نہ کر. ياسًا : ناامیدی، مایوسی. يَئِسَ (س) يأسًا ويَئَاسَةً — منه : ناامید ہونا، مایوس ہونا. اور کبھی (یأس) علم کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے (أَلَمْ تَيْأَسُوْا أَنِّيْ ابْنُ فَارِسِ زَهْدَمِ) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں زہدم کے شہسوار کا بیٹا ہوں. تصعب : واحد مذکر غائب ماضی : وہ دشوار ہوا، سخت ہوا، مشکل ہوا. از (تفعّل) مادہ (صعب) ہے. لانا : واحد مذکر غائب ماضی : الف : اشباع کا ہے. وہ نرم ہوا، آسان ہوا. از (ض) مادہ (لین).

(۲) ترجمہ :- لہذا جو چیز تمہیں حاصل نہ ہو سکی اس کے لئے ناامید ہو کر اپنی جان ہلکان نہ کر کیونکہ بہت سے ایسے کام جو دشوار تھے پھر وہ آسان ہو گئے۔

(۱) سَأَصْبِرُ مِنْ رَفِيْقِيْ إِنْ جَفَانِيْ عَلٰى كُلِّ الْأَذٰى إِلَّا الْهَوَانَا
(۲) فَإِنَّ الْمَرْءَ يَجْزَعُ فِيْ خَلَاءٍ وَإِنْ حَضَرَ الْجَمَاعَةَ أَنْ يُّهَانَا

(۱) اعراب :- (فإنّ) فَا: تعلیلیہ. إنّ: حرف تاکید (المرء) اسم. (یجزع) خبر (فی خلاء) یجزع سے متعلق (وإن) واو: حالیہ إن: حرف شرط (أن یُّہان) یجزع سے متعلق. اصل میں مِنْ أن یّھانَ ہے. (۱) تحقیق لغات :- أصبر: واحد متکلم مضارع: میں برداشت کرتا ہوں، صبر کرتا ہوں، گوارہ کرتا ہوں. صَبَرَ (ض) صبرًا ـ علی الأمر: بہادری اور جرأتمندی سے انگیز کرنا، سخت جان ہونا. جفا: واحد مذکر ماضی: ظلم کیا، ستم ڈھایا. جفا (ن) جفوًا وجفاءً ـ صاحبہ: اعراض کرنا. بد سلوکی، بداخلاقی اور بے رُخی سے پیش آنا. الأذٰی: تکلیف، ایذا، بڑی آفت، ہر وہ ضرر جو کسی جاندار کی روح یا جسم کو پہونچے خواہ دنیوی ہو یا اُخروی. الھوان: ذلت وخواری، بے عزتی، رسوائی

(۱) ترجمہ :- اگر میرا دوست مجھ پر ستم رانی کرے تو اس کی ہر تکلیف میں گوارہ کر دوں گا. بجز ذلت وخواری کے (اگر وہ ذلیل کرنا چاہے تو اس کو گوارہ نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أصبر) فعل (من رفیقی) فعل سے متعلق. (إن) حرف شرط (جفانی) فعل شرط (علی کل الأذی) فعل سے متعلق (إلا) حرف استثنار (الھوانا) مستثنی (إن جفانی) کی جزار پر جملہ ماسبق دلالت کرتا ہے

(۲) تحقیق لغات :- یجزع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ گھبراتا ہے، جزع فزع کرتا ہے. جزع (س) جزعًا وجزوعًا ـ منہ: بے صبری کے ساتھ رنج وغم اور تکدر کا اظہار کرنا. خلاء: تنہائی. یُھان: واحد مذکر غائب مضارع مجہول منصوب بأن. از (افعال)

(۲) ترجمہ :- آدمی تنہائی میں اپنی اہانت پر تلملا اٹھتا ہے، گو وہ محفل احباب میں شرکت کرے (یعنی انسان اپنی معاشرتی بیچینیوں کو محسوس کرتے ہوئے بھی سوسائٹی سے اپنے کو وابستہ رکھتا ہے اور سوسائٹی کے ناروا سلوک پر دو دو آنسو بہا کر دل کے پھپھولوں کو ٹھنڈا کر لیتا ہے)

وقال عمرو بن مالك الحارثي

(۱) أَلْحِرْصُ لِلنَّفْسِ فَقْرٌ وَالْقُنُوْعُ غِنًى وَالْقُوْتُ إِنْ قَنِعَتْ بِالْقُوْتِ مُجْزِيْهَا
(۲) وَالنَّفْسُ لَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ حِيْزَ لَهَا مَا كَانَ إِنْ هِيَ لَمْ تَقْنَعْ بِكَافِيْهَا

(۱) اعراب :- (الحرص) مبتدار. (للنفس) فقر سے متعلق (فقر) خبر (والقنوع غنی) واو: حرف عطف. القنوع: مبتدار. غنی: خبر (والقوت) واو حرف عطف. القوت: مبتدار (إن) حرف شرط (قنعت) فعل شرط (بالقوت) قنعت سے متعلق. إنْ کی جزار محذوف ہے جس پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے. (مجزیھا) خبر ہے والقوت مبتدار کی. (۱) تحقیق لغات :- الحرص: لالچ، بخل، طمع، آرزو، امید. فقر: ناداری، غربت، محتاجی، افلاس. فقر: چار معنوں میں مستعمل ہے (۱) ضرورت کے لائق روزی نہ ہونا (۲) صرف ضرورت کے لائق ہونا اندوختہ نہ ہونا (۳) فقر نفس. کتنا ہی مال ہو مگر نفس حریص رہے (۴) اللہ کی طرف احتیاج. ایسا فقر ہر آدمی ہر جانور بلکہ کائنات کی ہر چیز میں ہے. القنوع: قناعت، جو میسر آجائے اسپر راضی ہو جانا. قنع (س) قناعۃ: اپنے حصہ پر راضی ہونا. غِنی: بکسر غین: تونگری، مالداری، بے نیازی. غنی: تین معنوں میں مستعمل ہے (۱) بالکل محتاج اور ضرورتمند نہ ہونا. یہ غنی صرف خدا کو حاصل ہے (۲) کم ضرورتمند ہونا یہ ہر قانع کی صفت ہے. (۳) مالدار ہونا. القوت: ایسا رزق جو بقدر ضرورت ہو. مجزی: اسم فاعل از (افعال) کفایت کرنیوالا، کافی ہونیوالا.

(۱) ترجمہ :- حرص، نفس کے لئے مفلسی ہے اور قناعت، تونگری ہے، اور بقدر ضرورت رزق پر اگر نفس قناعت کرے تو وہ اس کو کافی ہو جائے گا.

(۲) تحقیق لغات :- حیز: واحد مذکر غائب مجہول: جمع کیا جائے، اکٹھا کیا جائے. حاز (ن) حوزًا: جمع کرنا

(۲) ترجمہ :- اگر کائنات کی ساری دولت نفس کیلئے اکٹھا کر دی جائے تو وہ اسکے لئے کافی نہیں ہوگی اگر وہ (نفس) اسپر قناعت نہ کرے.

وقال آخر

(۱) سَأَعْمِلُ نَصَّ العِيْسِ حَتّٰى يَكُفَّنِيْ　غِنَى المَالِ يَوْمًا أَوْ غِنَى الحِدْثَانِ

(۲) فَلَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ يُرىٰ لَهَا　عَلَى المَرْءِ ذِي العَلْيَاءِ مَسُّ هَوَانِ

(۱) اعراب :- (أعمل) فعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (نص العیس) مفعول بہ (حتی) برائے غایت معنی میں إلیٰ کے (یکفنی) اصل میں أن یکفنی ہے أن: مصدریہ یکفّ: فعل. نون: وقایہ یاء: ضمیر متکلم کی مفعول بہ (غنی المال) فاعل (یومًا) ظرف. أو: حرف عطف (غنی الحدثان) معطوف. (۱) تحقیق لغات :- سأعمل: واحد متکلم مضارع: میں کروں گا. کام میں لگاؤں گا، عمل میں لاؤں گا، استعمال کروں گا. أعملهٗ إعمالاً: عامل بنانا، کام پر لگانا. و— الرأی أو الآلة: استعمال کرنا. نصّ: مصدر: تیز دوڑانا. نصّ (ن) نصًّا — الناقة: تیز ہانکنا. و— الشئ: واضح کرنا. و— الحدیث: حدیث کی سند بیان کرنا. العیس: بکسر عین مفرد ہا أعْیَسُ: سفید سیاہی مائل اونٹ، عمدہ اور اچھے اونٹ. یکفّنی: واحد مذکر غائب مضارع: روکتا ہے. کفّ (ن) کفًّا: روکنا. کفّه عن الأمر: روک دینا. الحدثان بکسر حاء وفتحہا: مصائب، حوادثات.

(۱) ترجمہ :- میں عمدہ اونٹوں کو تیزی سے ہنکاتا رہوں گا (تلاش معاش میں) یہاںتک کہ مال کی فراوانی اور حوادثات زمانہ سے بیفکری مجھے روک دے (یعنی تلاش معاش میں اسوقت تک سرگرداں رہوں گا جبتک کہ معاشی حیثیت سے اطمینان اور فقر وفاقہ کی طرف سے بیفکری نہ ہوجائے)

(۲) اعراب :- (فللموت) فاء: تعلیلیہ (الموت) مبتدا، (خیر) خبر (من) حرف جار (حیاة) موصوف (یری) فعل. صفت (لها) یری سے متعلق. (علی) حرف جار (المرء) مجرور موصوف (ذی العلیاء) صفت (مسّ ہوان) یریٰ کا نائب فاعل. (۲) تحقیق لغات :- ذی: والا، صاحب. حالت جر میں. العلیاء: بلند مقام، بزرگی. مسّ: اسم مصدر: چھو دینا، دکھ پہنچانا، لاحق ہونا، لگ جانا. مسّ ہوان: ذلت وخواری کا لاحق ہونا. (۲) ترجمہ :- کیونکہ اس زندگی سے موت بہتر ہے جسمیں بلند مقام آدمی پر ذلت وخواری کا اثر دیکھا جائے.

(۱) مَتٰى يَتَكَلَّمْ يَلْغُ حُكْمُ مَقَالِهٖ　وَإِنْ لَمْ يَقُلْ قَالُوْا عَدِيْمُ بَيَانِ

(۲) كَأَنَّ الغِنٰى فِيْ أَهْلِهٖ بُوْرِكَ الغِنٰى　بِغَيْرِ لِسَانٍ نَاطِقٌ بِلِسَانِ

(۱) اعراب :- (متی) اسم شرط (یتکلم) فعل شرط. (یلغ) فعل جزاء (حکم مقالہ) فاعل. (وإن) واو: استینافیہ. إن: حرف شرط. (لم یقل) فعل شرط. (قالوا) إن کی جزاء (عدیم بیان) مضاف ومضاف الیہ ہوکر مبتدا محذوف کی خبر. تقدیر عبارت: ہو عدیم بیان.

(۱) تحقیق لغات :- یلغ: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بجزاء متیٰ: لغو ہوجاتا ہے، بے وقعت ہوجاتا ہے. لغیٰ (ن) لغواً — الشئ: باطل ہونا. و— عن الطریق: راستے سے ہٹنا. حکم: فرمان، فتویٰ، فیصلہ، زور، قوت، استحکام. مقال: اسم مصدر. بات، قول، گفتگو. عدیم: معدوم، فقیر، دیوانہ. بیان: قوت گویائی، وضاحت کرنا، کھولنا.

(۱) ترجمہ :- (اسلئے کہ) جب وہ بولتا ہے تو اسکی بات بے اثر ہوجاتی ہے، اور اگر نہ بولے تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ قوت گویائی سے محروم ہے (گونگا ہے)

(۲) اعراب :- (کأن) حرف مشبہ بہ فعل. (الغنی) اسم. (فی أہلہ) ناطق سے متعلق (بورک الغنی) جملہ دعائیہ. (بغیر لسان) ناطق سے متعلق (ناطق) کأن: کی خبر (بلسان) ناطق سے متعلق. (۲) معنی: الغِنیٰ ناطِقٌ بلسانٍ وإن لم یکن لہٗ لسانٌ بارک اللّٰہ الغنیٰ فی الأغنیاء (ای حکم النطق لا ینفذُ ولا یعملُ فی النُّفُوسِ ولا یقومُ لہٗ وزنٌ بحیث أنّہٗ نُطْقٌ بَلِ النُّطْقُ یؤثّر بالغِنیٰ کما نریٰ انّ النّاطِقَ المفلِسَ غیرُ ناطِقٍ والغَنِیُّ الّذِیْ ہُوَ غیرُ ناطِقٍ ناطقٌ.

(۲) ترجمہ: مبارک ہو تونگری دولتمندوں کو اسلئے کہ دولت بلا زبان کے بولتی ہے (اور افلاس باوجود زبان کے گونگا ہے)

وقال آخر

وَمَا طَالِبُ الْحَاجَاتِ فِي كُلِّ وِجْهَةٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ أَجَدَّ وَشَمَّرَا

اعراب :- (وماطالب الحاجات) واؤ: استینافیہ (طالب لحاجات) مبتدا (فی کل وجھۃ) طالب کا متعلق اوّل (من الناس) متعلق ثانی (إلاّ) حرف استثنار لغو (مَنْ) اسم موصول (اجد) معطوف علیہ (دشمّرا) داؤ: حرف عطف (شمرا) معطوف. معطوف ومعطوف علیہ ہوکر صلہ. موصول وصلہ ملکر خبر.

تحقیق لغات:- طالب : اسم فاعل: طلب کرنیوالا، ڈھونڈھنے والا، جستجو کرنیوالا. از (نصر) طلب: کا اصل معنی ہے کسی شئ کو پانے کے لئے جستجو کرنا، خواہ وہ شئ اعیان میں سے ہو یا معانی میں سے. الحاجات: مفرد ہا: حاجۃ: وہ چیز جس کی ضرورت ہو، خواہش، خطرہ، کام، غرض. وِجھۃ: بفتح واو دکسرا: اسم مکان، وہ سمت جدھر رخ کیا جائے، نظریہ، نقطۂ نظر، تھیوری. یا وجھۃ کو مصدر مانا جائے تو معنی ہوگا: سامنے کا رُخ، وہ چیز جو منہ کے سامنے ہو. لیکن اس صورت میں واد کا موجود ہونا غیر قیاسی ہے. بہر حال دونوں صورتوں میں مراد ایک ہی ہے. یعنی وہ سمت جدھر رُخ کیا جائے.

أجدَّ: واحد مذکر ماضی. از (افعال) کوشش کیا. أجدّ فی الأمر: کسی کام میں کوشش کرنا، سنجید گی اختیار کرنا. شمّرا: واحد مذکر غائب ماضی. الف: اشباع کا ہے: کمربستہ ہوگیا، مستعد ہوا. شمّر تشمیراً: تیزی سے گذرنا: شمّر عن ساقیہ: مستعد ہونا: کمربستہ ہونا. و- فی الامر: چستی کرنا. وللأمر: کام کا ارادہ کرنا.

معنٰے :- لا یطلب الحاجات فی کل وجھۃ من الناس الا من یجتھد ویھتم. ترجمہ :- لوگوں میں سے اپنی ضروریات کا متلاشی وہی شخص ہو سکتا ہے جو کوشش کرے اور کمربستہ ہوجائے.

(۱) نَسِرْ فِي بِلَادِ اللهِ وَالْتَمِسِ الْغِنٰى تَعِشْ ذَا الْيَسَارِ أَوْ تَمُوْتُ فَتُعْذَرَا

(۲) وَلَا تَرْضَ فِي عَيْشٍ بِدُوْنٍ وَلَا تَنَمْ وَكَيْفَ يَنَامُ اللَّيْلَ مَنْ بَاتَ مُعْسِرَا

(۱) تحقیق لغات :- سِر: واحد مذکر امر: چل، سفر کر. سار (ض) سیرًا: چلنا. سفر کرنا. ألتمس: واحد مذکر امر: تلاش کر، ڈھونڈھ. از (انتعال) تعش : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بجواب امر: تو زندگی بسر کر، زندہ رہ. از (ض) یسار : دولتمندی، تونگری. ج یُسُرٌ. تُعذرا : واحد مذکر حاضر مضارع مجہول منصوب بتقدیر أنْ بعد فار. الف : اشباع کا ہے : تمہارا عذر قبول کر لیا جائے گا. تم سے الزام دور کر دیا جائے گا. از (ض) (۱) ترجمہ :- لہذا خدا کی زمین میں سفر کر اور دولت تلاش کر اور دولتمند ہوکر زندگی بسر کر یا تو مر جائے گا تو معذور سمجھا جائے گا (یعنی دو ہی صورت ہوگی چاہے تونگری حاصل ہوجائے گی یا جد وجہد کی راہ میں موت آجائیگی تو سستی اور کاہلی کا الزام رفع ہوجائے گا.

(۲) اعراب :- (ولا ترض) واؤ: استینافیہ (لا ترض) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (فی) فعل کا متعلق اوّل (بدون) متعلق ثانی. (ولا تنم) واؤ: حرف عطف. لا تنم: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (وکیف) واؤ استینافیہ کیف: اسم مبہم مبنی برائے ظرف. (ینام) فعل. (اللیل) مفعول فیہ (مَنْ) فاعل (بات) فعل ناقص. ھو کی ضمیر مستتر اسم ذو الحال (معسرا) حال. (۲) تحقیق لغات:- دُون: سوائے، معمولی، تھوڑا، جو کسی سے نیچے ہو دُوْنَ کہلاتا ہے. دون ظرف ہے فوق کی نقیض کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اسم بھی واقع ہوتا ہے. بمعنی غیر جیسے : (إتخذوا من دونہ آلھۃ) لوگوں نے اسکے غیر کو معبود بنایا. (کیف) کیسے، کس طرح، کبھی شرطیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے : جیسے، جس طرح. کبھی سوالیہ ہوتا ہے تو معنی ہوتا ہے کیسے، کس طرح. لیکن کیف سے کبھی سوال مقصود نہیں ہوتا بلکہ استعجاب یا توبیخ ہوتا ہے جیسے (کیف تکفرون باللّٰہ) اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو. یہاں شعر میں استعجاب کیلئے آیا ہے. معسرا: اسم فاعل از (افعال) مادّہ (عسر) تنگدست (۲) ترجمہ :- اور زندگی میں معمولی چیز پر راضی نہ ہو اور نہ سو، اور جو تنگدست ہو وہ کسطرح رات میں سوئیگا.

Scanned by CamScanner

وقال آخر

(۱) وَمَنْ یَحْمَدُ الدُّنْیَا لِشَیْءٍ یَنَالُهُ فَسَوْفَ لَعَمْرِی عَنْ قَرِیْبٍ یَلُوْمُهَا

(۲) إِذَا أَدْبَرَتْ کَانَتْ عَلَی الْمَرْءِ حَسْرَةً وَإِنْ أَقْبَلَتْ کَانَتْ کَثِیْرًا هُمُوْمُهَا

(۱) اعراب :- (مَنْ) شرطیہ مبتدا، (یحمد) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (لشئ) لام حرف جار شیٔ : مجرور موصوف (ینالہ) صفت. موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور. اور یحمد سے متعلق (لعمری) لام ابتدائیہ. عمر : مضاف. یاء ضمیر مضاف الیہ. مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، (قسمی) خبر (عن قریب) یلومہا سے متعلق (یلومہا) فعل جزاء.

(۱) تحقیق لغات :- یحمد : واحد مذکر غائب مضارع : وہ تعریف کرتا ہے، سراہتا ہے، خوبی بیان کرتا ہے. حمد (س) حمداً و محمداً : تعریف کرنا. مادّہ (حمد) ہے. حمد : مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے. کیونکہ مدح افعال حسنہ پر ہوتی ہے جو انسان کے اختیار سے سرزد ہوتے ہیں اور ان اوصاف حمیدہ پر بھی ہوتی ہے جو بہ تسخیر الٰہی اسمیں موجود ہیں. اور شکر وہ ہے جو صرف نعمت کے مقابلہ میں ہو. اور حمد صرف ان امور پر ہے جو بہ تسخیر الٰہی ہو. لعمری : میری زندگی کی قسم. یلوم : واحد مذکر غائب مضارع : ملامت کرتا ہے، بُرا بھلا کہتا ہے. لَامَ (ن) لَوْماً و مَلَامَةً : ملامت کرنا. (۱) ترجمہ :- اور جو شخص کہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر دنیا کی تعریف کرتا ہے، تو قسم ہے میری زندگی کی کہ وہ جلد ہی اس کی ملامت کرے گا (کیونکہ دنیا کی حالت میں یکسانیت نہیں ہے نشیب و فراز کا ایک تسلسل ہے)

(۲) تحقیق لغات :- أدبرت : واحد مؤنث غائب ماضی : اس نے پیٹھ پھیر لی، پیٹھ پھیر کر چلی گئی. از (افعال) مادّہ (دبر) ہے. ہی ضمیر مستتر کا مرجع (الدنیا) ہے. أقبلت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ سامنے آئی، وہ متوجہ ہوئی. از (افعال) مادّہ (قبل) ہے. ہموم : مفرد ہا ہَمٌّ رنج و غم، افکار. (۲) ترجمہ :- دنیا جب پیٹھ پھیرے (اس سے محرومی ہوجائے) تو انسان کیلئے صرف ایک حسرت ہوتی ہے (یعنی دنیا سے محرومی کی) اور اگر آجائے (مل جائے) تو اسکے ہزار رنج

(۱) إِذَا انْقَطَعَتْ عَنِّی مِنَ الْعَیْشِ مُدَّتِی فَإِنَّ بُکَاءَ الْبَاکِیَاتِ قَلِیْلُ

(۲) سَیُعْرَضُ عَنْ ذِکْرِی وَتُنْسَی مَوَدَّتِی وَیَحْدُثُ بَعْدِی لِلْخَلِیْلِ خَلِیْلُ

(۱) اعراب :- إذا : حرف شرط. انقطعت : فعل شرط دونوں جار مجرور فعل سے متعلق. مدتی : فاعل. فاء : حرف جواب. إنّ : حرف تاکید (بکاء الباکیات) اسم (قلیل) خبر. تحقیق :- انقطعت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ کٹ گئی، وہ ٹوٹ گئی، وہ ختم ہوگئی. از (انفعال) مادّہ (قطع) ہے. انقطع انقطاعاً — الحرُّ أو البردُ : گرمی یا سردی کا زمانہ گذرنا — السیف : تلوار کی دھار گرنا. و— ماء البیر : کنویں کا پانی ختم ہوجانا. و— لسانُہٗ : زبان کی طلاقت و روانی کا زائل ہونا. و— إلیٰ فلانٍ : کسی کا حلقہ بگوش ہونا. انقطعت مدتی : میری مدت تمام ہوئی. بکاء : مصدر از (ض) گریہ وزاری. الباکیات : مفرد ہا باکیۃٌ : رونے والیاں. (۱) ترجمہ :- جب میری زندگی کی مدت تمام ہوجائیگی (مر جاؤں گا) تو رونے والیوں کا رونا کم ہوجائے گا (کیونکہ لیل و نہار کی گردش بہت جلد ماضی کے نقوش کو دھندلا اور پھر مٹا دیتی ہے. شعر : ثم انقضت تلک السنون و أہلہا. فکأنہا وکأنہم أحلام) (۲) تحقیق لغات : سیعرض : واحد مذکر غائب مستقبل قریب مجہول : وہ اعراض کیا جائے گا، منہ پھیر لیا جائے گا. از (افعال) مادّہ (عرض) ہے. أعرض عنہ اعراضاً : منہ پھیرنا، اعراض کرنا. ذکر : تذکرہ، یاد، شہرت، بلندی، بزرگی، نصیحت، بیان. تنسیٰ : واحد مؤنث غائب مضارع مجہول : بھلا دی جائے گی، ترک کر دی جائیگی. از (سمع) نسی نسیاناً : بھولنا. کسی چیز کے فراموش ہوجانے کے بعد اس کا ترک ہوجانا لازم ہے اس لئے معنیٰ : ترک کر دینے کا بھی ہوتا ہے. یحدث : واحد مذکر غائب مضارع : پیدا ہوجاتا ہے. از (ضرب) مادّہ (حدث) حدث کے معنی میں ظہور، جدت، نو پیدگی داخل ہے. الخلیل : وہ دوست جس کی محبت دل کی گہرائیوں میں اتری ہو.

(۲) ترجمہ :- جلد ہی میرے تذکرے سے منہ پھیر لیا جائے گا، اور میری محبت بھلا دی جائیگی، اور میرے بعد دوست کے لئے کوئی نیا دوست پیدا ہوجائے گا

(۱) أَجَلَّكَ قَوْمٌ حِيْنَ صِرْتَ إِلَى الغِنَى ۔۔۔ وَكُلُّ غَنِيٍّ فِي العُيُوْنِ جَلِيْلُ

(۲) وَلَيْسَ الغِنَى إِلَّا غِنًى زَيَّنَ الفَتَى ۔۔۔ عَشِيَّةَ يَقْرِيْ أَوْ غَدَاةَ يُنِيْلُ

(۱) اعراب :- (أجل) فعل (ک) ضمیر مفعول بہ (قوم) فاعل (حین صرت إلی الغنی) ظرف. (وکل) واو: حرف عطف (کل غنی) مبتدا (فی العیون) جلیل سے متعلق (جلیل) خبر.

(۱) تحقیق لغات:- أَجَلَّ: واحد مذکر غائب ماضی: تعظیم کیا، عظمت بخشی. أَجَلَّہُ اجلالاً: تعظیم کرنا، بڑائی کرنا، عظمت بخشنا. حِیْن: وقت، زمانہ، مدت. ج أَحیان. حِیْن: ہمیشہ ظرف ہوکر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی میں جو ابہام ہوتا ہے اس کی تخصیص مضاف الیہ سے ہوجاتی ہے. جیسے (وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ) اور چھٹکارہ کا وقت نہیں تھا. مناص: مضاف الیہ ہے اس سے حین کی تخصیص ہوگئی، یعنی چھٹکارہ کا وقت حِیْن: کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) موت کے لئے جیسے (وَمَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِيْنٍ) (۲) برس اور سال کے لئے جیسے (تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ) (۳) مطلق وقت کے لئے جیسے (ہَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ) جلیل: عظیم، بڑا، بزرگ، قابل قدر.

(۱) ترجمہ:- جب تو مالدار ہوجائے گا تو لوگ تیری عزت کریں گے، اور ہر مالدار نگاہوں میں معظم ہوتا ہے.

(۲) اعراب :- (ولیس) واو: حرف استینافیہ (لیس) فعل ناقص. (الغنی) اسم (الا) حرف استثناء لغو (غنی) خبر موصوف (زین الفتی) صفت (عشیۃ یقری) معطوف علیہ (أو غداۃ) أو: حرف عطف (غداۃ ینیل) معطوف. معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف. (۲) تحقیق لغات:- زَیَّنَ: واحد مذکر غائب ماضی از (تفعیل) مادّہ (زینۃ) ہے: آراستہ کیا، سنوارا، زینت دی. یَقْرِیْ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ مہمان نوازی کرتا ہے. قری (ض) قِرًی وقِرَاءً ۔ الضیفَ: مہمان نوازی کرنا. یُنِیْلُ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بخشش کرتا ہے. (۲) ترجمہ:- دولتمندی وہی ہے جو نوجوان کو آراستہ کرے اس شام کو جبکہ کسی کی مہمان نوازی کرے، یا اس صبح کو جب کسی کو کچھ عنایت کرے.

(۱) وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمًا وَإِنْ كَانَ مُعْدِمًا ۔۔۔ جَوَادٌ، وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ بَخِيْلُ

وله ایضاً

(۲) أَيَا مَنْ عَاشَ فِي الدُّنْيَا طَوِيْلًا ۔۔۔ وَأَفْنَى العُمْرَ فِي قِيْلٍ وَقَالِ

(۱) اعراب :- (لم یفتقر) فعل (یوماً) ظرف (وإن) واو: حالیہ. إنْ: حرف شرط (کان معدما) فعل شرط جزاء محذوف پر جملہ ماسبق دلالت کر رہا ہے (جواد) فاعل (ولم یستغن) واو: حرف عطف (لم یستغن) فعل (قط) ظرف (بخیل) فاعل. (۱) تحقیق لغات:- لم یفتقر: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلَمْ: محتاج نہیں ہوا، نادار نہیں ہوا. از (افتعال) مادّہ (فقر) ہے. (معدما) محتاج، نادار، مفلس، تنگدست. از (افعال) مادّہ (عدم) ہے. أعدم إعداماً ۔ الرجلُ: محتاج ہونا، مفلس ہونا. جواد: صیغہ صفت: بہت داد و دہش کرنیوالا. ج أجواد، أجاوِد. لم یستغن: واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلَمْ. مستغنی نہیں ہوا، مالدار نہیں ہوا. قطّ: ہرگز، کبھی. برائے ظرف زمان. ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے (ما فعلتہ قط) اس کو میں نے کبھی نہیں کیا. بخیل: وہ آدمی جو مناسب جگہ پر خود خرچ نہ کرے اور غیر کو بھی خرچ کرنے سے روکے. ج بُخلاء.

(۱) ترجمہ:- سخی آدمی کبھی محتاج نہیں ہوتا اگرچہ تنگدست ہو اور بخیل کبھی غنی نہیں ہوتا (کیونکہ غنی اور فقر کا تعلق قلب سے ہوتا ہے مال کی کثرت اور قلت سے نہیں اور بخیل کی طبیعت فقیر ہوتی ہے.)

(۲) اعراب :- (أیا) حرف ندا بمعنی أدعو (مَن) منادیٰ موصول (عاش) صلہ (فی الدنیا) عاش سے متعلق (طویلاً) صفت مصدر محذوف کی (یعنی عیشاً طویلاً) (وأفنی) واو حرف عطف (أفنی) فعل (العمر) مفعول بہ (فی قیل وقال) أفنی سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات:- أفنیٰ: واحد مذکر غائب ماضی: برباد کیا، فنا کیا. از (افعال) مادّہ (فناء) ہے. قیل و قال: بکواس، بحث ومباحثہ، گپ شپ، گفتگو، بات چیت، چون وچرا. (۲) ترجمہ:- اے وہ شخص جس نے دنیا میں طویل زندگی بسر کی اور بحث ومباحثہ میں عمر برباد کردی.

(۱) وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِيْمَا سَيُفْنِيْ — وَجَمَّعَ مِنْ حَرَامٍ أَوْ حَلَالِ

(۲) هَبِ الدُّنْيَا تُقَادُ إِلَيْكَ عَفْوًا — أَلَيْسَ مَصِيْرُ ذَالِكَ إِلَى الزَّوَالِ

(۱) اعراب :- (وَأَتعب) واؤ: حرف عطف. أتعب: فعل. ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع مَنْ ہے (نفسہ) مفعول بہ (فیما سیفنی) فی: حرف جار. ما: موصول. سیفنی: صلہ. جار مجرور مل کر فعل سے متعلق. (وجمع) واؤ: حرف عطف. جمع: فعل. (مِنْ) حرف جار فعل سے متعلق (حرام و حلال) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مجرور. (۱) تحقیق لغات :- أتعب: واحد مذکر غائب ماضی. اس نے تھکایا، مشقت میں ڈالا. از (افعال) سیفنی: واحد مذکر غائب مستقبل قریب. جلد ہی فنا ہوجائے گا. از (س) جمع: واحد مذکر غائب ماضی: اس نے خوب خوب اکٹھا کیا از (تفعیل) اس میں تشدید مبالغہ کے لئے ہے.

(۱) ترجمہ :- اور اپنی جان اس چیز (کے حاصل کرنے) میں ہلکان کی جو جلد ہی فنا ہوجائیگی، اور حرام و حلال کو خوب خوب جمع کیا. (آنکھ بند کرکے دنیا کی دولت پر دونوں ہاتھ مارتے رہے)

(۲) اعراب :- (ھب) فعل امر معنی میں إحسب کے. إحسب: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. (الدنیا) مفعول اول (تقاد) فعل، ضمیر اس میں نائب فاعل ذوالحال (الیك) تقادُ سے متعلق. (عفواً) حال. فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر مفعول ثانی. مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ھب: وھب: سے فعل امر: مان لو، فرض کرلو جیسے (ھبنی فعلتُ) مان لو میں نے کیا اس سے دوسرا صیغہ نہیں آتا. تقاد: واحد مؤنث غائب مجہول. وہ کھینچی جاتی ہے، چلائی جاتی ہے. قاد (ن) قیادۃ و قوداً: آگے سے کھینچنا، لے چلنا. و — الجیش: قیادت کرنا، سپہ سالاری کرنا. عفواً: وہ چیز جو بلا سوال کے ہاتھ آجائے. فاضل چیز. مصیر: انجام.

(۲) ترجمہ :- فرض کرو کہ دنیا تمہارے پاس بغیر مانگے آرہی ہے تو کیا اس کا انجام فنا اور زوال نہیں ہے.

وقال محمد بن عبد الرحمٰن العطوی

(۱) تَرَى الدُّنْيَا وَزَهْرَتَهَا فَتَصْبُو — وَمَا يَخْلُوْ عَنِ الشَّهَوَاتِ قَلْبُ

(۲) وَلٰكِنْ فِيْ خَلَائِقِهَا نِفَارٌ — وَمَطْلَبُهَا بِغَيْرِ الْحَظِّ صَعْبُ

(۱) اعراب : (ترى) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الدنیا) مفعول بہ (وزھرتھا) واؤ: حرف عطف. زھرتھا: معطوف (فتصبو) فاء: تعلیلیہ. تصبو: فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- زھرۃ: رونق، خوبی، تازگی، سرسبزی، زینت بہار، اصل میں جب کلی کھل جاتی ہے تو زھرۃٌ کہلاتی ہے اور دنیا کی بہار اور زینت کے لئے اسی مناسبت سے زھرۃٌ بولا جاتا ہے. تصبو: واحد مذکر حاضر مضارع: تم شوق کرتے ہو، مائل ہوتے ہو، فریفتہ ہوتے ہو. از (ن) مادہ (صبوۃ) ہے. شھوات: مفرد ہا شھوۃ: شہوت، للچاہٹ، نفسانی خواہش، جس طرف نفس کا اشتیاق ہو. از (نصر و سمع)

(۱) ترجمہ :- تو دنیا اور اس کی تازگی دیکھکر فریفتہ ہوجاتا ہے اور کوئی دل خواہشوں سے خالی نہیں ہوتا (یعنی ہر دل میں دنیا کی تمنا ہے)

(۲) اعراب :- (ولکن) واؤ: استینافیہ: لکن: حرف استدراک (فی خلائقھا) خبر مقدم (نفارٌ) مبتدا ر مؤخر (ومطلبھا) واؤ: حرف عطف مطلبھا: مبتدار. (لبغیر الحظ) مطلب سے متعلق. (۲) تحقیق لغات :- خلائق: مفرد ہا: خلیقۃٌ. طبیعت، خصلت عادت، وہ مزاج جسپر کسی کی تخلیق ہوتی ہے. نفارٌ: بکسر نون. مصدر. از (ن ض) نفرت، بیزاری، بیتابی، وحشت. مطلب: مصدر میمی: طلب کرنا، جستجو کرنا، پانا. الحظ: قسمت، حصہ، فائدہ، ثمرہ، لطف. ج حظوظ.

(۲) ترجمہ :- مگر اس کے (دنیا کے) مزاج میں وحشت ہے، اور اسکو پانا بلا نوشتہ تقدیر کے مشکل ہے (دنیا کی طرف جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہے تو اٹکھیلیاں کرتی ہے، ناز نخرے دکھاتی ہے اور اپنے عاشق بہت دور غفلت کی دلوں میں الجھاؤ ہے، یہی اسکا مزاج ہے)

(۱) كَثِيرًا مَّا نَلُومُ الدَّهْرَ فِيمَا يَمُرُّ بِنَا وَمَا لِلدَّهْرِ ذَنْبٌ

(۲) وَيَعْتِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَوْلَا يُقَدَّرُ حَاجَةٌ مَا كَانَ عَتْبُ

(۱) تحقیق لغات :- نلوم : جمع متکلم مضارع : ہم ملامت کرتے ہیں ، بُرا بھلا کہتے ہیں از (نصر) فیما یمر بنا : ما بمعنی الذی ۔ یمر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ گذرتا ہے ۔ اسمیں ہُو کی ضمیر مستتر کا مرجع ما ہے ۔ مرّ (ن) مروراً : گذرنا ۔ اور اگر مصدر مرارۃ ہو تو کڑوا اور تلخ ہونیکا معنی ہوتا ہے ۔ ذنب : گناہ ، کوتاہی ، قصور ، برا انجام ۔ ج ذنوب ۔

معنیٰ :- ما اکثر لومنا الدّھر فیما نواجھہ من الأحوال السّیّئۃ والمصائب والشّدائد ولا ذنب لہ فیھا بل إکتسبناھا بأیدینا ۔

(۱) ترجمہ :- ہم کس قدر زمانے کو گالیاں دیتے ہیں ان حالات پر جن سے ہم دوچار ہوتے ہیں ، حالانکہ زمانے کا کوئی قصور نہیں ہے ۔ (۲) اعراب :- واؤ : حرف استیناف (یعتب) فعل (بعضنا) فاعل (بعضًا) مفعول بہ واؤ حرف عطف ۔ لولا : برائے شرط (یقدر حاجۃ) فعل شرط ما کان عتب : فعل جواب ۔

(۲) تحقیق لغات :- یعتب : واحد مذکر غائب مضارع : وہ عتاب کرتا ہے ، اظہار ناراضگی کرتا ہے ، جھڑکتا ہے ۔ عتب : (ن ض) عتباً و عُتباناً علیہ : عتاب کرنا ، غصہ کرنا ، ڈانٹنا جھڑکنا ملامت کرنا ۔ یقدر : واحد مذکر غائب مضارع مجہول ۔ مقدار متعین کیجائے ، اندازہ لگایا جائے ۔ حاجۃ : احتیاج ، ضرورت ۔ (۲) ترجمہ :- ہم میں کا ہر شخص ایک دوسرے کو ملامت کرتا ہے ، اور اگر ضرورت مقدر نہ کی جاتی تو ملامت نہ ہوتی (اس کا دو مفہوم ہو سکتا ہے (۱) اگر لوگوں کو ایک دوسرے کا احتیاج نہ ہوتا تو حرف شکایت زبان پر نہ آتا ۔ (۲) اگر اپنی ضرورتوں کی مقدار متعین نہ کیجاتی تو شکایت نہ ہوتی کیونکہ مقررہ مقدار اگر حاصل نہیں ہوگی تو شکایت لازمی ہے

(۱) فُضُولُ الْعَيْشِ أَكْثَرُهَا هُمُومٌ وَأَكْثَرُ مَا يَضُرُّكَ مَا تُحِبُّ

(۲) فَلَا يَغْرُرْكَ زُخْرُفُ مَا تَرَاهُ وَعَيْشٌ لَيِّنُ الْأَعْطَافِ رَطْبُ

(۱) اعراب :- مصرعہ اولی کا اعراب ظاہر ہے ۔ (واکثر) واؤ : حرف عطف ۔ أکثر : مبتدا ، مضاف (ما) اسم موصول (یضرک) صلہ ۔ موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ (ما) اسم موصول خبر (تحب) صلہ ۔ (۱) تحقیق لغات :- فضول : مفرد ہا فضلٌ : ضرورت سے زائد چیز ، بڑھوتری ، زیادتی ، بلا استحقاق کے اپنی طرف سے کسی کو کچھ دینا ۔ أکثرھا : ضمیر کا مرجع فضول ہے ۔ ھموم : مفرد ہا ھمٌّ : رنج وغم ، فکرمندی ، ارادہ ۔ یضر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ نقصان پہونچاتا ہے ۔ از (ن) ، مادہ (ضرر) ہے ۔

(۱) ترجمہ :- زندگی میں دولت کی فراوانی اکثر رنج وغم (کا باعث) ہے ، اور جو چیز تمھیں نقصان پہنچاتی ہے زیادہ تر تم اسی کو پسند کرتے ہو ۔ (۲) اعراب :- (فلا یغرر) فا برائے جزاء (لا یغرر) فعل ۔ کاف ضمیر مفعول بہ (زخرف) فاعل مضاف (ما) اسم موصول (تراہ) صلہ (وعیش) واؤ : حرف عطف (عیش) موصوف (لین الأعطاف) صفت اول (رطب) صفت ثانی ۔ (۲) تَحْقِيْق لغات :- لا یغرر : واحد مذکر غائب نہی : تمھیں دھوکہ نہ دے ، فریب میں نہ ڈالے ۔ غرّہ (ن) غروراً : دھوکہ دینا ، جھوٹی امید دلانا ، سبز باغ دکھانا ۔ زخرف : ظاہری آرائش ، رونق ، چمک ، سنگار ، زینت ، کسی چیز کا کمال حسن ، ملمع ، سنہری ۔ جب اسکا استعمال قول کیلئے ہو تو معنی ہوگا : جھوٹ سے سجایا ہوا کلام ۔ لیّن : صیغہ صفت : نرم ، لچک ، ج لیّنون ، ألیناء ۔ الأعطاف : مفرد ہا عِطفٌ بکسر عین : شانہ پہلو ۔ عِطف : کا اصل معنی ہے موڑنا ، اسلئے سر سے سرین تک کے حصہ بدن کو عِطف کہتے ہیں ۔ کیونکہ انسان اس کو موڑ سکتا ہے ۔ بولا جاتا ہے : ثنیٰ عِطفَہٗ : منہ موڑ لیا ، سختی برتی ۔ عیش لین الأعطاف : نرم پہلوؤں والی زندگی یعنی ناز و نعمت والی زندگی ۔ رطب : تر ، خوشحال ۔ (۲) ترجمہ :- کسی چیز کی ظاہری آرائش اور ناز و نعمت والی خوشحال زندگی تمھیں فریفتہ نہ کرے ۔

(۱) فَتَحْتَ صُدُوْرِ قَوْمٍ أَنْتَ فِيْهِمْ — صَحِيْحُ الرَّأْيِ دَاءٌ لَا يُطَبُّ

(۲) إِذَا مَا بُلْغَةٌ جَاءَتْكَ عَفْوًا — فَخُذْهَا فَالْغِنىٰ مَرْعًى وَشُرْبٌ

(۱) اعراب :- (فتحت) فاء تعلیلیہ (تحت) ظرف. صحیح سے متعلق. مضاف (صدور) مضاف الیہ مضاف (قوم) مضاف الیہ موصوف (أنت فیہم) صفت (صحیح الرای) مبتدا (داء) خبر موصوف (لا یطب) صفت. (۱) تحقیق لغات :- صحیح الرأی : صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے. اصل میں ہے. (الرأی الصحیح) درست رائے. داءٌ : مرض، روگ، بیماری. ج أدواء. لا یطب : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. علاج نہیں کیاجائے گا. طبّہٗ (ن ض) طبًّا : علاج کرنا. و— الرجلُ : کاموں میں سستی اور نرمی برتنا. بولاجاتاہے (من أحبّ طبّ) جو دوست رکھتا ہے نرمی برتتا ہے.

(۱) ترجمہ :- کیونکہ جس قوم میں تم ہو اس کے سینوں (دلوں) کے اندر درست رائے ایک لاعلاج بیماری ہے (کیونکہ ان کی جبلت میں ٹیڑھ ہے اس لئے ہر سیدھی اور درست چیز سے ابا ء کرتی ہے) (۲) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (ما) زائدہ (بلغۃ) فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت (إذا جاءت بلغۃ) جملہ فعل شرط. (جاء تك عفواً) جملہ تفسیریہ (فخذ) فاء : برائے جواب (خذ) فعل امر أنت کی ضمیر مستتر فاعل. ھا : ضمیر مفعول بہ. فاء : تعلیلیہ (الغنی) مبتدا (مرعی) خبر معطوف علیہ (وشرب) واؤ : حرف عطف. (شرب) معطوف.

(۲) تحقیق لغات : بلغۃ : بقدر کفاف روزی، اتنی روزی جتنے سے ضرورت پوری ہوجائے. عفواً : وہ چیز جو خود سے بلا مانگے ہاتھ آجائے. الغنی : دولت، تونگری. مرعی : چراگاہ، جانور اور انسانوں کی خوراک، یعنی گھاس، غلہ، پھل وغیرہ. شرب : بضم شین. مصدر از (سمع) پینا، پانی. (۲) ترجمہ :- جب بلا دشواری کے تمھیں بقدر کفایت روزی ملجائے تو قبول کرلو کیونکہ دولت کھانا اور پانی ہے (انسانی زندگی میں دولت کی اس سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں)

إِذَا اتَّفَقَ الْقَلِيْلُ وَفِيْهِ سِلْمٌ — فَلَا تُرِدِ الْكَثِيْرَ وَفِيْهِ حَرْبٌ

تحقیق لغات :- اتفق : واحد مذکر غائب ماضی : اتفاق ہوا، اکٹھا ہوا، واقع ہوا، اچانک مل گیا. اصل میں : إوتفق ہے. از (افتعال) مادّہ (وفق) ہے. اتفق علیہ : اتفاق کیا. موافقت کی، پروگرام بنایا. القلیل : صفت مشبہ واحد، لیکن جمع پر بھی اطلاق ہوتاہے. بمعنی تھوڑا. حقیر ج قلیلون. سلم : بکسر سین. تسلیمٌ کا اسم ہے، مذکر ومؤنث دونوں طرح استعمال ہوتاہے. بمعنی صلح وآشتی، اطاعت وفرمانبرداری، سلامتی، محبت، دعا، مذہب اسلام. لا ترد : واحد مذکر حاضر نہی : تو ارادہ نہ کر، خواہش نہ کر، فکر نہ کر. از (افعال) مادّہ (إرادۃ)، ہے یا مجرد سے مانا جائے تو معنی ہوگا : تو تلاش نہ کر، مت ڈھونڈھ. از (نصر) مادّہ (رود) ہے. کثیر : صفت مشبہ از (کرُم) لفظ مفرد ہے لیکن معنی میں کثرت ہے اسلئے مفرد کی بھی صفت واقع ہوتاہے اور جمع کی بھی. بمعنی بہت. حرب : لڑائی ج حروب.

ترجمہ :- وہ تھوڑی چیز جس میں صلح وآشتی ہو بلا مخالفت ہاتھ آجائے تو اس زیادہ چیز کی تمنا نہ کر جس میں جنگ وپیکار ہو

كَانَ حَاتِمُ الطَّائِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْجُوْدِ وَالسَّخَاءِ[1] شَاعِرًا مُظَفَّرًا عَلَى الْأَعْدَاءِ[2] إِذَا قَاتَلَ غَلَبَ وَإِذَا غَنِمَ أَنْهَبَ[3] وَإِذَا سُئِلَ وَهَبَ وَإِذَا ضَرَبَ بِالْقِدَاحِ[4] فَازَ وَسَبَقَ وَإِذَا أَسَرَ أَطْلَقَ[5] وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَقْتُلَ وَاحِدًا مَهْ[6] وَبَلَغَهُ شِعْرُ الْمُتَلَمِّسِ الضُّبَعِيِّ

[1] الجود والسخاء : داد ودہش [2] مظفرا علی الاعداء : دشمنوں پر فتح پانے والا [3] إذا غنم أنہب : جب غنیمت حاصل کرتا تھا تو لٹا دیتا تھا [4] إذا ضرب بالقداح : جب جوا کھیلتا تھا [5] إذا أسر أطلق : جب گرفتار کرتا تھا تو رہا کردیتا تھا. [6] مَهْ : اسم فعل. رک جا. یہاں پر مراد ہے : کبھی بھی.

(۱) وأعلمُ علمَ حقٍّ غیرَ ظنٍّ ۔ وتقوی اللهِ مِن خیرِ العتادِ

(۲) لَحِفظُ المالِ خیرٌ مِن بُغاہٍ ۔ وطوفٍ فی البلادِ بغیرِ زادِ

(۳) قلیلُ المالِ تُصلِحُہُ فیبقی ۔ ولا یبقی الکثیرُ مع الفسادِ

(۱) اعراب :- واؤ: حرف استیناف. (أعلم) فعل ضمیر أنا کی فاعل. (علم حق) مفعول مطلق. (غیر ظن) تاکید. مصرع ثانی جملہ معترضہ ہے.

(۱) تحقیق لغات :- علم حق: علم یقینی. غیر ظن: بلا شبہہ. العتاد: بفتح عین: رخت سفر، سفر کی تیاری. (۱) ترجمہ :- اور بلا شبہہ یقینی طور پر میں چاہتا ہوں (اور اللہ کا خوف بہترین سامان ہے)

(۲) اعراب :- لام: ابتدائیہ (حفظ المال) مبتدا، (خیر) خبر (من بغاہ) خیر سے متعلق معطوف علیہ. واؤ: حرف عطف. طوف: معطوف. دونوں جار مجرور طوف: سے متعلق. مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر اعلم: کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۲) تحقیق لغات :- حفظ المال: مال کی حفاظت کرنا، نگرانی رکھنا. از (س) بُغاہ: بضم بار مصدر از (ض) مادّہ (ب. غ. و) ہے: طلب کرنا، تلاش کرنا. طوف: مصدر از (ن) طواف کرنا، گشت کرنا، سرگرداں ہونا. زاد: توشہ، سامان سفر، خوراک. ج أزواد.

(۲) ترجمہ :- کہ مال کی حفاظت کرنا (بچائے رکھنا) اس کی تلاش وجستجو اور ملکوں میں بلا توشہ کے سرگردانی کر[illegible] بدر کی ٹھوکریں کھانے) سے بہتر ہے.

(۳) تحقیق لغات :- [illegible] المال: یعنی المال القلیل: تھوڑا مال. تصلح: واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح کرتے ہو، درست کرتے ہو. از (افعال) أصلحہ إصلاحًا: درست کرنا، ٹھیک کرلینا و— بینھم: صلح کرانا. و— الیہ: نیکی کرنا. الفساد: اسم فعل و مصدر: بگاڑ، خرابی، تباہی، بگڑجانا، خراب ہوجانا. (۳) ترجمہ :- تھوڑا مال (اگر) تم اسکی اصلاح کرتے ہو (میانہ روی اور تجارت وغیرہ سے) تو باقی رہے گا، اور کثیر مال بگاڑ (شاہ خرچی اور اسراف) کے ساتھ باقی نہیں رہے گا.

قال مالہ قطع اللہ لسانہ حرّض النّاس علی البخل أفلا قال

(۱) فلا الجودُ یُفنی المالَ قبلَ فنائِہِ ۔ ولا البخلُ فی مالِ الشحیحِ یزیدُ

(۲) فلا تلتمس بُخلًا بعیشٍ مُقتَّرٍ ۔ لِکلِّ غدٍ رزقٌ یعودُ جدیدُ

(۳) ألم ترَ أنّ الرزقَ غادٍ ورائحٌ ۔ وإنّ الّذی یُعطیکَ غیرُ بعیدِ

(۱) اعراب :- (فلا) فاء: حرف عطف (لا) نافیہ (الجود) مبتدا، (یفنی المال) خبر (قبل فنائہ) یفنی سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۱) تحقیق لغات :- الجود: بخشش، داد ودہش، سخاوت، احسان. جادَ (ن) بالشی جودًا: سخاوت کرنا، و— علیہ: کرم کرنا، مہربانی کرنا. و— بنفسہ: جان کی بازی لگانا. یفنی: واحد مذکر غائب مضارع: فنا کرتا ہے، معدوم کرتا ہے. از (افعال) الشحیح: خود غرض، کنجوس، حریص، ایسا بخیل جس میں حرص اور بخل عادت بنگیا ہو. ج أشحّاء. (۱) ترجمہ :- داد ودہش مال کو فنا نہیں کرتی اس کے فنا ہونے سے پہلے، اور بخل کنجوس کے مال میں کچھ اضافہ نہیں کرتا. (۲) تحقیق لغات :- لاتلتمس: واحد مذکر حاضر نہی: تو نہ ڈھونڈھ، نہ تلاش کر. مقتّر: اسم مفعول. از (تفعیل) مادّہ (قتر) ہے: جس پر نان ونفقہ تنگ کیا گیا ہو. قتر: کا اصل معنی ہے: کسی لکڑی کا اٹھتا ہوا دھواں. کنجوس آدمی بھی کسی کو مال دینے کی جگہ گویا دھواں دیکر بہلا دیتا ہے. عیش مقتر: تنگ زندگی.

(۲) ترجمہ :- اپنی زندگی کو تنگ کر کے بخل تلاش نہ کرو، (کیونکہ) ہر آنے والے دن میں ایک نیا رزق ہے جو آتا رہتا ہے. (۳) اعراب :- (الم تر) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (أنّ) حرف تاکید (الرزق) اسم (غاد ورائح) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر خبر (وإنّ) واؤ: حرف عطف (إنّ) حرف تاکید (الذی) اسم موصول. (یعطیک) صلہ (غیر بعید) خبر. جملہ معطوف معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر (الم تر) کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے.

(۳) تحقیق لغات :- غاد ورائح: صبح وشام آنے اور جانے والا. (۳) ترجمہ :- تم دیکھتے نہیں کہ صبح وشام رزق آتا ہے، اور یہ کہ جو ذات تجھے عطا کرتی ہے وہ دور نہیں ہے

وقال النسر بن تولب العکلی مخضرم

(۱) لَا تَغْضَبَنَّ عَلَى امْرِءٍ فِي مَالِهِ ... وَعَلَى كَرَائِمِ صُلْبِ مَالِكَ فَاغْضَبِ

(۲) وَإِذَا تُصِبْكَ خَصَاصَةٌ فَارْجُ الْغِنَى ... وَإِلَى الَّذِي يُعْطِي الرَّغَائِبَ فَارْغَبِ

(۱) اعراب :- (لا تغضبنّ) فعل اَنت کی ضمیر مستتر فاعل (علی امرء) فعل کا متعلق اول . (فی مالہ) متعلق ثانی (علی کرائم صلب مالک) فاغضب سے متعلق .

(۱) تحقیق لغات :- لا تغضبنّ : واحد مذکر حاضر مستقبل بالون تاکید : تم ہرگز غصہ نہ ہو، غضبناک نہ ہو. غضب (س) غضباً و مَغْضَبَۃً : ناراض ہونا، غضبناک ہونا، منتقمانہ جذبہ کا بھڑکنا اس طرح کی آنکھیں سرخ اور گردن کی رگیں پھول جائیں . غضب لہٗ : کسی زندہ کے سبب غضبناک ہونا ، غضب بہ : کسی مردہ کے سبب غضبناک ہونا. کرائم : مفرد ہا : کریمۃٌ : ہر اچھی ، شریف ، اور بہترین چیز . کرائم المال : عمدہ اور بہترین مال. صلب : ریڑھ ، پیٹھ . اس کا اصل معنیٰ ہے : سخت ہونا . ریڑھ کو صلب اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بہت ٹھوس اور سخت ہوتی ہے . اور جسم میں ریڑھ اصل کی حیثیت رکھتی ہے اسلئے . صلب مال : کا مفہوم ہوگا : وہ مال جو اہم اور پسندیدہ ہو. اصلی مال .

(۱) ترجمہ :- کسی شخص کے مال پر ہرگز غصہ نہ ہو (حسد نہ کر) ہاں اپنے اہم اور اصلی مال کے عمدہ حصے پر غصہ اتار (خرچ کر) (۲) اعراب :- (واذا) واو : استینافیہ (اذا) شرطیہ (تصبک خصاصۃ) فعل شرط (فارج الغنی) فعل جواب . مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے (۲) تحقیق لغات :- تصب : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم باذا شرطیہ : وہ لاحق ہو جائے ، پہونچ جائے . از (افعال) اَصَابَ اِصَابۃً : پہونچنا . آپڑنا ، پالینا ، جالگنا ، خصاصۃ : سخت احتیاج ، بھوک ، تنگی ، فاقہ . خَصَّ یَخُصُّ کا مصدر ہے . فارج : واحد مذکر امر . تو امید رکھ . الرغائب : مفرد ہا : رغیبۃٌ : مرغوب شئی ، بڑی بخشش ، آرزو . فارغب : واحد مذکر امر : تو رغبت کر ، خواہش کر .

(۲) ترجمہ :- جب تمھیں رزق کی تنگی لاحق ہو تو وسعت اور فراخی کی امید رکھو ، اور اس ذات کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو بڑی بخشش دیتی ہے .

یُحْکٰی أَنَّ الْعَطْوِيَّ الشَّاعِرَ سَمِعَ رَجُلًا یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُلَانًا قَدْ جَمَعَ مَالًا فَقَالَ عُمَرُ هَلْ جَمَعَ لَهُ أَيَّامًا فَأَخَذَ هٰذَا الْمَعْنَى الْعَطْوِيُّ وَنَظَمَهُ فَقَالَ :-

(۱) أَرْفِهْ بِعَيْشِ فَتًى يَغْدُو عَلَى ثِقَةٍ ... أَنَّ الَّذِي قَسَمَ الْأَرْزَاقَ يَرْزُقُهُ

(۲) فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُونٌ لَا يُدَنِّسُهُ ... وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِيدٌ لَيْسَ يُخْلِقُهُ

(۱) اعراب :- (أرفِہْ) صیغہ تعجب (بعیش) با زائد . عیش : مضاف فاعل (فتی) مضاف الیہ موصوف (یغدو) صفت (علی ثقۃ) یغدو سے متعلق . (أنّ) اصل میں بأنّ ہے . با حرف جار ثقۃ سے متعلق (أنّ حرف تاکید (الذی) اسم موصول (قسم الارزاق) صلہ . (یرزقہ) خبر . إنّ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مجرور . (۱) تحقیق لغات : أَرْفِہْ : فعل تعجب ہے : کتنی اچھی ، کیا ہی عمدہ ، کتنی خوشحال . رَفَہَ (ف) رفہاً و رَفُوہاً : خوشحال ہونا ، رَفُہَ (ک) العیشُ رَفاہاً و رفاہِیَۃً : زندگی کا فراخ اور آسودہ ہونا . یغدو : واحد مذکر غائب مضارع : وہ صبح کرتا ہے از (نصر) مادّہ (غدو) ہے : صبح تڑکے نکلنا ، صبح کرنا . ثقۃ : امید ، اعتبار ، بھروسہ . (۱) ترجمہ :- کتنی خوشگوار ہے اس نوجوان کی زندگی جو اس امید پر صبح کرتا ہے کہ جو ذات رزق بانٹتی ہے وہ رزق دیگی .

(۲) اعراب :- (العرض) مبتدا (منہ) مصونٌ سے متعلق . (مصونٌ) خبر اوّل (لا یدنسہ) خبر ثانی (الوجہ) مبتدا (منہ) جدیدٌ سے متعلق . (جدیدٌ) خبر اوّل (لیس یخلقہ) خبر ثانی .

(۲) تحقیق لغات :- العرض : عزت ، آبرو . ج اعراض . مصون : اسم مفعول از (ن) مادّہ (صون) محفوظ ، لا یدنس : واحد مذکر غائب مضارع : وہ میلا نہیں کرتا ہے ، داغدار نہیں بناتا ہے . از (تفعیل) یخلقہ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پرانا کرتا ہے ، بوسیدہ کرتا ہے . از (افعال) (۲) ترجمہ :- لہذا اسکی عزت محفوظ رہتی ہے (نوجوان) اس کو داغدار نہیں کرتا ہے ، اور اس کا چہرہ نیا اور بارونق ہوتا ہے اسکو پرانا نہیں کرتا ہے .

(۱) جَمَعْتَ مَالاً فَفَكِّرْ هَلْ جَمَعْتَ لَهُ ؎ يَا جَامِعَ الْمَالِ أَيَّامًا تُفَرِّقُهُ

(۲) اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِوَارِثِهِ ؎ مَا الْمَالُ مَالُكَ إِلَّا حِيْنَ تُنْفِقُهُ

(۱) تحقیق لغات :- جمعت : واحد مذکر حاضر ماضی : تو نے جمع کیا، اکٹھا کیا۔ مالاً : وہ چیز جدھر طبیعت کا میلان ہو جیسے سونا اور چاندی، جائداد، دھن، دولت، غرضیکہ وہ تمام مملوکات جسکی وجہ سے آدمی دھنی کہا جاتا ہے مال کہلاتی ہیں اور مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں میلان یعنی زوال ہوتا ہے یا اس لئے کہ ایک طرف سے مڑتا ہے اور دوسرے کی طرف جھکتا ہے یا اس لئے کہ ادھر طبیعت کا میلان ہوتا ہے۔ فکر : واحد مذکر غائب امر : غور کر، سوچ۔ از (تفعیل) مادہ (فکرۃ) ہے۔ تفرق : واحد مذکر حاضر مضارع : تم تقسیم کرتے ہو، تم جدائی پیدا کرتے ہو۔ از (تفعیل) فرّقہ تفریقاً : جدا کرنا، تفریق کرنا، تقسیم کرنا، منتشر کرنا، برباد کرنا، تیرہ تین کرنا، ڈرانا، و— بینھم : پھوٹ ڈالنا۔

(۱) ترجمہ :- اے مال جمع کرنیوالے تو نے تو مال جمع کر لئے لیکن یہ تو سوچ کہ آیا تو نے ان دنوں کو بھی جمع کر لیا ہے جن میں تم (مال) کو خرچ کروگے۔ (۲) اعراب :— (المال) مبتدا، (عندك) ظرف۔ مخزونٌ سے متعلق (مخزون) خبر (لوارثه) مخزونٌ سے متعلق۔ (ما) نافیہ (المال) مبتدا (مالك) خبر (الا) حرف استثنا لغو (حین) مضاف جملہ (تنفقه) مضاف الیہ۔

(۲) تحقیق لغات :- مخزون : اسم مفعول : جمع کیا ہوا، خزانہ میں رکھا ہوا، پوشیدہ اور اچھی بات، گڑی ہوئی چیز۔ خزن (ن) خزناً واختزن : جمع کرنا، ذخیرہ کرنا، اسٹاک کرنا، گودام میں رکھنا، و— الطریق : راستہ کو مختصر کرنا، و— السرّ : راز کو محفوظ رکھنا۔ تنفق : واحد مذکر حاضر مضارع : تم خرچ کرتے ہو۔ از (افعال) مادہ (نفقة)

(۲) ترجمہ :- تیرا اکٹھا کیا ہوا مال تیرے ورثاء کا ہے، تیرا نہیں ہے، ہاں تیرا اس وقت ہوگا جب اُسے خرچ کر دے گا۔

وقال آخر

(۱) هِيَ النَّفْسُ إِنْ مَاتَتْ فَقَدْ مَاتَ قَبْلَهَا ؎ كِرَامٌ، وَإِنْ تَسْلَمْ فَلِلْحَدَثَانِ

(۲) إِذَا النَّفْسُ لَمْ تَشْرَهْ إِلَى طَلَبِ الْعُلَى ؎ فَتِلْكَ مِنَ الْأَمْوَاتِ فِي الْحَيَوَانِ

(۱) اعراب :- (ھی) مبتدا، (النفس) خبر (إن) حرف شرط (ماتت) فعل شرط۔ (فقد مات قبلها کرام) فاء جزائیہ۔ (قد مات قبلها کرام) فعل جزاء۔ بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ تقدیر عبارت : وإن تسلم فسلامتها تکون غرضاً للحدثان

(۱) تحقیق لغات :- النفس : جان، روح۔ یہ اصل معنی ہے۔ لیکن اس سے مراد کبھی متنفس یعنی شخص اور کبھی دل، جی، طبیعت، شخصیت، عقل، شان، خودداری ہوتی ہے۔ کرام : مفرد ہا : کریم : معزز، شریف، اور قابل قدر لوگ۔ تسلم : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بإنْ : وہ محفوظ رہتی ہے۔ سلم (س) سلامة : محفوظ رہنا ظاہری اور باطنی آفات سے محفوظ رہنا، نجات پانا، بچنا۔ حدثان : بفتح حاء وکسرہا : حوادثات زمانہ، مصائب۔ معنی :- إن ماتت النفس فقد مات قبلها کرام النفس وإن سلمت فلا تأمن من حوادث الدهر وتذهب ضحيّة لها۔ (۱) ترجمہ :- اگر یہ نفس مر جائے تو اس سے پہلے بھی بہت سے شریف اور معزز لوگ مر چکے ہیں اور یہ (نفس) بچ جائے تو حوادثات زمانہ سے دوچار ہوتا رہے گا (غرضیکہ موت سے یا مصیبت اس سے کسی کو مفر نہیں)۔

شعر :- غم ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج ؛ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

(۲) اعراب :- (إذا) شرطیہ (نفس) فاعل فعل محذوف کا۔ تقدیر عبارت : إذا لم تشره النفس (لم تشره الی طلب العلی) جملہ تفسیریہ۔ مصرع ثانی جواب ہے اور اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- لم تشره : واحد مؤنث غائب مضارع مجزوم بلمْ : لالچ نہیں کیا، شوق نہیں کیا۔ (۲) ترجمہ :- جب نفس میں حصول شرف کا بے پناہ شوق نہ ہو تو وہ مردہ حیوان ہے (یعنی مردہ ہے

وقال آخر

(۱) إِذَا أَنْتَ لَا تُرْجَىٰ لِدَفْعِ مُلِمَّةٍ ... وَلَا أَنْتَ فِي الْمَعْرُوفِ عِنْدَكَ مَطْمَعُ

(۲) وَلَا أَنْتَ ذُوْ جَاهٍ يُعَاشُ بِجَاهِهِ ... وَلَا أَنْتَ يَوْمَ الْحَشْرِ مِمَّنْ يُشَفَّعُ

(۳) فَمَوْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَعَيْشُكَ وَاحِدٌ ... وَعُوْدُ خِلَالٍ مِنْ نَوَالِكَ أَنْفَعُ

(۱) اعراب :- (إذا) شرطیہ. (أنت) فعل محذوف کے نائب فاعل کی تاکید. تقدیر عبارت: إذا لا ترجیٰ أنت، (لا ترجی لدفع مُلِمَّةٍ) جملہ تفسیریہ. مصرع ثانی کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات: لا ترجی: واحد مذکر حاضر مجہول: تم سے امید نہ کیجائے. از (ن) مادّہ (رجاء) ملمۃ: سخت، مصیبت. ج ملمّات. مطمع: لالچ، غرض، مقصد، لالچ کی جگہ، امید. ج: مطامِعُ (۱) ترجمہ :- جب تجھ سے کسی مصیبت کو دفع کرنےکی امید نہ کی جائے اور تیرے پاس کسی بھلائی یا خیر کی لالچ نہ ہو.

(۲) اعراب :- (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ. (أنت) مبتدا. (ذو جاہ) موصوف (یعاش بجاھہ) صفت. موصوف وصفت ملکر خبر (ولا) واو: حرف عطف (لا) نافیہ (أنت) مبتدا. (یوم الحشر) ظرف. یشفع: سے متعلق (مِنْ) حرف جار متعلق خبر محذوف کائنٌ سے (مَنْ) اسم موصول مجرور (یشفع) صلہ.

(۲) تحقیق لغات :- یعاش: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: از (ض) زندگی بسر کیجائے. یشفع: واحد مذکر غائب مضارع مجہول. از (تفعیل) مادّہ (شفاعۃ) ہے شفارش قبول کیجائے. (۲) ترجمہ :- اور نہ ایسا صاحب مرتبہ ہی ہے کہ جس کے زیر اثر زندگی بسر کیجائے اور نہ ان لوگوں میں سے ہے جسکی قیامت کے دن شفارش قبول کیجائے

(۳) اعراب :- اعراب ظاہر ہے. (فموتك الخ) إذا: شرطیہ کا جواب ہے.

(۳) تحقیق لغات :- عود خلال: خلال کا تنکا. نوال: بخشش، عطیہ، تحفہ. (۳) ترجمہ: تو دنیا میں تیری موت اور زندگی دونوں یکساں ہے اور تیرے عطیہ سے زیادہ نفع بخش خلال کا تنکا ہے

وقال آخر

(۱) وَلَا يَنْفَعُ الْفِتْيَانَ حُسْنُ وُجُوهِهِمْ ... إِذَا كَانَتِ الْأَخْلَاقُ غَيْرَ حِسَانٍ

(۲) فَلَا تَجْعَلِ الْحُسْنَ الدَّلِيلَ عَلَى الْفَتَىٰ ... فَمَا كُلُّ مَصْقُوْلِ الْحَدِيْدِ يَمَانٍ

(۱) اعراب :- (لا ینفع) فعل. (الفتیان) مفعول بہ (حسن وجوھھم) مضاف و مضاف الیہ ہوکر فاعل (إذا) شرطیہ. (کانت) فعل ناقص (الاخلاق) اسم (غیر حسان) خبر

(۱) تحقیق لغات :- لا ینفع: واحد مذکر غائب مضارع: وہ نفع دیتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے. از (ف) مادّہ (نفع نفیعۃ) الفتیان: مفرد ہا: فتی: نوجوان، حسن: بضم حاء وسکون سین: خوبی، خوبصورتی، بہتری. الأُخلاق: مفرد ہا: خُلُقٌ: بضم خاء ولام: اچھی عادتیں، خصائل، ادب. حِسان: مفرد ہا: حَسَنٌ وحسِینٌ وحَسَنَةٌ و حَسْنَاء. خوبصورت، عمدہ، حسین، نفیس. (۱) ترجمہ :- جب اخلاق وعادات اچھے نہ ہوں تو چہروں کی خوبصورتی نوجوان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی.

(۲) اعراب :- (لا تجعل) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل (الحسن) مفعول اول (الدلیل) مفعول ثانی (علی الفتی) الدَّلِیْلَ سے متعلق (فاء) تعلیلیہ (ما) نافیہ (کلّ) مبتدا مضاف (مصقول) مضاف الیہ مضاف (الحدید) مضاف الیہ (یمان) خبر.

(۲) تحقیق لغات :- الدلیل: وجہ ثبوت، رہبر، گائڈ، نشانی، دَلَالَۃٌ سے بروزن فَعِیلٌ: صفت مشبہ کا صیغہ بمعنی فاعل ہے. ج أَدِلَّۃٌ. مصقول: اسم مفعول: مانجھا ہوا، زنگ دور کیا ہوا، جلا دیا ہوا، پالش کیا ہوا، مراد تلوار ہے. صقل (ن) صقلاً و صقالاً الشیءَ: پالش کرنا، جلا دینا، صاف کرنا.

(۲) ترجمہ :- حسن کو نوجوان کے حسن اخلاق پر دلیل نہ بنا، کیونکہ لوہے کی ہر چمکدار تلوار یمنی نہیں ہوتی. (مثل مشہور ہے کہ ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی. یعنی جس طرح ہر تلوار کے لیے یمنی ہونا ضروری نہیں اسی طرح ہر حسن ظاہری کے لیے حسن باطنی ہونا ضروری نہیں ہے)

وَقَالَ عَمرُو بنُ الأَھْتَمِ التَّقرِیُ

(۱) ذَرِینِی فَاِنَّ البُخلَ یَا أُمَّ مَالِكٍ لِصَالِحِ أَخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوْقُ

(۲) لَعَمْرُكِ مَاضَاقَتْ بِلَادٌ بِأَهْلِهَا وَلٰكِنَّ أَخْلَاقَ الرِّجَالِ تَضِیقُ

(۱) اعراب :- (ذری) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. نون: وقایہ. یاء: ضمیر متکلم مفعول بہ جملہ جواب ندار ہے (فإن) (فاء) تعلیلیہ (إنّ) حرف تاکید (البخل) اسم (یا) حرف ندار بمعنی ادعو. (أم مالك) منادی (لصالح اخلاق الرجال) سروق سے متعلق (سروق) خبر. (۱) تحقیق لغات :- ذری: واحد مؤنث حاضر امر: توچھوڑ، رہنے دے، بس کر. از (ض) مادّہ (وذر) ہے. وذر (ض) وذراً: چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر کا استعمال ہوتا ہے. اگر اس معنی میں فعل ماضی مقصود ہو تو (ترَكَ) اسم فاعل ہو تو (التارِكُ) اور مصدر ہو تو (الترْكُ) کا استعمال ہوگا. سروق: صیغۂ مبالغہ: بہت چُرانے والا. سرق (ض) سرقاً وسَرقةً عنه: چُرانا، پوشیدہ طریقہ سے نگاہ بچاکر اچک لینا. (۱) ترجمہ :- ام مالک! بس کر، رہنے دے، کیونکہ بخل انسان کے اچھے اخلاق کو اچک لیتا ہے. (۲) اعراب :- (لعمرك) لام: ابتدائیہ (عمرك) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا. اور اسکی خبر قسمی محذوف ہے (لکن) حرف استدراک. (اخلاق الرجال) اسم (تضیق) خبر. (۲) تحقیق لغات :- ماضاقت: واحد مؤنث غائب ماضی منفی: وہ تنگ ہوگئی. از (ض) مادّہ (ضیق) ہے. بلاد: مفردہا: بلد: شہر، ملک

(۲) ترجمہ :- (ام مالك) تیری زندگی کی قسم، ملک اپنے باشندوں سے تنگ نہیں ہوا، ہاں البتہ لوگوں کے اخلاق تنگ ہوجاتے ہیں. (واقعہ یہی ہے ورنہ "ملک خدا تنگ نیست" اور ہندی کا ایک مثل ہے "من چنگا تو کٹھوتی میں گنگا" جب اخلاق و مروت، وسعت نظری اور رواداری ختم ہوجائے تو ماحول میں تعفن اور گھٹن محسوس ہوتی ہے)

وقال سعد بن ناشب المازنی

تفندنی فیمَا ترَیٰ من شراستی وشدّة نفسی أمُّ سعد وماتدری

اعراب :- (تفندنی) فعل. نون: وقایہ. یاء: ضمیر متکلم مفعول بہ (فیما) فی: حرف جار (ما) اسم موصول (تری) صلہ. (من شراستی) ما: کا بیان. (وشدّة نفسی) واو: حرف عطف (شدة نفسی) شراستی: پر معطوف (ام سعد) فاعل ذوالحال (وماتدری) حال.

تحقیق لغات :- تفنّد: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ناقص العقل بناتی ہے، وہ بہکا ہوا کہتی ہے. فنّدهٗ تفنیداً: بڑھاپے کی وجہ سے عقل کی نفی کرنا. کہا جاتا ہے :- شیخٌ مفنّدٌ: سٹھیا ہوا بڈھا، جس کی عقل میں بڑھاپے کی وجہ سے ضعف پیدا ہوگیا ہو، اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہو. قرآن میں وارد ہے (لولا أن تفنّدون) اگر تم مجھے ناقص العقل نہ قرار دو، اگر تم مجھے نہ جھٹلاؤ، غرضکہ ضعف عقل، جھوٹ، کمزوری، عاجزی، جہالت اور غم کی طرف منسوب کرنیکے معنی اسمیں پائے جاتے ہیں. شراسة: بدخلقی، بدخوئی، تنگ مزاجی. شرس (س) شراسة: بدخلق ہونا. صفت شرس، وشریس، وأشرس. شدّة النفس: سخت مزاجی، تندی.

معنیٰ :- تفندنی ام سعد علیٰ ماتشاهد من عسر الخلق وإباء النفس جاهلة بأحوال الرجال والفصل بین أوقات الهزل والجد.

ترجمہ :- میری بدخلقی اور سخت مزاجی کو دیکھکر ام سعد کہتی ہے کہ تم سٹھیا گئے ہو حالانکہ حقیقت حال سے واقفیت نہیں ہے. (اگر صورت حال کا صحیح علم ہوجاتا تو ایسی بات نہ کہتی یا اپنا قول واپس لیتی)

(۱) نَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكَرِيمَ وَإِنْ حَلَا ... لَيُلْفَى عَلَى حَالٍ أَمَرَّ مِنَ الصَّبْرِ

(۲) وَفِي اللِّينِ ضَعْفٌ وَالشَّرَاسَةُ هَيْبَةٌ ... وَمَنْ لَا يُهَبْ يُحْمَلْ عَلَى مَرْكَبٍ وَعِرِ

(۱) تحقیق لغات :- حلا : واحد مذکر غائب ماضی : میٹھا ہوا، شیریں ہوا. حلا (ن ک ص) حُلْوَةً وحُلْوًا میٹھا ہونا. و— الثمر : پکنا. و— فی عینی : نگاہوں میں بھلا لگنا.

حلا الکریم : کریم کا میٹھا ہونا. یہ کنایہ ہے : نرم مزاج اور خوش اخلاق ہونے سے.

یُلفی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول : وہ پایا جاتا ہے. از (افعال) أمرّ : اسم تفضیل زیادہ کڑوا. مرّ (ن) مرارۃ : کڑوا ہونا. الصبر : بفتح صاد وسکون بار ناپسندیدہ حالات کو انگیز کرنا اور خواہشاتِ نفسانی سے طبیعت کو روکنا. یا الصَّبِر : بفتح صاد وکسر بار مانا جائے بمعنی ایلوا، ایک کڑوا پھل.

(۱) ترجمہ :- تو (اس کے جواب میں) میں نے کہا کہ شریف آدمی اگرچہ خوش اخلاق ہوتا ہے مگر (بعض اوقات) وہ پایا جاتا ہے ایسے حال پر جو صبر یا ایلوا سے زیادہ کڑوا ہوتا ہے (یعنی سخت مزاجی اور بد خلقی کا ہونا ضروری ہے ورنہ کمزور سمجھ کر ذلیل کیا جائے گا)

(۲) اعراب : (و فی اللین) واو : استینافیہ (فی اللین) خبر مقدم (ضعف) مبتدا ر مؤخر (والشراسة) واو : حرف عطف. (الشراسة) مبتدار (هیبة) خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- اللین : نرمی. هیبة : رعب، دبدبہ، خوف، دہشت، بزرگی —، لا یُهَبْ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی : نہ ڈرا جائے. هاب (س) هیبةً : — ڈرنا، خوف کھانا، مرکب : سواری. ج مراکب. وعِر : بفتح واو وکسر عین : دشوار گذار، دشواری، سختی، غصہ، کینہ، حسد.

(۲) ترجمہ :- نرمی میں کمزوری ہے اور بد خلقی میں رعب و دبدبہ ہے اور جس سے نہ ڈرا جائے (جس کا رعب و دبدبہ نہ ہو) وہ دشوار گذار سواری پر سوار کیا جاتا ہے (یعنی اسکو لوگ ذلیل کرتے ہیں)

(۱) وَمَا بِيَ عَلَى مَنْ لَانَ لِي مِنْ فَظَاظَةٍ ... وَلَكِنَّنِي فَظٌّ أَبِيٌّ عَلَى الْقَسْرِ

(۲) أُقِيمُ صَغَا ذِي الْمَيْلِ حَتَّى أُرُدَّهُ ... وَأَخْطِمُهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَى الْقَدْرِ

(۱) اعراب :- (ما) نافیہ. (بی) جار مجرور متعلق ہے خبر محذوف کائنة سے. تقدیر عبارت : وما فظاظة کائنة بی. (علی) حرف جار، آنے والے فظاظة : سے متعلق. (لان) فعل (لی) فعل سے متعلق. (من) زائدہ. (فظاظة) مبتدا ر مؤخر. دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لان : واحد مذکر غائب ماضی : وہ نرم ہوا، نرمی برتی. لان لی : نرم برتاؤ کیا، مہربانی سے پیش آیا. فظاظة : بدخوئی، بد کلامی، مزاج کا کھردراپن، سختی. فظّ : صیغہ صفت : سخت دل، درشت سخن، بدزبان ج أفظاظ. أبیّ : بتشدید یار : خوددار، ناک والا ضمیر کے خلاف امور کا انکار کرنے والا، سرکش، باغی، مغرور أبیَ (ض س) إباءً : رد کرنا، ناپسند کرنا. القسر : جبر کرنا، دباؤ ڈالنا. از (ض).

(۱) ترجمہ :- جو مجھ پر مہربانی کرتا ہے اس سے میں سنگدلی سے پیش نہیں آتا، مگر ضمیر کے خلاف) جبر پر میں سخت دل اور خوددار ہوں (یعنی) ضمیر کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتا)

(۲) اعراب :- (أقیم) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغا) مفعول بہ مضاف. (ذی المیل) مضاف الیہ (حتی) حرف غایت معنی میں إلی کے (أردہ) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل ہاء ضمیر مفعول بہ. حتی کے بعد بتقدیر أنْ جملہ تاویل میں مصدر کے ہو کر مجرور اور فعل سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات : أقیمُ : واحد متکلم مضارع : میں سیدھا کرتا ہوں. از (افعال) صغا : ٹیڑھ، کجی. صغی (س) صغوًا وصغیًّا : مائل ہونا، ٹیڑھا ہونا. أخطم : واحد متکلم مضارع : میں نکیل دیتا ہوں، لگام لگاتا ہوں. از (ض) القدر : بسکون دال : درجہ، حیثیت، قیمت، مرتبہ ج اقدار.

(۲) ترجمہ :- میں ٹیڑھے آدمی کا بل نکال کر سیدھا کر دیتا ہوں، اور اسکی ناک میں نکیل دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی حیثیت اور مرتبہ پر آ جاتا ہے.

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) رَأَيْتُ صَغِيرَ الأَمْرِ تَنْمِي شُؤُونُهُ　　فَيَكْبُرُ حَتَّى لَا يُحَدُّ وَيُعْظَمُ

(۲) وَإِنَّ عَنَاءً أَنْ تُفَهِّمَ جَاهِلاً　　وَيَحْسَبُ جَهْلاً أَنَّهُ مِنْكَ أَفْهَمُ

(۱) اعراب :- (رأيت) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (صغير) مفعول بہ مضاف (الامر) مضاف الیہ ذوالحال (تنمی شؤونہ) حال۔ (فيكبر) فاء: عاطفہ يكبر: فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (حتی) برائے ابتداء (لايحد ويعظم) جملہ فعلیہ۔

(۱) تحقیق لغات :- صغير الأمر : صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اصل میں الأمر الصغير ہے : چھوٹی چیز، معمولی واقعہ۔ تنمی : واحد مؤنث غائب مضارع : نشو ونما پاتی ہے، بڑھتی ہے۔ نمی (ض) نميًا ونميًّا ونماءً — المالُ وغيرہ : نشو ونما پانا، زیادہ ہونا، بڑھنا۔ شؤون : مفردہا : شأن : حالت، کیفیت، ضرورت، درجہ، مرتبہ، اہمیت، تعلق۔ لا يُحَدُّ : واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی : مقرر نہیں کی جاتی ہے۔ (۱) ترجمہ :- میں ایک معمولی واقعہ دیکھتا ہوں جسکی اہمیت بڑھتی رہتی ہے پھر وہ اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ کوئی حد وحساب نہیں ہوتا۔

(۲) اعراب :- (إنّ) حرف تاکید۔ (عناءً) اسم۔ (أنْ تفهم جاهلا) تاویل میں مصدر کے ہوکر خبر۔ تقدیر عبارت : تفهيمك جاهلا۔ (يحسب) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (جاهلا) مفعول لہ جملہ إنه منك أفهم : يحسب کے دونوں مفعول کے قائم مقام ہے۔ (۲) تحقیق لغات :- عناء : دشواری، تھکن، الجھن، تکلیف، دکھ، رنج، سختی۔ تفهم : واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن : تم سمجھاتے ہو۔ از تفعیل۔ أفهم : اسم تفضیل : زیادہ سمجھدار (۲) ترجمہ :- تمہارا کسی ایسے جاہل کو سمجھا لینا دشوار ہے جو اپنی جہالت سے سمجھ رہا ہو کہ وہ تجھ سے زیادہ سمجھدار ہے (یہ جہل مرکب ہے :

آنکس کہ نہ داند وبداند کہ بداند　　درجہل مرکب ابدالدھر بماند

(۱) مَتَى يَبْلُغُ البُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ　　إِذَا كُنْتَ تَبْنِيهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

وقال طرفة بن العبد البكريّ

(۲) قَدْ يَبْعَثُ الأَمْرَ العَظِيمَ صَغِيرُهُ　　حَتَّى تَظَلَّ لَهُ الدِّمَاءُ تَصَبَّبُ

(۱) تحقیق لغات :- يبلغ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ پہنچتا ہے، بلغ (ن) بلوغًا : الثمر : پھل کا پکنا۔ و — الغلامُ : لڑکے کا بالغ ہونا و — البنيانُ : عمارت کا مکمل ہونا۔ البُنيانُ مفرد ہے بمعنی عمارت۔ تبنی : واحد مذکر حاضر مضارع : تم بناتے ہو، تعمیر کرتے ہو۔ بنى (ض) بناءً وبنيانًا : تعمیر کرنا۔ والارض : زمین کو آباد کرنا و — على كلامه : کسی کے کلام کی نقل اُتارنا۔ يهدم : واحد مذکر غائب مضارع : وہ ڈھاتا ہے، توڑتا ہے۔ هدم (ض) هدمًا — البناءَ : توڑنا، ڈھانا۔ کہا جاتا ہے (ضربه فهدمه) اسکی کمر توڑ دی۔ (۱) ترجمہ :عمارت اپنے کمال کو کب پہونچے گی ؟ (یعنی کبھی نہیں پہنچیگی) جبکہ تم تعمیر کرتے رہو اور دوسرا اُسے ڈھاتا ہے۔

(۲) اعراب :- (قد) حرف تحقیق۔ (يبعث) فعل۔ (الأمر العظيم) مفعول بہ۔ (صغيره) فاعل (حتی) حرف غایت معنی میں إلى۔ أنْ کے (تظل) فعل ناقص (له) تصبب سے متعلق (الدماء) اسم (تصبب) خبر۔

(۲) تحقیق لغات :- يبعث : واحد مذکر غائب مضارع : اُبھارتا ہے، بھیجتا ہے، زندہ کرتا ہے۔ بعث (ف) بعثًا — الشئ وبه : بھیجنا، نکال پھینکنا۔ و — من النوم : بیدار کرنا۔ و — من الموت : زندہ کرنا۔ و — على : آمادہ کرنا، مجبور کرنا و — بِعثةً : کمیشن روانہ کرنا۔ الدماء : مفردہا : دمٌ : خون۔ تصبب : واحد مؤنث غائب مضارع : وہ بہتی ہے۔ از (تفعّل) ایک تاء حذف کردیگئی ہے جوازًا۔ تصبب الماءُ وغيره تصببًا : بہنا۔

(۲) ترجمہ :- ایک معمولی واقعہ بڑے حادثہ کو جنم دیتا ہے، یہانتک کہ اسکے لئے خونریزیاں ہونے

(۱) وَالظُّلْمُ فَرَّقَ بَيْنَ حَيَّيْ وَائِلٍ   بَكْرٌ تُسَاقِيهَا الْمَنَايَا تَغْلِبُ

(۲) وَالصِّدْقُ يَأْلَفُهُ الْكَرِيمُ الْمُرْتَجِي   وَالْكِذْبُ يَأْلَفُهُ الدَّنِيُّ الْأَخْيَبُ

(۱) تحقیق لغات:- الظُّلم: ستم، بے انصافی، زبردستی، ستمگاری، شرک، گناہ، تقصیر۔ ظلم کے اصل معنی ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنا اور حد سے گذرنا۔ حَيَّيْ: صیغہ تثنیہ ہے اصل میں حیّین ہے اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہو گیا۔ بمعنی قبیلہ، خاندان۔ ج أحياء۔ وائل: بانیٔ قبیلہ کا نام۔ بکر و تغلب: دو قبیلے کے نام۔ تساقی: واحد مؤنث غائب مضارع: وہ ایک دوسرے کو پلاتی ہے، سیراب کرتی ہے۔ از (مفاعلة) مادہ (سَقْيٌ) ہے۔ المنايا: مفرد ہا مَنِيَّةٌ: موت

(۱) ترجمہ:- ظلم نے وائل کے دونوں قبیلوں میں اختلاف پیدا کر دیا (چنانچہ) قبیلہ بکر و تغلب ایک دوسرے کو موت کا جام پلا رہے ہیں۔

(۲) اعراب: (الصدق) مبتدا، (یألف) فعل (ھو) ضمیر مستتر مفعول بہ۔ (الکریم) فاعل موصوف۔ (المرتجی) صفت۔ جملہ خبر۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات: یألف: واحد مذکر غائب مضارع: وہ محبت رکھتا ہے، انسیت رکھتا ہے، پسند کرتا ہے۔ الف (س) ألفًا — الشیئ: پسند کرنا، مانوس ہونا، عادی ہونا۔ المرتجی: اسم فاعل۔ از (افتعال) مادہ (رجاء) امید لگانے والا، آرزو رکھنے والا۔ الدنی: کمینہ، اوچھا، ذلیل، چھوٹی طبیعت کا، تنگ ظرف، خسیس، گھٹیا درجہ کا، نالائق، پست ہمت۔ ج أدنياء۔ أخيب: صیغہ صفت: ناکام، نامراد، جس کی امید پر پانی پھر گیا ہو۔ خاب (ض) خَيْبَةً: ناکام و نامراد ہونا، فیل ہونا۔ و — الأمل: امید پر پانی پھرنا۔ و — سَعْيُهٗ: کوشش کا ناکام ہونا۔

(۲) ترجمہ:- شریف آرزومند انسان سچائیوں سے محبت رکھتا ہے، نالائق اور نامراد آدمی جھوٹ کا عادی ہوتا ہے۔

وقال مسكين الدارمي

(۱) أُقِيمُ بِدَارِ الْحَزْمِ مَا لَمْ أُهَنْ بِهَا   فَإِنْ خِفْتُ مِنْ دَارٍ هَوَانًا تَرَكْتُهَا

(۲) وَأُصْلِحُ جُلَّ الْمَالِ حَتَّى تَخَالَنِي   شَحِيحًا وَإِنْ حَقٌّ عَرَانِي أَهَنْتُهَا

(۱) اعراب: (أقیم) فعل۔ (بدار الحزم) فعل سے متعلق (ما) مصدریہ ظرفیہ أقیم سے متعلق (لم أهن) فعل أنا کی ضمیر مستتر فاعل (بہا) فعل سے متعلق۔ دوسرے مصرعہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات:- أقيم: واحد متکلم مضارع: میں اقامت اختیار کرتا ہوں، ٹھہرتا ہوں، رہتا ہوں از (افعال) أقام إقامةً: — بالمكان: اقامت کرنا، وطن بنا لینا۔ الحزم: احتیاط، استقلال، ہوشیاری، استواری، عزم و ارادہ، دور اندیشی، انجام بینی۔ دار الحزم: مستقل مزاجی کی جگہ۔ لم أهن: واحد متکلم مضارع مجہول مجزوم بلم: میں ذلیل نہ کیا جاؤں، میری اہانت نہ کی جائے۔ ما لم أهن: جب تک میں ذلیل نہ کیا جاؤں۔ از (افعال) هوانًا: ذلت، رسوائی، حقارت۔

(۱) ترجمہ:- کسی جگہ مستقل مزاجی اور اطمینان سے اس وقت تک رہتا ہوں جب تک مجھے ذلیل نہ کیا جائے، چنانچہ اس جگہ کو میں خیرباد کہتا ہوں جہاں کسی ذلت یا رسوائی کا اندیشہ ہو جائے

(۲) تحقیق لغات: أصلح: واحد متکلم مضارع: میں اصلاح کرتا ہوں، درست کرتا ہوں۔ از (افعال) إصلاح المال: مال کی اصلاح کرنا، یعنی اسراف نہ کرنا، واجبی اور واقعی ضرورت میں خرچ کرنا۔ جُلّ المال: مال کا اکثر حصہ۔ تخالني: واحد مذکر حاضر مضارع از (تفاعل) مادہ (خیال) ہے: تم مجھے سمجھو گے، میرے بارے میں تمہارا خیال ہوگا۔ حق: واجبی ضرورت۔ عرا: واحد مذکر غائب ماضی: طاری ہوا، پیش آیا، لاحق ہوا۔ (۲) ترجمہ:- میں اپنے سارے مال کی حفاظت کرتا ہوں (کفایت شعاری سے کام لیتا ہوں) یہاں تک کہ تم سمجھو گے کہ میں کوئی بخیل آدمی ہوں (حالانکہ بات ایسی نہیں ہے کیونکہ) اگر کوئی واقعی ضرورت مجھے درپیش ہو جائے تو میں اس کی توہین کر دیتا ہوں (یعنی مال کو ایک معمولی چیز سمجھ کر اسے بیدریغ خرچ کر دیتا ہوں)

(۱) وَلَسْتُ بِوَلَّاجِ الْبُيُوْتِ لِفَاقَةٍ وَلٰكِنْ إِذَا اسْتَغْنَيْتُ عَنْهَا وَلَجْتُهَا

(۲) أَبِيْتُ عَنِ الْإِدْلَاجِ فِي الْحَيِّ نَائِمًا وَأَرْضٍ بِإِدْلَاجٍ وَهَـمٍّ قَطَعْتُهَا

(۱) اعراب : (لست) فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم . (بولاج) بار زائدہ (ولاج) خبر مضاف (بیوت) مضاف الیہ . (لفاقۃ) فعل سے متعلق . مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے .

(۱) تحقیق لغات : ولاج : صیغۂ صفت : بہت داخل ہونے والا، گھسنے والا . ولج (ض) ولوجًا : ـــ البیتَ : گھر میں داخل ہونا، گھسنا . فاقۃ : بھوک، مفلسی، فقیری إستغنیت : واحد متکلم ماضی : بے نیاز ہوگیا، بے فکر ہوگیا، مستغنی ہوگیا . ولجت : میں داخل ہوا . عنہا : اور ولجتہا : میں ضمیر مؤنث کا مرجع البیوت ہے

(۱) ترجمہ :- میں فقر و فاقہ کی وجہ سے گھروں میں گھسنے والا نہیں ہوں ، ہاں جب ان گھروں سے مستغنی ہوجاتا ہوں تب ان میں گھستا ہوں (یعنی افلاس کی حالت میں دریُوزوں کی طرح گھوم کر دستِ سوال نہیں پھیلاتا البتہ جب میں لوگوں سے بے نیاز ہوجاتا ہوں تب ان سے ملتا ہوں)

(۲) اعراب :- (أبیت) فعل (عن الادلاج) نائمًا سے متعلق . (فی الحی) أبیتُ سے متعلق (نائما) حال . أبیت کی ضمیر فاعل سے . نثر یوں ہوئی : أبیت فی الحیِّ نائمًا عن الادلاج . مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے .

(۲) تحقیق [illegible] أبیت : واحد متکلم مضارع : میں رات گذارتا ہوں ، شب باشی کرتا ہوں از (ض) ، [illegible] دلاج : اخیر شب میں چلنا ، یا مطلقًا رات میں چلنا ، سفر کرنا . از (افعال) نائمًا : اسم فاعل : سونیوالا . و ـــ عن الادلاج : شب روی سے غفلت برتنے والا د أرض : واو : بمعنی رُبَّ ہے . ھمّ : غم ، رنج و فکر ، ارادہ

(۲) ترجمہ :- میں شب روی سے غافل ہوکر قبیلہ میں سوکر رات گذارتا ہوں اور بہتیری زمینوں میں نے شب روی اور رنج و غم میں طے کیا ہے .

(۱) إِذَا قَصُرَتْ أَيْدِي الرِّجَالِ عَنِ الْعُلٰى مَدَدْتُ لَهَا بَاعًا عَلَيْهَا فَنِلْتُهَا

وقال ایضًا

(۲) وَلَسْتُ إِذَا مَا سَرَّنِي الدَّهْرُ ضَاحِكًا وَلَا خَاشِعًا مَا عِشْتُ مِنْ حَادِثِ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط (قصرت) فعل شرط (أیدی الرجال) فاعل (عن العلی) قصرت سے متعلق (مددت) فعل جواب (لہا) مددت : سے متعلق (باعًا) مفعول بہ علیہا : مددت : سے متعلق . (فنلتہا) فعل جزار

(۱) تحقیق لغات :- قصرت : واحد مؤنث غائب ماضی : کوتاہ ہوگئی ، چھوٹی رہ گئی ، ناقص ہوگئی . قصر (ن) قصرًا : سُست ہونا ، ناقص ہونا . و ـــ عن الشئ : عاجز رہ جانا مددت : واحد متکلم ماضی : میں نے پھیلایا ، بڑھایا ، لمبا کیا . باعًا : دونوں ہاتھوں کے پھیلاوٹ کی مقدار

(۱) ترجمہ :- جب لوگوں کے ہاتھ حصول شرف سے عاجز رہ جاتے ہیں تو میں اسکی (شرف و بلندی) کی طرف اپنے ہاتھ بڑھا دیتا ہوں تو اسے حاصل کرلیتا ہوں

(۲) اعراب :- واو : حرف استیناف . لست : فعل ناقص أنا کی ضمیر مستتر اسم (اذا) حرف شرط (ما) زائدہ (سرنی الدھر) فعل شرط . اسکی جزار محذوف ہے جس پر جملہ اولیٰ دلالت کرتا ہے . ضاحکًا : خبر اول . واو : حرف عطف (لا) نافیہ . خاشعا : خبر ثانی (ما) مصدریہ ظرفیہ (عشتُ) فعل با فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ تقدیر عبارت : مدۃ حیاتی (من حادث الدھر) خاشعا سے متعلق .

(۲) تحقیق لغات : سرّ : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے خوش کیا . از (ن) خاشعا : اسم فاعل فروتنی کرنیوالا ، ڈھیلا پڑنے والا ، جھکنے والا . از (ض) ، مادّہ (خشوع) ہے .

(۲) ترجمہ :- جب زمانہ خوشی و مسرت سے نوازے تو میں مسکراتا نہیں ہوں (کہ یہ بھی خفتِ عقل کی دلیل ہے) اور میں تا زندگی حوادثات زمانہ سے ڈھیلا پڑنے والا نہیں ہوں (بلکہ کوہ وقار بنکر سردی و گرمی سہتا رہتا ہوں)

(۱) وَلَا جَاعِلًا عِرْضِي لِمَالِي وِقَايَةً ۔۔۔ وَلٰكِنْ أَقِي عِرْضِي فَيُحْرِزُهُ وَفْرِي

(۲) أَعِفُّ لَدَى عُسْرِي وَأُبْدِي تَجَمُّلًا ۔۔۔ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَعِفُّ لَدَى الْعُسْرِ

---

(۱) اعراب :- (ولا) واؤ: عاطفہ. لا: نافیہ. (جاعلا) خبر ثالث. (جاعلا) اسم فاعل. أنا کی ضمیر مستتر فاعل. (عرضی) مفعول اوّل. (لمالی) جار مجرور آنیوالے وقایۃ سے متعلق (وقایۃ) مفعول ثانی. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- العرض : عزت، آبرو، نیک عادت. ج أعراض. وقایۃ: مصدر از (ض) ڈھال، وہ چیز جس سے دوسری چیز کو محفوظ رکھ سکیں. حفاظت، نگہبانی. أقی: متکلم مضارع: میں حفاظت کرتا ہوں، بچاتا ہوں. وقی (ض) وقایۃ و وقیًا و واقیۃً: حفاظت کرنا اور تکلیف سے بچانا. یحرز : واحد مذکر غائب مضارع: وہ بچاتا ہے، جمع کرتا ہے. فراہم کرتا ہے. حاصل کرتا ہے، مضبوط کرتا ہے. الوفر: کثیر مال، ہر شئی کی کثرت زیادتی ۔۔۔

(۱) ترجمہ :- اور نہ ہی میں اپنی آبرو کو اپنے مال کے لئے ڈھال بناتا ہوں، ہاں میں اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کرتا ہوں تو میرا کثیر مال میری آبرو کو اور مضبوط کر دیتا ہے (یعنی مال کی حفاظت کے لئے اپنی آبرو کو داؤ پر نہیں لگاتا ہوں بلکہ آبرو بچانے کے لئے بے دریغ مال کو صرف کر دیتا ہوں)

(۲) تحقیق لغات :- أعف : واحد متکلم مضارع : میں عفت اختیار کرتا ہوں، اپنے کو بچاتا ہوں عف (ض) عفًا و عِفّۃً : پاک دامن ہونا. حرام یا غیر مستحسن کام سے بچنا. عسر: تنگدستی، فقر و فاقہ. تجملا: حسن صبر.

(۲) ترجمہ :- تنگدستی کے وقت پاک دامنی اختیار کرتا ہوں (دست سوال پھیلا کر اپنی عزت کو داغدار نہیں کرتا) اور حسن صبر کو ظاہر کرتا ہوں اور اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جو تنگدستی کے وقت پاکدامنی نہیں اختیار کرتا ہے.

(۱) وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي إِذَا كُنْتُ مُعْسِرًا ۔۔۔ صَدِيقِي وَإِخْوَانِي بِأَنْ يَعْلَمُوا فَقْرِي

(۲) وَأَقْطَعُ إِخْوَانِي وَمَا حَالَ عَهْدُهُمْ ۔۔۔ حَيَاءً وَإِعْرَاضًا وَمَا بِي مِنْ كِبْرِ

---

(۱) تحقیق لغات :- أستحی: واحد متکلم مضارع: مجھے حیا آتی ہے، میں شرم کرتا ہوں ۔ معسر: اسم فاعل: تنگدست. از (افعال) الفقر: مفلسی، غربت، افلاس.

(۱) ترجمہ :- جب میں تنگدست ہوتا ہوں تو مجھے حیا آتی ہے کہ میرے دوستوں اور شناساؤں کو میرے افلاس کی خبر ہو

(۲) اعراب :- (وأقطع) واؤ: حرف عطف (أقطع) فعل با فاعل (اخوانی) مفعول بہ (وما) واؤ: حالیہ (ما) نافیہ (حال) فعل. (عهدهم) فاعل جملہ حال ہے (حیاءً وإعراضًا) معطوف و معطوف علیہ ملکر مفعول لہ (وما) واؤ: حرف عطف. ما: نافیہ (بی) خبر محذوف سے متعلق (من) زائدہ (کبر) مبتدا مؤخر.

(۲) تحقیق لغات :- أقطع : واحد متکلم مضارع : میں کاٹ دیتا ہوں، قطع تعلق کر لیتا ہوں. ماحال واحد مذکر غائب ماضی منفی: نہیں بدلا، نہیں پلٹا. حال (ن) حولًا ۔ الشیء: ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا. عهد: قول و قرار، عہد و پیمان، نصیحت، قسمت، نگہداشت، حرمت ج عہود. أعراض : مفرد اعراض کا: عزت و آبرو. کبر: بزرگی، بڑائی، تکبر، گھمنڈ، غرور

(۲) ترجمہ :- (تنگ دستی کی حالت میں) حیا اور آبرو کی وجہ سے اپنے احباب سے الگ رہتا ہوں حالانکہ ان کا عہد و پیمان بدلا نہیں ہے. اور نہ ہی مجھ میں غرور و تکبر ہے. (یعنی احباب کی بے وفائی اور اپنے تکبر کی بنا پر الگ نہیں رہتا ہوں بلکہ محض شرم و حیا اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے ایسا کرتا ہوں)

(۱) فَإِنْ يَكُ عَارًا مَا أَتَيْتُ فَرُبَّمَا — أَتَى الْمَرْءَ يَوْمُ السُّوْءِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ

(۲) وَمَنْ يَفْتَقِرْ يَعْلَمْ مَكَانَ صَدِيْقِهٖ — وَمَنْ يَحْيَىٰ لَا يَعْدِمْ بَلَاءً مِنَ الدَّهْرِ

(۱) اعراب :- (فإن) فا حرف عطف (إن) حرف شرط (يكُ) فعل ناقص (عاراً) خبر مقدم (ما) اسم موصول اسم مؤخر (أتيت) صلہ (فربّ) فا : برائے جزاء (رب) للتكثير (ما) كافہ (أتى) فعل (المرءَ) مفعول بہ (يوم السوء) فاعل (من حيث ، لا يدري) إلى سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- عار : شرم ، رسوائی، عیب، غیرت، ننگ، گالی . أتيت : واحد متکلم ماضی : میں آیا. ما أتيت : میں جس پر آیا، میں نے جس کو کیا. یا فعل کو مجہول مانا جائے تو معنی ہوگا : وہ جو مجھ پر آئی. یوم السوء : بُرے دن . مصیبت کے دن .

(۱) ترجمہ :- وہ چیز (تنگ دستی، فقر و فاقہ) جو مجھ پر آئی اگر شرم کی بات ہے (تو کرنا کیا ہے) اس واسطے کہ کبھی انسان پر بُرے دن اس طرح آجاتے ہیں کہ اُسے علم نہیں ہو پاتا (اور وہ گردش زمانہ کا شکار ہو جاتا ہے)

(۲) تحقیق لغات :- يفتقر : واحد مذکر غائب مضارع : وہ محتاج ہوتا ہے، ضرورتمند ہوتا ہے. مكان : اسم ظرف : جگہ ، مقام ، مرتبہ، منزلت . ج أمكنة . يحيى : واحد مذکر غائب مضارع : وہ زندہ رہتا ہے . حَيِيَ (س) حياةً : زندہ رہنا. ۔ منہ شرمانا. لا يعدم : واحد مذکر غائب ماضی منفی : نہیں معدوم کرتا ہے، نہیں ختم کرتا ہے، نہیں روکتا ہے ، بلاء : آزمائش ، زحمت، گردش زمانہ .

(۲) ترجمہ :- جو محتاج ہوتا ہے وہ اپنے دوست کے مرتبہ کو جان لیتا ہے (کہ مخلص ہے یا منافق) اور جو زندہ رہے گا وہ گردش زمانہ کو روک نہیں سکتا (اس لئے اس سے دوچار ہونا ہی پڑے گا)

وقال الحكم بن معمر الخضريّ

وَبَعْضُ الْهَوَاءِ دَاءٌ، وَفِي الْيَأْسِ رَاحَةٌ — إِذَا انْبَتَّ وَصْلٌ أَوْ نَبَا بِكَ مَنْزِلُ

اعراب :- مصرعۂ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے . (إذا) حرف شرط . (انبت) فعل (وصلٌ) فاعل. فعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف عليه. (أو) حرف عطف . (نبا) فعل (بك) سے متعلق. (منزلٌ) فاعل جملہ معطوف . معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فعل شرط جزاء محذوف ہے . جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے .

تحقیق لغات : الهواء : خواہش دل، آرزو، تمنا، محبت ، فضا، آسمان و زمین کا درمیانی خلا. اليأس : مایوسی ، ناامیدی . راحة : آرام و سکون، اطمینان. أنبت : واحد مذکر غائب ماضی : ٹوٹ گیا ، منقطع ہوگیا. از (انفعال) مادہ (بت) ہے . وصل : تعلق، رشتہ. نبا : واحد مذکر غائب ماضی : ناموافق ہوا ، راس نہیں آیا . نبا : (ن) نبوة ونُبُوّاً ـــــ المكانُ بفلان : جگہ کا ناموافق ہونا .

معنیٰ :- إذا وقع لك الفراق من الحبيب أو لم يوافقك المنزل فأخرج من قلبك هواى حبيبك و إستيأس منه فإن الهوىٰ داء يقع به المرء في الأذى . واليأس راحة .

ترجمہ :- بعض خواہش بیماری ہے ، اور ناامیدی میں راحت ہے، جب تعلق ٹوٹ جائے یا منزل تجھے راس نہ آئے (جب محبوب سے فراق ہوجائے تو اس کی محبت دل سے جھٹک دے کیونکہ محبت مرض ہے اور اس کی کسک مسلسل ایک عذاب ہے اگر دل ادھر سے موڑ لیا جائے تو سکون و اطمینان حاصل ہوجائے)

(۱) ذُوالعَقْلِ لَا يَأْسىٰ علىٰ وَصْلِ خُلَّةٍ   إذا لَمْ يَكُنْ يَوْمًا عَلَيْهَا مُعَوَّلُ

(۲) فَلَا تَرْضَ بِالْأَمْرِ الَّذِيْ لَيْسَ بِالرِّضىٰ   إذا كُنْتَ تَعْتَامُ الأُمُوْرَ وَتَفْصِلُ

(۱) اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے (إذا) حرف شرط (لم یکن) فعل ناقص (یوما) ظرف (علیھا) جار مجرور خبر محذوف کائنا سے متعلق (مُعَوَّل) اسم مؤخر.

(۱) تحقیق لغات :- لا یأسیٰ: واحد مذکر غائب مضارع منفی: وہ غم نہیں کرتا ہے، مایوس نہیں ہوتا ہے: أَسِيَ (س) أَسىً: رنجیدہ ہونا، غم کرنا. و— علیٰ مصیبۃٍ: مصیبت پر غم کرنا. لا یأسی علیٰ وصلٍ: وصال نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا. خلّۃ: بضم خاء: دوستی صداقت، دوست. معوّل: اسم مفعول: جس پر بھروسہ اور اعتماد کیا گیا ہو. از (تفعیل) مگر اس کا مصدر تعویلاً نہیں آتا بلکہ کہا جاتا ہے: عوّل معوّلاً: گریہ وزاری کرنا، واویلا مچانا و— علیٰ: بھروسہ کرنا اعتماد کرنا.

(۱) ترجمہ :- عقلمند آدمی محبوب کا وصل نہ ہونے پر ماتم نہیں کرتا، جبکہ اس پر (محبوب پر) کسی دن بھروسہ نہ رہا ہو (یعنی اگر محبوب کی محبت کا اعتبار اول دن ہی سے نہ رہا ہو تو اس کے ختم ہونے سے کوئی غم نہیں ہوتا. شعر:-

تیرے وعدے پہ جئے ہم میری جان جھوٹ جانا   کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(۲) تحقیق لغات :- الرضیٰ: خوشی، رضامندی. تعتام: واحد مذکر حاضر مضارع: تم انتخاب کرتے ہو، چنتے ہو، پسند کرتے ہو. از (افتعال) مادہ (عیمۃ) ہے. تفصل: واحد مذکر حاضر مضارع: تم فیصلہ کرتے ہو، جدا کرتے ہو، الگ کرتے ہو. فصل (ض) فصلاً: جدا کرنا، الگ کرنا. و— فی امر: فیصلہ کرنا. (۲) ترجمہ :- جب چیزوں کا انتخاب اور فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو تو اس چیز پر راضی نہ ہو جو تمہاری مرضی کے خلاف ہو.

(۱) إذا الْمَرْءُ لَمْ يُحْبِبْكَ إلَّا تَكَرُّهًا   فَدَعْهُ، وَلَا يُعْجِزْ عَلَيْكَ التَّحَوُّلُ

(۲) وَفِي الْأَرْضِ أَكْفَاءٌ، وَفِيْهَا مُرَاغَمٌ   عَرِيْضٌ لِمَنْ خَافَ الْهَوَانَ وَمَزْحَلُ

(۱) اعراب :- (إذ) حرف شرط (المرء) فاعل فعل محذوف کا. فعل فاعل ملکر جملہ فعل شرط لم یحبب: فعل. کاف: ضمیر مفعول بہ (الا) حرف استثناء لغو (تکرھا) مفعول لہٗ (فدعہ) فعل جزاء. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لم یحبب: واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ: محبت نہیں کیا، پسند نہیں کیا. أَحَبَّهُ إِحْبَابًا: محبت کرنا، پسند کرنا. تکرھا: مصدر: زبردستی، جبراً قہراً، مکروہ اور ناگوار سمجھنا. دَعْ: واحد مذکر امر حاضر: چھوڑ دے، خیرباد کہدے ودع (ف) ودعا: چھوڑنا. التحول: مصدر: بدلنا، پھر جانا، ایک جگہ سے دوسری طرف منتقل ہونا.

(۱) ترجمہ :- جب کوئی آدمی تم سے محبت نہ کرے مگر ناگواری اور زور و زبردستی سے (منہ دیکھی اور بلا خلوص کے) تو اسے خیرباد کہہ دو، اور (اسکی طرف سے) منہ موڑنا تیرے لئے دشوار نہ ہو.

(۲) تحقیق لغات :- أکفاء: بفتح ہمزہ. مفرد ہا: کُفُوٌ: ہمسر، ہم پایہ، برابر، نظیر، ہم مثل. مراغم: بضم میم و فتح غین: جائے پناہ، قلعہ، راستہ. عریض: صفت مشبہ: چوڑا، وسیع، خوب چوڑا. اور عریض: کثیر کے معنی میں بھی مستعمل ہے، چنانچہ محاورہ ہے (أطال فی الکلام وأعرض فی الدعاء) طویل گفتگو کی اور خوب دعائیں کیں. مزحل: مصدر میمی: وہ جگہ جہاں آدمی منتقل ہو جائے، پناہ پکڑلے. بولا جاتا ہے (إذا لم یکن عن شفرۃ السیف مزحل) جب تلوار کی دھار سے کوئی مفر نہ ہو. (۲) ترجمہ :- جس شخص کو ذلت ورسوائی کا اندیشہ ہو اسکے لئے روئے زمین پر بہت سے ہمسر ہیں اور لمبی چوڑی پناہ گاہیں ہیں. (ان میں پناہ لیکر اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے)

قَالَ الْأَصْمَعِيُّ مَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سَهْلٍ مُذْ صَارَ فِيْ مَرْتَبَةِ الْوَزَارَةِ يَتَمَثَّلُ إِلَّا بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ

(۱) وَمَا بَقِيَتْ مِنَ اللَّذَّاتِ إِلَّا ... مُحَادَثَةُ الرِّجَالِ ذَوِي الْعُقُوْلِ

(۲) وَقَدْ كُنَّا نَعُدُّهُمْ قَلِيْلًا ... فَقَدْ صَارُوْا أَقَلَّ مِنَ الْقَلِيْلِ

---

(۱) اعراب :- (مابقیت) فعل (من اللذات) بقیت : سے متعلق (إلا) حرف استثناء لغو (محادثة) فاعل مضاف (الرجال) مضاف الیہ موصوف (ذوی العقول) صفت۔

(۱) تحقیق لغات :- اللذات : مفرد ہا لذۃ : مزہ، ذائقہ، سواد، خوشی، شیرنی، شراب۔ لذّ (س) لذاذاً و لذاذۃ — الشیٔ : لذیذ اور خوش ذائقہ ہونا۔ محادثة : باہم بات چیت کرنا۔

(۱) ترجمہ :- دانشوروں کے ساتھ بات چیت اور گفت و شنید کے سوا اور کوئی لذت باقی نہیں رہ گئی ہے (یعنی زمانے میں اگر کوئی مزہ اور لطف ہے تو صرف صاحب عقل و فکر کی مجالست اور ان کی گفت و شنید میں ہے)

(۲) تحقیق لغات :- نعد : جمع متکلم مضارع : ہم شمار کرتے ہیں، سمجھتے ہیں۔ عدّ (ن) عدّاً و تعداداً — الشیٔ : شمار کرنا، گننا، سمجھنا۔ جب سمجھنے کا معنیٰ ہو تو اس فعل کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے (عددت زیداً صادقاً) زید کو میں نے سچا سمجھا۔

(۲) ترجمہ :- اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ (صاحب دانش) لوگ تھوڑی تعداد میں ہیں مگر اب وہ قلیل سے قلیل تر ہو گئے ہیں۔

وقال الحمیدی

(۱) لِقَاءُ النَّاسِ لَيْسَ يُفِيْدُ شَيْئًا ... سِوَى الْهَذَيَانِ مِنْ قِيْلٍ وَقَالٍ

(۲) فَأَقْلِلْ مِنْ لِقَاءِ النَّاسِ إِلَّا ... لِأَخْذِ الْعِلْمِ أَوْ إِصْلَاحِ حَالٍ

---

(۱) اعراب :- (لقاء الناس) مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا، (لیس) خبر ضمیر اس میں اسم (یفید) لیس کی خبر (یفید) فعل ھو کی ضمیر مستتر فاعل (شیئا) مفعول مطلق (سوی الھذیان) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یفید کا مفعول بہ۔ (من قیل وقال) بیان

(۱) تحقیق لغات :- لقاء : مصدر : ملنا، ملاقات کرنا۔ یفید : واحد مذکر غائب مضارع : فائدہ دیتا ہے۔ أفادہٗ إفادۃً : نفع دینا، فائدہ پہونچانا۔ أفاد فلان المال : مال جمع کرنا، کمائی کرنا، و — فلاناً علماً أو مالاً : مال یا علم عطا کرنا و — منہ علماً : کسی سے علم حاصل کرنا۔ الھذیان : بفتح ھاء و ذال : بکواس، اول فول، بہکی بہکی باتیں کرنا قیل و قال : چون وچرا، بحث و مباحثہ۔

(۱) ترجمہ :- لوگوں کی ملاقات سوائے بحث و مباحثہ اور ٹھک ٹھک بک بک کے کچھ نفع بخش نہیں ہے —

(۲) تحقیق لغات :- اقلل : واحد مذکر امر : از (افعال) اخذ العلم : علم حاصل کرنا۔ أخذ (ن) أخذاً : حاصل کرنا۔ و — ہ : گرفت کرنا، سزا دینا۔ و — علی نفسہ ذمہ داری لینا۔ و — علیٰ عادتہ : عادی بن جانا۔ و — الرأی : مشورہ لینا۔ إصلاح : درست کرنا، اصلاح کرنا، مرمت کرنا، سیدھا کرنا، ٹھیک کرنا۔

(۲) ترجمہ :- لوگوں سے ملنا جلنا کم کر دو، مگر علم حاصل کرنے یا اپنی حالت درست کرنے کے لئے (ضرور اہل علم و تقوی سے ملنے جلنے کا سلسلہ رکھنا چاہیے)

وقال آخر

(۱) مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ ‏ لِيَكُنْ كَمَنْ لَمْ تَسْتَفِدْهُ

(۲) بَاعِدْ أَخَاكَ بِبُعْدِهِ ‏ فَإِذَا نَأَى شِبْرًا فَزِدْهُ

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا، (لم یردك) فعل شرط (فلا تردہ) فعل جواب (لیکن) فعل ھو کی ضمیر مستتر اسم (کمن) کاف تشبیہ مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (لم تستفدہ) صلہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔

(۱) تحقیق لغات: لم یرد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : ارادہ نہیں کیا، نہیں چاہا، توجہ نہ دی۔ أَرَادَهُ إِرَادَةً : ارادہ کرنا، چاہنا، رغبت کرنا، توجہ دینا لم تستفد : واحد مذکر غائب مضارع مجزوم بلَمْ : تونے فائدہ نہیں اٹھایا، نفع حاصل نہیں کیا۔ از (استفعال)

(۱) ترجمہ :- جو تمہارا ارادہ نہ کرے تم بھی اس کا ارادہ نہ کرو (اس کے آستانہ پر نہ جاؤ) تاکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جائے کہ گویا تمہیں اس سے کوئی فائدہ اٹھانا نہیں ہے۔ (یعنی بے نیازی کا اظہار کرو اس طرح کہ گویا اس سے تمہاری کوئی ضرورت اٹکی نہیں ہے)

(۲) تحقیق لغات:- باعد: واحد مذکر امر حاضر: تو دور ہو جا، از (مفاعلة) بَاعَدَهُ مُبَاعَدَةً دور ہونا، بُعْد : بضم با: دوری، فاصلہ، موت، نَأَى : واحد مذکر غائب ماضی: وہ دور ہوا۔ نأى (ف) نَأْيًا ـ فلانا وعنہ : دور ہونا۔ شبرا : بالشت۔ ج : أشبار۔ شبر (ن) شبرًا: بالشت سے ناپنا۔ زِدْ : واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کر دے۔ از (ضرب)

(۲) ترجمہ :- اپنے دوست کے دور ہونے سے تو بھی اس سے دور ہو جا۔ لہذا اگر وہ ایک بالشت دور ہو تو، تو اور زیادہ کر دے (یعنی بڑھا کر ایک ہاتھ کر دے)

وقال بشار بن برد العقیلی

(۱) تَوَدُّ عَدُوِّي ثُمَّ تَزْعُمُ أَنَّنِي ‏ صَدِيقُكَ، إِنَّ الرَّأْيَ عَنْكَ لَعَازِبُ

(۲) وَلَيْسَ أَخِي مَنْ وَدَّنِي رَأْيَ عَيْنِهِ ‏ وَلَكِنْ أَخِي مَنْ وَدَّنِي وَهُوَ غَائِبُ

(۱) اعراب :- (تود) فعل با فاعل (عدوی) مفعول بہ (ثم) حرف عطف (تزعم) فعل با فاعل (إن) حرف تاکید۔ نون: وقایہ کا۔ یا: ضمیر واحد متکلم کی اسم (صدیقك) إنّ کی خبر۔ إنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر تزعم: کے دونوں مفعول کے قائم مقام، بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات :- تود : واحد مذکر حاضر مضارع: تو محبت کرتا ہے، چاہتا ہے، تمنا کرتا ہے ودّ (س) مودةً : آرزو کرنا، خواہش کرنا، پسند کرنا۔ تزعم : واحد مذکر حاضر مضارع تو خیال کرتا ہے، دعویٰ کرتا ہے، بے حقیقت دعویٰ کرتا ہے۔ زعم: کا استعمال زیادہ تر دعوی باطل اور ایسے قول کے بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے جو مشکوک اور غیر متحقق ہو۔ از (ن) عازب : اسم فاعل: دور ہونے والا، چھپنے والا، غائب ہونے والا۔ عزب (ن ض)۔ عزوبًا: دور ہونا، چھپنا، غائب ہونا۔ و ـ الأرض: زمین کا ویران ہونا۔ و ـ الرّأيُ عنك : تدبر و بصیرت کا دور ہونا، چھپنا۔

(۱) ترجمہ :- تو میرے دشمن سے محبت رکھتا ہے پھر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میں تیرا دوست ہوں، واقعی بصیرت تجھ سے بہت دور ہے (یعنی میرے دشمن سے ساز باز رکھتے ہو اور میری دوستی کا دم بھرتے ہو یہ بڑی بے عقلی کی بات ہے)

(۲) اعراب :- (لیس) فعل ناقص (أخی) لیس کا اسم (مَنْ) اسم موصول خبر (ودّنی) صلہ (رأی عینہ) ظرف۔ (۲) تحقیق لغات :- رأيٌ: منظر۔ رأی العین: نگاہوں کے سامنے۔

(۲) ترجمہ :- جو اپنی نگاہوں کے سامنے مجھ سے اظہار محبت کرے وہ میرا دوست نہیں ہے ہاں جو پیٹھ پیچھے رہکر مجھ سے محبت کرتا ہے وہی میرا دوست ہے۔

وقال آخر

تَكَثَّرْ مِنَ الْإِخْوَانِ مَا اسْطَعْتَ أَنَّهُمْ عِمَادٌ إِذَا اسْتَنْجَدْتَهُمْ وَظَهِيرُ
وَمَا بِكَثِيرٍ أَلْفُ خِلٍّ وَصَاحِبٍ . وَإِنَّ عَدُوًّا وَاحِدًا لَكَثِيرُ

(۱) تحقیق لغات :- تكثّر: واحد مذکر امر حاضر: تو زیادہ کر، اضافہ کر، بڑھا. از (تفعّل) تكثر تكثراً — من الشئ: کسی چیز سے بہت لینا. و— بالكلام: بہت گفتگو کرنا ما اسطعت: اصل میں إستطعت ہے، تخفیف کے لئے تاء حذف کردیگئی ہے: واحد مذکر حاضر ماضی: جتنا تم سے ہوسکے، تمھیں جہاں تک ممکن ہو. إستطاع إستطاعةً از (استفعال) سکنا، کسی کام کرنے کی سکت پانا. عماد: کھمبا، ستون، وہ چیز جس پر ٹیک لگائی جائے، جس کا سہارا لیا جائے. ج عَمَدٌ و عُمُدٌ. استنجدت: واحد مذکر حاضر ماضی: تونے مدد مانگی. استنجد إستنجاداً: از (استفعال) مادّہ (نجدة) ہے بمعنی امداد. ظهير: یاور، پشتیبان، مددگار. صیغہ صفت ہے فَعِيلٌ کے وزن پر بمعنی فاعل. اس کا استعمال واحد وجمع دونوں کے لئے ہوتا ہے جیسے (والملٰئكة بعد ذالك ظهير) اور (و كان الكافر علٰے ربه ظهيرا)

(۱) ترجمہ :- جہاں تک تجھے ممکن ہو اپنے دوستوں کی تعداد بڑھا، کیونکہ جب تو ان سے مدد مانگے گا تو وہ تمھارے یاور ومددگار ہوں گے.

(۲) اعراب :- (ما) بمعنی لیس. باء: زائدہ. (كثير): خبر مقدم. ألف: ممیز (خل) تمیز معطوف علیہ ممیز اپنے تمیز سے ملکر اسم مؤخر (واو) حرف عطف. (صاحب) معطوف. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۲) تحقیق لغات :- خلّ: بکسر خاء وتشدید لام: دوست، یار، حبیب ج أخلال. صاحب: ساتھی، دوست، مالک ج صحاب، صَحْب، صحابه. (۲) ترجمہ :- ہزاروں دوست زیادہ نہیں ہیں اور یقیناً ایک دشمن بہت کافی ہے (لہذا کسی کو دشمن نہیں بنانا چاہیئے)

وقال ابوبكر العرزمی

(۱) يَفِرُّ جَبَانُ الْقَوْمِ عَنْ أُمِّ رَأْسِهِ وَيَحْمِي شُجَاعُ الْقَوْمِ مَنْ لَا يُنَاسِبُهُ
(۲) وَيُرْزَقُ مَعْرُوفُ الْجَوَادِ عَدُوَّهُ وَيُحْرَمُ مَعْرُوفَ الْبَخِيلِ أَقَارِبُهُ

(۱) اعراب :- (يفر) فعل (جبان القوم) مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل (عن أم راسه) يفرّ سے متعلق (واو) حرف عطف (يحمي) فعل (شجاع القوم) فاعل (من) مفعول بہ اسم موصول (لايناسبه) صلہ.

(۱) تحقیق لغات :- يفرّ: واحد مذکر غائب مضارع: وہ بھاگتا ہے، فرار اختیار کرتا ہے فرّ (ض) فراراً: خوف سے بھاگنا. جبان: بزدل، ڈرپوک، نامرد. أم الرأس: دماغ کی جھلی. کنایۃً قریب اور رشتہ دار مراد ہیں. يحمي: واحد مذکر غائب مضارع: حمایت کرتا ہے، حفاظت کرتا ہے. حمی (ض) حمياً وحِمْيَةً وحماية: حفاظت کرنا، بچانا. يناسب: واحد مذکر غائب مضارع: نسب میں شرکت رکھتا ہے، وہ مشابہت رکھتا ہے. ناسبه مناسبةً: نسب میں شریک ہونا، رشتہ دار ہونا، مشابہت وموافقت کرنا

(۱) ترجمہ :- قوم کا بزدل آدمی اپنے رشتہ دار کی (مدد) سے بھاگتا ہے، اور قوم کا بہادر ان لوگوں کی بھی حفاظت کرتا ہے جو اس کے رشتہ دار نہیں ہیں

(۲) اعراب :- (يرزق): فعل مجہول (معروف الجواد) مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول اوّل (عدوّه) مفعول ثانی. (۲) تحقیق لغات :- يرزق: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: دیا جاتا ہے، عنایت کیا جاتا ہے، پاتا ہے، حاصل ہوتا ہے، معروف: نیکی، اچھا بھلا کام، مال. (۲) ترجمہ :- سخی آدمی کا مال اسکے دشمن کو بھی حاصل ہوجاتا ہے، اور بخیل کے مال سے اس کے رشتہ دار بھی محروم رہتے ہیں.

(۱) وَمَنْ لَّا یَکُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ یَوَدُّهُ   فَسَوْفَ یَکُفُّ الْجَهْلَ عَمَّنْ یُوَاثِبُهُ

وقال سالم بن وابصة الاسدی

(۲) أُحِبُّ الْفَتَی یَنْفِی الْفَوَاحِشَ سَمْعُهُ   کَأَنَّ بِهٖ عَنْ کُلِّ فَاحِشَةٍ وَقْرًا

(۱) اعراب :- (من) شرطیہ مبتدا. (لایکف) فعل (الجہل) مفعول بہ (عن) حرف جار (من) اسم موصول مجرور (یودہ) صلہ. جملہ فعل شرط. (فسوف الخ) جواب شرط.

(۱) تحقیق لغات :- یکفّ : واحد مذکر غائب مضارع : روکتا ہے، باز رکھتا ہے. کفّہ (ن) کفًّا عن الامر : روکنا، باز رکھنا. یودّ : واحد مذکر غائب مضارع : وہ محبت کرتا ہے، رغبت رکھتا ہے، آرزو رکھتا ہے، توجہ دیتا ہے. ودّ (س) ودًّا ومودّةً : محبت رکھنا آرزو رکھنا. یواثب : واحد مذکر غائب مضارع : حملہ کرتا ہے، ٹوٹ پڑتا ہے، چھلانگ لگاتا ہے. از (مفاعلة) واثبہ مواثبةً : حملہ کرنا، ہجوم کرنا، ٹوٹ پڑنا.

(۱) ترجمہ :- جو اس شخص سے اپنی نادانی کو نہیں روکتا جس سے محبت رکھتا ہے، تو جلد ہی اس شخص سے اپنی نادانی روک لیگا جو اس پر حملہ آور ہوگا.

(۲) اعراب :- (أحب) فعل با فاعل (الفتیٰ) مفعول بہ موصوف (ینفی الفواحش سمعہ) صفت (کأن) حرف مشبہ بالفعل. (بہ) جار مجرور، خبر محذوف کائن سے متعلق (عن کل فاحشة) وقراً سے متعلق. (وقرا) اسم مؤخر. جملہ صفت ثانی ہے.

(۲) تحقیق لغات :- ینفی : واحد مذکر غائب مضارع : نفی کرتا ہے، دور کرتا ہے، انکار کرتا ہے. نفی (ض) نفیا : عنه : دور کرنا. الفواحش : مفردہا فاحشة : حد سے بڑھی ہوئی بدی، ایسی بے حیائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے، برا قول یا عمل، زنا. وقر : کان کی گرانی، گراں گوش، بہراپن، قوت سماعت جاتی رہنا.

(۲) ترجمہ :- میں اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں جس کا کان بیحیائی کی باتوں کو جھٹک دیتا ہے، گویا کہ ہر بری بات سے اس کے کان میں کوئی بند لگا ہے.

سَلِیْمَ دَوَاعِی الصَّبْرِ لَا بَاسِطًا أَذًی   وَلَا مَانِعًا خَیْرًا، وَلَا نَاطِقًا هُجْرَا

اعراب :- (سلیم دواعی الصبر) صفت ثالث. (لا) عاطفہ (باسطاً اذیً) صفت رابع (ولا مانعاً خیرا) صفت خامس. (ولا ناطقاً هجرا) واو : حرف عطف (لا ناطقاً هجرا) صفت سادس.

تحقیق لغات :- سلیم : سادہ، بھولا بھالا، درست، سادی طبیعت کا، احمق، سادہ لوح، آفت و مصیبت سے محفوظ، بے عیب، تندرست : ج سُلَمَاء. دواعی : مفردہا : داعیة : خواہشات، ارادے، مقتضیات، اسباب. دواعی الصبر : ایسے ناگوار حالات جس پر صبر کی ضرورت ہو، صبر آزما مصائب. لیکن ایک روایت میں الصبر کے بجائے الصدر نقل ہوا ہے اور یہاں مضمون کی مناسبت سے وہی زیادہ بہتر معلوم ہو رہا ہے. لہٰذا اسی روایت کی بنیاد پر مفہوم بیان کیا جائیگا. دواعی الصدر : دل کے ارادے، خیالات، افکار و ہموم. سلیم دواعی الصدر : صاف ستھرے ارادوں والا، پاکیزہ خیال. باسطاً : پھیلانے والا. صیغہ اسم فاعل از (ن) أذی : تکلیف ہر تکلیف دہ چیز، بڑی آفت. خیرا : بھلائی، نیکی، اچھائی. ناطقاً : اسم فاعل بولنے والا. نطق (ض) نطقاً ومنطقةً : بولنا، گفتگو کرنا. هجر : بضم ہاء بیہودہ بات، فحش، اول فول، الجھی ہوئی باتیں کرنا، نیند میں بڑبڑانا.

ترجمہ :- (اور اس نوجوان کو پسند کرتا ہوں) جو پاکیزہ خیال ہو، اور ایذا رسانی کرنیوالا، بھلائی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا اور بیہودہ گوئی کرنیوالا نہ ہو.

(۱) إذا ما أتت من صاحب لك زلة ۔۔۔ فكن أنت محتالا لزلته عذرا

(۲) غنى النفس ما يكفيه من سد خلة ۔۔۔ وإن زاد شيئا عاد ذاك الغنى فقرا

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط. (ما) زائدہ. (أتت) فعل شرط. (من) حرف جار، (صاحب) مجرور موصوف (لك) لام، حرف جار. کاف: ضمیر مجرور. جار اپنے مجرور سے ملکر صفت. (زلة) فاعل. فاء برائے جواب (فکن) فعل ناقص أنت کی ضمیر مستتر اسم (أنت) تاکید (محتالا) خبر (لزلته) محتالا سے متعلق (عذرا) مفعول۔

(۱) تحقیق لغات :- أتت: واحد مؤنث غائب ماضی: وہ آگئی، سرزد ہوگئی. از (ض) مصدر أتيا و إتيانا و إتيانة ومأتاة ہے زلة: لغزش، تقصیر، ناپسندیدہ کام محتالا: اسم فاعل، حیلہ ڈھونڈھنے والا، تدبیر کرنیوالا. از (افتعال)

(۱) ترجمہ :- جب تیرے دوست سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو خود ہی اس کی غلطی کی معذرت کیلئے کوئی حیلہ تلاش کرے (تاکہ دوست کو شرمندگی نہ ہو)

(۲) تحقیق لغات :- غنى: بکسر غین، مالداری، تونگری، بے نیازی، بے فکری بکفی: واحد مذکر غائب مضارع، کفایت کرتا ہے، دفع کرتا ہے، کافی ہوجاتا ہے، بچاتا ہے۔ سد: روک، آڑ، عیب، اصل میں یہ سد یسد، کا مصدر ہے. جسکے معنی رخنہ کو استوار کرنے اور خلل کو بند کرنے کے ہیں. خلة: حاجت، ضرورت، درویشی، مفلسی، ج خلال. زاد: واحد مذکر غائب ماضی: زیادہ ہوا، بڑھ گیا۔ الشیئ بڑھانا. عاد: واحد مذکر غائب ماضی یعنی صاف ہوگیا.

(۲) ترجمہ :- نفس کی تونگری وہ ہے جو اسکے مفلسی کے عیب بچالے اور اگر کچھ زیادہ کیلئے (یعنی ضرورت سے زیادہ کی تمنا کرے) تو وہ تونگری فقیری ہوجائے گی۔

ومن لطائف شعر النابغة الذبیانی

ولست بمستبق أخا لا تلمه ۔۔۔ على شعث، أي الرجال المهذب

اعراب :- (لست) فعل ناقص أنت؛ کی ضمیر اسم. (بمستبق) باء: زائدہ، مستبق: اسم فاعل. (اخا) مفعول بہ موصوف. (لا تلمه) صفت. (على شعث) لا تلمه سے متعلق. (أي الرجال) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا. (المهذب) خبر

تحقیق لغات :- مستبق: اسم فاعل، باقی رکھنے والا، بقاء چاہنے والا، سبقت لیجانے والا، آگے بڑھ جانے والا. استباق: مصدر ہے از (استفعال) مادہ (سبق) ہے قرآن میں ہے (نحن نستبق) ہم دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے میں لگ گئے. واستبقا الباب: دونوں نے دروازے کیطرف سبقت لیجانے کی کوشش کی (لا تلمه) واحد مذکر حاضر مضارع: تم اصلاح نہیں کرتے ہو، درست نہیں کرتے ہو. لمّ (ن) لمّا ۔ الشیئ: جمع کرنا، ملانا. لمّ الله شعث فلان: اس کے حالات کی پراگندگی کو اللہ نے درست فرمادیا. شعث: بفتح عین وسکونہا، پراگندگی، بدحالی، بالوں کا غبار آلود ہونا. شعث (س) شعثا ۔ الأمر: حال خراب ہونا، پراگندہ ہونا. صفت شعث و أشعث مؤنث شعثاء. المهذب: شائستہ، آراستہ، لائق، هذبه تهذيبا: پاکیزہ اخلاق والا بنانا.

ترجمہ :- تم اس دوست کی بقاء محبت کے خواہاں نہیں ہو جس کی بدحالی کو تم درست نہیں کرتے ہو. لوگوں میں کون مہذب اور لائق ہے (کہ تمہاری بے توجہی اور لاعتنائی کے باوجود رشتۂ دوستی کو باقی رکھ سکے) ۔

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ۔۔۔ در پریشاں حالی و درماندگی

وقال آخر

(۱) عَلَيَّ لِكُلِّ ذِي كَرَمٍ ذِمَامٌ ‏ ‏ وَلِي بِمَدَارِكِ الْمَجْدِ اِهْتِمَامٌ

(۲) وَأَحْسَنُ مَا لَدَيَّ لِقَاءُ حُرٍّ ‏ ‏ وَصُحْبَةُ مَعْشَرٍ بِالْمَجْدِ هَامُوا

(۱) اعراب :- (عليّ) خبر مقدم اور آنیوالے ذمام سے متعلق. (لکل ذی کرم) کائن سے متعلق (ذمام) مبتدا مؤخر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- ذی کرم : صاحب شرف وعزت. ذمام : بکسر ذال : عزت وآبرو، واجبی حق، حرمت. ج أذِمَّة. (افعال) أذمّ إذمام ــ علیه : ذمہ داری لینا، امان وحفاظت میں لینا. مدارك : مفردہا : مَدْرَكٌ : پانے کی جگہیں. منازل. مدارك المجد : بزرگی کا مقام، منزلیں. اهتمام : مصدر فکر کرنا، توجہ دینا، إهتمّ بالامر إهتمامًا : اپنے کام میں بہت محنت کرنا.

(۱) ترجمہ :- ہر شریف آدمی کا احترام میرے لئے واجب ہے، اور بزرگی کے مقامات حاصل کرنے کے لئے میں بے پناہ کوشش کرتا ہوں.

(۲) اعراب :- (وأحسن) واؤ : استینافیہ (أحسن) مبتدا مضاف (ما) اسم موصول (لدی) مضاف یا ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ظرف اور فعل محذوف ثبت سے متعلق ثبت اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر صلہ (لقاء حر) خبر. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- أحسن : اسم تفضیل : سب سے بہتر. لدیّ : لدی کی اضافت یاء متکلم کیطرف ہے : میرے نزدیک، میرے پاس، میرے خیال میں. معشر : بڑا گروہ، پورا گروہ، دوستوں کی جماعت، رشتہ دار لوگ، دس دس آدمی کا کنبہ. ج معاشر. هاموا جمع مذکر غائب ماضی : لوگوں نے دیوانہ وار محبت کیا، ٹوٹ کر چاہا. (۲) ترجمہ :- میرے نزدیک سب سے بہتر چیز شریف اور خود دار لوگوں سے ملنا جلنا اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جو بزرگی [illegible]

(۱) وَإِنِّي حِيْنَ أُنْسَبُ مِنْ أُنَاسٍ ‏ ‏ عَلَى قِمَمِ النُّجُوْمِ لَهُمْ مَقَامٌ

(۲) يَمِيْلُ بِهِمْ إِلَى الْمَجْدِ ارْتِيَاحٌ ‏ ‏ كَمَا مَالَتْ بِشَارِبِهَا الْمُدَامُ

(۱) اعراب (إنّ) حرف تاکید یا ضمیر متکلم کی اسم. (حین) مضاف (أنسب) فعل أنا کی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر مضاف الیہ. (من أناس) جار مجرور إنّ کی خبر محذوف سے متعلق یعنی إنی کائنٌ من أناسٍ. (علی قمم النجوم) مقام : سے متعلق. (لهم) خبر مقدم (مقام) مبتدا مؤخر. جملہ علی قمم النجوم الخ من أناس کی صفت.

(۱) تحقیق لغات :- أنسب : واحد متکلم مضارع مجہول : میرا نسب بیان کیا جائے. نسب (ن. ض) نسبًا : نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا. ونسبه إلی فلان : کسی کی طرف منسوب کرنا. قمم : مفردہا : قمّةٌ : بکسر قاف : چوٹی، ہر چیز کا سب سے بلند حصہ کلس (مقام) منزل، جائے قیام.

(۱) ترجمہ :- جب میرا نسب بیان کیا جائے تو میں ان لوگوں میں سے ہوتا ہوں جنکی منزل ستاروں کی چوٹیاں ہیں.

(۲) اعراب :- (یمیل) فعل. (بهم) فعل سے متعلق. (الی المجد) آنے والے ارتیاح سے متعلق (إرتیاح) فاعل (کاف) مثلیہ (ما) مصدریہ. (مالت) فعل (بشاربها) فعل سے متعلق. (المدام) فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر تاویل میں مصدر کے ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر صفت ہوئی مصدر محذوف کی. تقدیر عبارت : یمیل بهم میلا مثل مَیْلِ السدام بشاربها. یمیل بهم الخ أناس کی صفت ثانی. (۲) تحقیق لغات :- یمیل : واحد مذکر غائب مضارع : مائل ہوتا ہے، جھکتا ہے، ڈولتا ہے، جھومتا ہے، بل کھاتا ہے. یمیل بهم : ان کو جھوماتا ہے. ارتیاح : مصدر : خوشی، مسرت قلب. مادّہ (روح) بمعنی خوشی ومسرت. السدام : بضم میم. انگوری شراب، ہمیشہ، متواترہ. (۲) ترجمہ :- بزرگی کا شوق انھیں اسطرح [illegible]

(۱) هُمْ لَبِسُوا أَدِيمَ اللَّيْلِ بُرْدًا لِيُسْفِرَ عَنْ أَدِيمِهِمِ الظَّلَامُ

(۲) هُمْ جَعَلُوا مُتُونَ الْعِيسِ أَرْضًا فَمُذْ عَزَمُوا الرَّحِيلَ فَقَدْ أَقَامُوا

(۱) اعراب :- اعراب ظاہر ہے۔ (هم لبسوا أديم الخ) أناس کی صفت ثالث ہے۔

(۱) تحقیق لغات :- لبسوا : جمع مذکر غائب ماضی : ان لوگوں نے پہنا، اوڑھا۔ لبس (ض) لُبْسًا ـ الثوب : لباس پہنا۔ أديم : دباغت دیا ہوا چمڑا، ہر چیز کی ظاہری سطح۔ أديم النهار دن کی روشنی، اُجالا، أديم الليل : رات کی تاریکی۔ ج أُدُمٌ۔ بُرْد بضم بار : ایک قسم کا دھاری دار کپڑا، چادر۔ ج بُرُود، يسفر : واحد مذکر غائب مضارع منصوب بتقدیر أن بعد لام۔ وہ روشن ہوتا ہے، دور ہوتا ہے۔ أسفر إسفارًا : روشن ہونا، کھولنا و ـ الصبحُ : نمودار ہونا۔

(۱) ترجمہ :- انھوں نے اس لئے رات کی تاریکی کو چادر بنا کر اوڑھ لی تاکہ ان کے چہروں سے تاریکی روشن ہوجائے۔ (یعنی راتوں میں بھی سفر کرتے ہیں تاکہ فضل وکمال حاصل کرکے مستقبل کو تابناک بنائیں۔

(۲) اعراب :- (هم جعلوا متون العيس الخ أناس کی صفت رابع۔ اور اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- متون : بفتح میم۔ مفرد ہا متنٌ : پیٹھ، جائے بلندی، اونچی اور سخت زمین، العيس : بکسر عین : مفرد ہا أعيس : بھورے رنگ کے اونٹ۔ الرحيل : سفر کرنا، کوچ کرنا۔

(۲) ترجمہ :- انھیں لوگوں نے اونٹوں کی پشتوں کو زمین بنالیا (یعنی جائے قیام) لہذا جب سے سفر کا ارادہ کیا اسی وقت سے مقیم ہوگئے (یعنی سفر کے لئے جب اونٹ کی پشت پہ سوار ہوگئے تو گویا مقیم ہوگئے کیونکہ وہی ان کی جائے قیام ہے)

(۱) فَعَنْ كُلِّ الْبِلَادِ لَنَا ارْتِحَالٌ وَفِي كُلِّ الْبِلَادِ لَنَا مُقَامٌ

(۲) وَحَوْلَ مَوَارِدِ الْعَلْيَاءِ مِنَّا لَنَا مَعَ كُلِّ ذِي شَرَفٍ زِحَامٌ

(۱) اعراب :- (فعن) فا تعلیلیہ۔ (عن) حرف جار۔ ارتحال سے متعلق (کل البلاد) (کل) مضاف۔ (البلاد) مضاف الیہ۔ مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور۔ (لنا) خبر مقدم (إرتحال) مبتدا مؤخر (واو) حرف عطف (فی) حرف جار۔ مقام سے متعلق (کل البلاد) مجرور۔ (لنا) خبر مقدم (مقام) مبتدا مؤخر۔

(۱) تحقیق لغات :- البلاد : مفرد ہا : بلد : ملک، شہر، زمین۔ ارتحال : مصدر (افتعال) کوچ کرنا، سفر کرنا۔ مقام : بضم میم ظرف مکان۔ إقامةٌ مصدر۔ از (افعال) جائے اقامت رہنے کی جگہ۔ (۱) ترجمہ :- پس ہر زمین سے ہمارے لئے سفر کرنا ہے، اور ہر ملک ہمارے لئے جائے قیام ہے۔

(۲) اعراب : (وحول) واو استینافیہ (حول) ظرف مضاف (موارد) مضاف الیہ مضاف (العلیاء) مضاف الیہ متعلق ہے زحامٌ سے (منا) جار مجرور زحامٌ سے متعلق (لنا) جار مجرور خبر محذوف کائنٌ سے متعلق (مع کل ذی شرف) زحامٌ سے متعلق (زحامٌ) مبتدا مؤخر۔ (۲) تحقیق لغات : موارد : مفرد ہا : مورد۔ (ورود) مصدر۔ از (ض) اترنے کی جگہ، گھاٹ۔ العلیاء : بفتح عین : بلندی، بزرگی۔ موارد العلیاء : بزرگی کے گھاٹ، بزرگی کی منزلیں۔ زحام : بھیڑ، انبوہ، مقابلہ، مزاحمت۔ (۲) ترجمہ :- شرف وبلندی کے گھاٹ پر ہر باکمال کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے (یعنی بزرگی حاصل کرنے کے لئے ہم لڑتے ہیں)

(۱) تُصِيبُ سِهَامُنَا غَرَضَ المَعَانِي ۔۔۔ إِذَا طَاشَتْ عَنِ الغَرَضِ السِّهَامُ
(۲) وَلَيْسَ لَنَا مِنَ المَجْدِ اقْتِنَاعٌ ۔۔۔ وَلَوْ أَنَّ النُّجُومَ لَنَا خِيَامُ

(۱) اعراب :- مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے ۔ (إذا) برائے شرط (طاشت) فعل (عن الغرض) طاشت سے متعلق (السهام) فاعل جملہ فعل شرط ۔ فعل جواب محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کرتا ہے ۔ (۱) تحقیق لغات :- تصیب : واحد مؤنث غائب مضارع ۔ (إصابة) مصدر از (انفعال) : وہ پہنچتی ہے، لگتی ہے، لاحق ہوتی ہے ۔ إصابة السهام : تیروں کا نشانہ پر لگنا ۔ غرض : بفتح غین وراء : تیر اندازی کا نشانہ، تیر لگنے کی جگہ، تختہ مشق، منشار، مقصد، مراد ۔ ج اغراض ۔ المعانی : مفردہا : معنیٰ : مقصد، وہ چیز جس کا ارادہ کیا گیا ہو ۔ طاشت : واحد مؤنث غائب ماضی : وہ غصہ ہو گئی ۔ وہ عقل کی ہلکی ہو گئی، وہ نشانہ سے خطا کر گئی ۔ طاش السهم عن الغرض : تیر کا نشانہ سے خطا کرنا ۔ السهام : مفردہا سهم : تیر، حصہ ۔

(۱) ترجمہ :- ہمارے مقاصد کے تیر نشانہ پر بیٹھ جاتے ہیں جبکہ دوسروں کے تیر نشانہ سے خطا کر جاتے ہیں ۔ (۲) اعراب (لیس) فعل ناقص (لنا) جار مجرور متعلق خبر محذوف کائنًا : سے (من المجد) إقتناع : سے متعلق (اقتناع) اسم مؤخر، مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے ۔ (۲) تحقیق لغات :- إقتناع : مصدر : قناعت کرنا، مطمئن ہو جانا، تسلی کر لینا، راضی ہو جانا ۔ إقتنع إقتناعًا ۔ بکذا : اکتفا کرنا، قناعت کرنا، تسلیم کرنا ۔ خیام : مفردہا : خیمة : تنبو، ڈیرا، پڑاؤ، کیمپ ۔

(۲) ترجمہ :- اور ہمیں شرف و بزرگی پر قناعت نہیں ہے اگرچہ ہم ستاروں پر خیمہ زن ہو جائیں (یعنی بزرگی کی بھوک ہمیں برابر لگی رہتی ہے زندگی میں جد و جہد کا تسلسل ہمارا شیوہ ہے، کسی مرتبہ کو ہم معراج ترقی نہیں سمجھتے بلکہ اپنا سفر مسلسل جاری رکھتے ہیں ۔ شعر :
آتی ہے کوہ سے صدا راز حیات ہے سکوں ۔۔۔ کہتا ہے مور ناتواں لطف خرام اور ہے)

وقال ابو العباس الناشی

(۱) تَأَمَّلْ بِعَيْنِكَ هٰذَا الأَنَامَ ۔۔۔ فَكُنْ بَعْضَ مَنْ صَانَهُ عَقْلُهُ
(۲) فَحِلْيَةُ كُلِّ فَتًى فَضْلُهُ ۔۔۔ وَقِيمَةُ كُلِّ امْرِئٍ نُبْلُهُ

(۱) اعراب :- (تامل) فعل (بعینك) تامل : سے متعلق (هذا الانام) مفعول بہ (فاء) برائے تزئین (کن) فعل أنتَ کی ضمیر مستتر اسم (بعض) خبر، مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (صانه عقله) صلہ ۔ (۱) تحقیق لغات :- تامل : واحد مذکر امر حاضر : تو غور کر، توجہ سے دیکھ ۔ تأمّل تأمُّلًا ۔ الأمرَ وفيه : کسی کام میں دیر تک سوچ بچار کرنا ۔ الأنام : خدا کی مخلوق، دنیا کے لوگ، نسل انسان ۔ صان : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے حفاظت کی، بچایا، محفوظ رکھا ۔ صانه (ن) صونًا وصيانةً حفاظت کرنا، بچانا ۔ عقل : حُمُق کی ضد ہے، اسکے کئی معانی آتے ہیں (۱) علم (۲) اشیاء کی اچھائی، برائی کو جاننا (۳) دو بہتر چیزوں میں سے زیادہ بہتر کو اور دوسری چیزوں میں سے زیادہ بدتر کو جاننا (۴) انسان کی وہ اچھی ہیئت جو اسکی حرکات و سکنات اور بول چال میں پائی جاتی ہے، ان کے علاوہ بھی بہت سے معانی ہیں ۔

(۱) ترجمہ :- اس مخلوق (انسان) کا گہری نظر سے جائزہ لے اور جن کو عقل نے محفوظ رکھا ہے (جہالت کی گندگیوں سے) تو بھی انھیں جیسا ہو جا (حماقت چھوڑ کر عقل کی روشنی میں زندگی بسر کر) (۲) تحقیق لغات :- حلية : زیور، گہنہ، میک اپ، اور آرائش کے سامان ۔ ج حُلیٰ ۔ فضل : اسم فعل : کمال، برتری، مال، قوت، حسن، مرتبہ، عزت، حکومت، عقل، علم ۔ نبل : شرافت، ذہانت، ذکاوت، آگاہی

(۲) ترجمہ :- ہر انسان کا زیور اس کا فضل و کمال ہے، اور آدمی کی قیمت (جوہر) اس کی شرافت ہے (ظاہری زیب و زینت، تراش خراش اور بھڑکدار لباس کی کوئی حیثیت نہیں انسان کی اصل قیمت اس کا اسٹرانگ کیریکٹر ہے)

(۱) فَلَا تَتَّكِلْ فِيْ طِلَابِ الْعُلٰى عَلٰى نَسَبٍ ثَابِتٍ أَصْلُهُ
(۲) فَمَا مِنْ فَتًى زَانَهُ قَوْلُهُ بِشَيْءٍ يُخَالِفُهُ فِعْلُهُ

(۱) اعراب :- (فلا تتکل) فآء: تفصیلیہ. لاتتکل: فعل بافاعل. (فی طلاب العلیٰ) فعل کا متعلق اوّل (علی) حرف جار متعلق ثانی (نسب) مجرور موصوف. (ثابت اصلہ) صفت

(۱) تحقیق لغات :- لاتتکل: واحد مذکر حاضر نہی. (اتّکالٌ) مصدر. از (افتعال) تو بھروسہ نہ کر، اعتماد نہ کر. طلاب: بکسر طا ر طلب کرنا، ڈھونڈھنا. العلی: بضم عین: بلندی، بزرگی ثابتٌ: استوار، ثابت، محکم، مضبوط. الأصل: جڑ، ج أصول. نَسَبٌ ثابتُ الأصلِ: ایسا نسب جس کے کردار اور شہرت وبلندی کی جڑیں مضبوط ہوں.

(۱) ترجمہ :- تو بزرگی اور بلندی کی جستجو میں کسی باوقار وباعزت خاندان پر بھروسہ نہ کر (یعنی اگر تم کسی بڑے خاندان کے فرزند ہو تو یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دو کہ خاندان کی نسبت سے بزرگی حاصل ہو جائے گی.

(۲) اعراب :- (فما) فآء: برائے تعلیل. مآ: نافیہ (من) زائدہ (فتیً) مبتدا. (زانہ قولہ) خبر (بشیئ) بآ: حرف جار متعلق زان سے شئ: مجرور موصوف (یخالفہ فعلہ) صفت.

(۲) تحقیق لغات :- زان: واحد مذکر غائب ماضی: زینت بخشا، سنوارا، آراستہ کیا. از (ض) مادہ (زینۃ) یخالف: واحد مذکر غائب مضارع: وہ مخالفت کرتا ہے. مصدر (مُخَالَفَةٌ وخلافٌ) مخالفت کرنا، ایک دوسرے کے خلاف کرنا، متضاد ہونا.

(۲) ترجمہ :- کیونکہ کسی نوجوان کو اسکی گفتار کچھ بھی زینت نہیں بخشے گی، جبکہ اس کا کردار اسکی گفتار کے مخالف ہو (کھوکھلی بنیادوں پر بلند بانگ دعوے بے سود ہوتے ہیں)

وقال سابق البربری

(۱) إِذَا الْعِلْمُ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ كَانَ حُجَّةً عَلَيْكَ وَلَمْ تُعْذَرْ بِمَا أَنْتَ جَاهِلُهُ
(۲) فَإِنْ كُنْتَ قَدْ أُوْتِيْتَ عِلْمًا فَإِنَّمَا يُصَدِّقُ قَوْلُ الْمَرْءِ مَا هُوَ فَاعِلُهُ

(۱) اعراب :- (اذا) برائے شرط. (العلم) اصل میں بالعلم ہے اور متعلق ہے فعل محذوف سے. فعل محذوف اپنے متعلق سے ملکر فعل شرط. (لم تعمل بہ) جملہ تفسیریہ (کان) فعل ناقص ضمیر اس میں اسم (حجۃ) خبر (علیک) حجۃ سے متعلق کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ ہوکر جواب. بقیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لم تعمل: واحد مذکر حاضر منفی مجزوم بلم: تم نے عمل نہیں کیا. از (ض) عَمَلٌ سے عمل ہر وہ فعل ہے جو کسی جاندار سے بالقصد صادر ہو یہ فعل کے مقابلہ میں خاص ہے. کیونکہ فعل کی نسبت حیوان اور جمادات کی طرف بھی ہوتی ہے لیکن عمل کی نسبت ان کی طرف شاید باید ہوتی ہے. حجۃ: دلیل، حجت، بحث جھگڑا. ج حُجَجٌ. لَمْ تُعْذَرْ: واحد مذکر حاضر مضارع مجہول منفی بلم: تم معذور نہیں سمجھے جاؤگے، تمھیں معاف نہیں کیا جائیگا. از (ض) مادّہ (عُذْرٌ) ہے جس کا معنیٰ ہے الزام کو دور کرنا، وہ چیز کہ جس کے ذریعہ دلیل پیش کی جاتی ہے.

(۱) ترجمہ :- جب تو علم کے مطابق عمل نہیں کرے گا، تو وہ (علم) تیرے خلاف حجت بنے گا (کہ باوجود علم رکھنے کے تو نے عمل کیوں نہیں کیا) اور جن چیزوں کا تمھیں علم نہیں ہے اس میں تجھے معاف نہیں کیا جائے گا.

(۲) اعراب :- (فان) فآء: تفصیلیہ. اِنْ: حرف شرط (کنت قد أوتیت علما) فعل شرط اور جزاء (فاعمل بہ) محذوف ہے (فانما) فآء: تعلیلیہ. اِنّ: حرف تاکید. مآ: کافہ (یصدق) فعل (قول المرء) مفعول (ما ھو فاعلہ) فاعل. فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ. (۲) ترجمہ :- اگر تجھے علم سے نوازا گیا ہے تو اس پر عمل کر کیونکہ انسان کا فعل

وقال عبد الملك بن ادريس الكاتب الوزير

(۱) وَالْعِلْمُ لَيْسَ بِنَافِعٍ أَرْبَابَهُ   مَا لَمْ يُفِدْ عَمَلاً وَحُسْنَ تَبَصُّرٍ

(۲) سِيَّانِ عِنْدِيْ عِلْمُ مَنْ لَّمْ يَسْتَفِدْ   عَقْلاً بِهِ وَصَلَاةُ مَنْ لَّمْ يَطْهُرِ

(۱) اعراب (العلم) مبتدا، (ليس) فعل ناقص ھو کی ضمیر مستتر اسم مرجع العلم ہے۔ (باء) زائدہ (نافع) اسم فاعل۔ ھو کی ضمیر مستتر فاعل مرجع العلم ہے (اربابه) مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر لیس کی خبر۔ (ما) مصدریہ ظرفیہ مضاف (لم يفد) فعل بافاعل (عملاً) مفعول بہ معطوف علیہ (واو) حرف عطف (حسن تبصر) معطوف۔

(۱) تحقیق لغات :- نَافِع : اسم فاعل: نفع بخشنے والا، فائدہ دینے والا۔ از (ف) نفعٌ، نفيعةٌ منفعةٌ مصدر ہیں۔ أرباب : مفرد ہا رَبٌّ : صاحب، والا، مالک، أرباب العلم : صاحبانِ علم و ہنر۔ مالم يفد : مَا : مصدریہ ظرفیہ: جبتک فائدہ نہ دے، نفع نہ پہنچائے۔ تبصّر : مصدر از (تفعّل) سمجھ، سوجھ بوجھ، بصیرت، ذکاوت، نور قلب۔

(۱) ترجمہ :- علم صاحب علم کے لئے نفع بخش نہیں ہے جبتک وہ (علم) عمل اور اچھی سوجھ بوجھ اور بصیرت کا فائدہ نہ دے۔

(۲) اعراب : (سیّان) خبر مقدم (عندی) سیّان : سے متعلق (علم) مبتدا مؤخر مضاف (من) اسم موصول مضاف الیہ (لم يستفد) فعل بافاعل (عقلاً) مفعول بہ (به) لم يستفد : سے متعلق۔ بقیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (۲) تحقیق لغات :- سیّان : السّیّ بکسر سین : کا تثنیہ ہے جسکے معنی ہیں : مانند، برابر، مثل، ایک جیسا، ہموار، بولا جاتا ہے : هما سیّان : وہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں استعمال ہے۔ ج أسواءٌ۔ لم يطهر : واحد مذکر غائب مضارع منفی مجزوم بلَمْ۔ از (ک) پاک نہیں ہوا، وضو نہیں کیا۔ (۲) ترجمہ :- اس شخص کا علم جس نے اس سے سمجھ حاصل نہیں کی اور اس شخص کی نماز جسنے وضو نہیں کیا، دونوں (ناسمجھ کا علم اور بے وضو کی نماز) میرے نزدیک

فَاعْمَلْ بِعِلْمِكَ تُوْفِ نَفْسَكَ وَزْنَهَا   لَا تَرْضَ بِالتَّضْيِيْعِ وَزْنَ الْمُخْسِرِ

اعراب :- (فاء) برائے تعلیل (اعمل) فعل بافاعل (بعلمك) فعل سے متعلق (توف) فعل بافاعل۔ (نفسك) مفعول (وزنها) مفعول ثانی جملہ جواب امر (لا ترض) فعل (بالتضييع) فعل سے متعلق (وزن المخسر) مفعول بہ۔

تحقیق لغات : تُوْفِ : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بجواب امر: تم پورا پورا ادا کرتے ہو۔ أوفى إيفاءً — بالوعد: وعدہ پورا کرنا۔ و — الكيل : پیمائش پوری کرنا و — الوزنَ : پورا پورا تولنا۔ و — فلاناً حقه : پورا پورا حق ادا کرنا۔ لا ترض : واحد مذکر حاضر نہی : تو راضی نہ ہو، خوش نہ ہو، قناعت نہ کر، مطئن نہ ہو۔ رضي (س) رضًا و مرضاةً — الشيءَ وبه وعنه : کسی چیز کو اختیار کرنا اور اس پر قناعت کر لینا۔ المخسر : اسم فاعل۔ إخسارٌ مصدر از (افعال) : تول اور وزن میں کمی کرنے والا وزن میں کمی کرنے کے دو معنی ہیں (۱) کسی کو وزن میں کم دینا، ڈنڈی مارنا پورا نہ دینا (۲) ایسے کام کرنا جس سے قیامت کے دن نیکیوں کا پلہ ہلکا ہو جائے۔

(۱) ترجمہ :- لہذا تو اپنے علم پر عمل کر اور اپنے نفس کا وزن پورا کر دے اور عمل کو برباد کر کے ڈنڈی مارنے والے کے تول پر اطمینان نہ کرے (یعنی جس طرح ڈنڈی مارنے والا تول میں کمی کر کے اپنے تول کو برباد کرتا ہے اور دنیا و آخرت کے خسران میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی طرح تم نفس کے تول کو کم نہ کرو اور نفس کا تول عمل ہے اگر اس میں کمی ہوئی تو اس کا پلہ ہلکا پڑ جائے گا اور تمھاری عاقبت برباد ہو جائے گی۔

وقال مسعر بن کدام الهلالی یخاطب ابنه کداما

(۱) إِنِّي مَنَحْتُكَ يَا كِدَامُ نَصِيحَتِي ۔۔۔ فَاسْمَعْ لِقَوْلِ أَبٍ عَلَيْكَ شَفِيقِ

(۲) أَمَّا الْمُزَاحَةُ وَالْمِرَاءُ فَدَعْهُمَا ۔۔۔ خُلُقَانِ لَا أَرْضَاهُمَا لِصَدِيقِ

(۱) اعراب :- (إن) حرف تاکید (یاء) ضمیر متکلم اسم (منحتُ) خبر (کاف) ضمیر مفعول اول (یاء) بمعنی أدعو (کدام) منادیٰ (نصیحتی) مفعول ثانی (فاء) زائدہ (اسمع) فعل با فاعل (لام) حرف جار (قول) مجرور مضاف اسمع سے متعلق (اب) مضاف الیہ موصوف (علیك) شفیق سے متعلق (شفیق) صفت.

(۱) تحقیق لغات :- منحت : واحد متکلم ماضی : میں نے دیا، عنایت کیا، مَنَحَ (ن) منحًا الشئَ : دینا. نصیحة : خیر خواہی، نصیحت. از (ف) نَصَحَ نصحًا ونصاحةً ونصاحیةً : نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا.

معنیٰ : یاکِدَامُ! إنی نَصَحْتُ لَكَ فَاصْغِ أُذُنَكَ لِقَوْلِ أَبِيكَ الَّذِي هُوَ شَفِيقٌ عَلَيْكَ

(۱) ترجمہ :- کدام! میں تجھے نصیحت کر رہا ہوں لہذا اپنے شفیق باپ کی بات سُن.

(۲) اعراب :- (اما) حرف تفصیل (المزاحة والمِرَاء) معطوف و معطوف علیہ مل کر مبتدا، (ندعهما) خبر (خلقان) خبر مبتدا محذوف کی تقدیر عبارت : هما خلقان. خلقان : موصوف (لا أرضاهما) صفت (لصدیق) فعل سے متعلق.

(۲) تحقیق لغات :- المزاحة : ہنسی مذاق، دل لگی، خوش طبعی. المراء : جھگڑنا، لڑنا، مجادلہ کرنا. مصدر ہے (مفاعلة) کا. ماریٰ مماراةً ومِراءً : لڑنا، جھگڑنا. خلقان : دو خصلتیں، دو عادتیں. خلق کا تثنیہ ہے. ج أخلاق.

(۲) ترجمہ : (وہ یہ کہ) تو ہنسی مذاق اور لڑائی جھگڑا کو چھوڑ دے، وہ دونوں ایسی خصلتیں ہیں کہ انھیں کسی دوست کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں

(۱) إِنِّي بَلَوْتُهُمَا فَلَمْ أَحْمَدْهُمَا ۔۔۔ لِمُجَاوِرٍ جَارًا وَلَا لِرَفِيقِ

(۲) وَالْجَهْلُ يُزْرِي بِالْفَتَى فِي قَوْمِهِ ۔۔۔ وَعُرُوقُهُ فِي النَّاسِ أَيُّ عُرُوقِ

(۱) تحقیق لغات :- بلوت : واحد متکلم ماضی : میں نے آزمایا، آزمائش کی، امتحان لیا تجربہ کیا. بلیٰ (ن) بلاءً وبَلْوًا : آزمانا، امتحان لینا. لم احمد : واحد متکلم مضارع : میں نے تعریف نہیں کی، ستائش نہیں کی. میں نے محمود نہیں پایا، میں نے اچھا نہیں سمجھا. از (س) هما : مرجع المزاحة والمراء ہے. مجاور: اسم فاعل از (مفاعلة) پڑوس میں رہنے والا، پڑوسی، ہمسایہ، مجازاً درگاہوں کا خادم. رفیق : ساتھی، صاحب، لطف و مہربانی سے پیش آنے والا، رفاقة سے مشتق ہے. صفت مشبہ کا صیغہ ہے.

(۱) ترجمہ :- میں نے ان دونوں (دل لگی، جھگڑا) کا تجربہ کیا تو انھیں کسی کے لئے اچھا نہیں پایا نہ کسی پڑوسی کے لئے اور نہ کسی ساتھی کے لئے.

(۲) اعراب :- (الجهل) مبتدا (یزری) خبر (بالفتی) یزری کا متعلق اول (فی قومه) متعلق ثانی (وعروقه الخ) جملہ حال واقع ہے الفتیٰ سے.

(۲) تحقیق لغات :- یزری : واحد مذکر غائب مضارع : وہ عیب لگاتا ہے، ذلیل کرتا ہے از (افعال) أَزْرَىٰ بِهِ إِزْرَاءً : عیب لگانا، حق کم کرنا. عروق : مفرد ہا عِرق بکسر عین. جڑ، ہر چیز کی اصل. مجازاً خاندان کیونکہ ہر آدمی کی وہ جڑ ہے. أيّ : بطور تعجب کے اظہار کمال کیلئے استعمال ہوا ہے.

(۲) ترجمہ :- جہالت نوجوان کو اسکی قوم میں ذلیل کر دیتی ہے گو اس کا خاندان لوگوں میں کتنا ہی باکمال خاندان ہو.

وَقَالَ الخَلِیْلُ بْنُ أَحْمَدَ النَّحْوِیُّ یُخَاطِبُ سُلَیْمَانَ بْنَ عَلِیٍّ حِیْنَ وَجَّهَ إِلَیْهِ رَسُوْلًا مِّنَ الأَهْوَازِ وَطَلَبَهُ لِتَأْدِیْبِ وَلَدِهٖ فَأَخْرَجَ الْخَلِیْلُ إِلٰی رَسُوْلِهٖ خُبْزًا یَابِسًا وَقَالَ کُلْ فَمَا عِنْدِیْ غَیْرُهٗ وَمَا دُمْتُ أَجِدُهٗ فَلَاحَاجَةَ لِیْ إِلٰی سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهُ الرَّسُوْلُ فَمَا أُبْلِغُهٗ فَأَنْشَأَ یَقُوْلُ:

أَبْلِغْ سُلَیْمَانَ إِنِّیْ عَنْهُ فِیْ سَعَةٍ وَفِیْ غِنًی غَیْرَ أَنِّیْ لَسْتُ ذَامَالٍ

اعراب :- (أبلغ) فعل. ضمیر أنتَ کی مستتر فاعل (سلیمان) مفعول اوّل (انّ) برائے تاکید (یاء) ضمیر اسم. (عنه) جار مجرور متعلق ہوا خبر محذوف کائن سے (فی سعة) معطوف علیہ (واو) حرف عطف (فی غنی) معطوف. معطوف و معطوف علیہ ملکر مجرور. جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا خبر محذوف کائن سے. انّ اپنے اسم و خبر سے ملکر کے جملہ ہوکر مفعول ثانی (غیر انی لست ذامال) استثنار منقطع.

تحقیق لغات :- أَبْلِغْ : واحد مذکر امر حاضر: تو پہونچا دے، خبر کر دے. از (افعال) مصدر (إبلاغ) ہے. بمعنی پہونچا دینا، خبر کر دینا، حدتک پہونچا دینا، بھیجنا. سعة: مصدر اصل میں وِسع بکسر واو ہے، واو حذف کرکے عوض میں تار لگا دی گئی ہے. بمعنی: فراخی، وسعت، گنجائش، کشادگی، غِنیً : بکسر غین: مالداری، بے نیازی.

معنیٰ :- اخبر سلیمان إننی وإن لم أکن ذمال وثروة لکن أنا غنی عنه ولست محتاجًا الیه.

ترجمہ :- سلیمان کو خبر کر دے کہ میں اس سے بے نیاز ہوں اور فراخی کی حالت میں ہوں گو میں مالدار نہیں ہوں.

(۱) سَخَّیٰ بِنَفْسِیْ إِنِّیْ لَا أَرَیٰ أَحَدًا یَمُوْتُ هُزْلًا وَلَا یَبْقیٰ عَلیٰ حَالٍ

(۲) الرِّزْقُ عَنْ قَدَرٍ لَا الْعَجْزُ یَنْقُصُهٗ وَلَا یَزِیْدُكَ فِیْهِ حَوْلُ مُحْتَالٍ

(۳) وَالْفَقْرُ فِی النَّفْسِ لَا فِی الْمَالِ تَعْرِفُهٗ کَذَا یَکُوْنُ الْغِنیٰ فِی النَّفْسِ لَا الْمَالِ

(۱) اعراب :- (سخی) فعل (بنفسی) فعل سے متعلق (انّ) حرف تاکید. یاء: ضمیر متکلم اسم. (لا أری) خبر. (احدًا) مفعول بہ موصوف. (یموت) صفت. (هزلًا) مفعول له (ولا یبقیٰ علیٰ حال) یموت پر معطوف. (إنی لا أری الخ) جملہ ہوکر سخّی کا فاعل.

(۱) تحقیق لغات: سخّیٰ : واحد مذکر ماضی : از (تفعیل) جوانمرد اور بہادر بنانا، سخّی بنفسی: مجھکو جوانمرد بنا دیا۔ هزلًا : دُبلاپن، لاغری، افلاس، فقر.

(۱) ترجمہ :- میں دیکھتا ہوں کہ کوئی افلاس کی وجہ سے دم نہیں توڑتا ہے، اور نہ کوئی یکساں حالت پر باقی رہتا ہے، اس بات نے مجھکو جری بنا دیا ہے (آج افلاس ہے تو کل تونگری بھی آسکتی ہے اس لئے کسی کی طرف احتیاج کی نظر ڈالنا عزت نفس کے خلاف ہے)

(۲) اعراب :- (الرزق) مبتدا (عن قدر) خبر (لا) عاطفہ (العجز) مبتدا (ینقصہ) خبر

(۲) تحقیق لغات :- قَدَر : بفتح دال : تقدیر، قسمت، اشیاء پر خدا کا اندازہ. الحولُ: طاقت، قوت، تدبیر، ہوشیاری، مہارت. محتال : اسم فاعل از (افتعال) حیلہ گر، مدبر

(۲) ترجمہ :- روزی قسمت سے ملتی ہے، عاجزی اور کمزوری اس کو کم نہیں کرتی ہے، اور نہ کسی مدبر کی تدبیر اس میں اضافہ کرتی ہے (اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ مَنْ یَّشَاءُ) غرضکہ رزق کی فراوانی اور تنگی میں انسانی تدبیر کو کوئی دخل نہیں ہے)

(۳) ترجمہ :- تمھیں معلوم ھیکہ جس طرح افلاس طبیعت میں ہوتا ہے نہ کہ مال میں، اسیطرح تونگری بھی دل سے ہوتی ہے نہ کہ مال سے.

وقال آخر

(۱) وَمَا عَبَّرَ الْإِنْسَانُ عَنْ فَضْلِ نَفْسِهٖ ... بِمِثْلِ اعْتِقَادِ الْفَضْلِ فِيْ كُلِّ فَاضِلٖ

(۲) وَإِنَّ أَشَدَّ النَّقْصِ أَنْ يَّرْمِيَ الْفَتٰى ... قَذَى الْعَيْبِ عَنْهُ بِانْتِقَاصِ الْأَفَاضِلٖ

(۱) اعراب :- (ماعبر) فعل. (الانسان) فاعل (عن فضل نفسه) فعل سے متعلق (بمثل) با: حرف جار (مثل اعتقاد الفضل) مجرور عبّر سے متعلق (فی کل فاضل) اعتقاد سے متعلق.

(۱) تحقیق لغات :- عبّر: واحد مذکر غائب ماضی: تعبیر کیا، بیان کیا، ظاہر کیا. از (تفعیل) یہاں ماضی معنی میں انشار کے لئے ہے.

(۱) ترجمہ :- انسان اپنے ذاتی فضل وکمال کا اظہار نہ کرے، جس طرح کسی باکمال انسان کے فضل وکمال کے اعتقاد کو ظاہر کرتا ہے (کیونکہ یہ بُری بات ہے. **شعر** :-

کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی ... جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے

(۲) اعراب :- (وإن) واو: استینافیہ (إن) حرف تاکید. (اشد النقص) إنّ کا اسم (ان) مصدریہ (یرمی) فعل تاویل میں مصدر کے ہو کر إنّ کی خبر. (الفتی) فاعل (قذی العیب) مفعول بہ (عنہ) یرمی سے متعلق (بانتقاص الافاضل) یرمی کا متعلق ثانی.

(۲) تحقیق لغات :- النّقص: بفتح نون: عیب، نقص، کمزوری، کمی، احساسِ کمتری. یرمی: واحد مذکر غائب مضارع منصوب بِأَنْ: وہ پھینکتا ہے، دور کرتا ہے، الزام لگاتا ہے. قذی: آنکھ میں پڑنے والا تنکا، گندگی، کوڑا کرکٹ ج قُذِیّ و أقذاء. انتقاص: عیب چینی کرنا، تنقیص کرنا، کم کرنا.

(۲) ترجمہ :- اور اس سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ آدمی بزرگوں کی تنقیص کر کے اپنے عیب کی گندگی کو دفع کرے (عموماً ایسا ہی ہوتا ہے کہ آدمی اپنی کمزوریوں کی اصلاح نہ کر کے اہلِ کمال پر کیچڑ اچھالتا ہے، اور اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالتا ہے، احساسِ کمتری کی یہ بدترین مثال ہے)

وقال بن هرمة

(۱) أَرَى النَّاسَ فِيْ أَمْرٍ سَحِيْلٍ فَلَا تَزَلْ ... عَلٰى حَذَرٍ حَتّٰى تَرَى الْأَمْرَ مُبْرَمَا

(۲) وَ إِنَّكَ لَا تَسْطِيْعُ رَدَّ الَّذِيْ مَضٰى ... إِذَا الْقَوْلُ عَنْ زَلَّاتِهٖ فَارَقَ الْفَمَا

(۱) **تحقیق لغات** :- أریٰ: واحد متکلم مضارع: میں دیکھتا ہوں، میں جانتا ہوں. سحیل: کچے اور کمزور سوت سے بنا ہوا کپڑا، ایک لڑی سے بٹی ہوئی رسی، کمزور، غیر محکم. حذر: بفتح حاء و کسرہا: احتیاط، پرہیز، چوکنا ہونا. مبرم: اسم مفعول. از (افعال) محکم، اچھا، مضبوط، سخت، ضروری، أبرمَ إبراماً: پختہ اور مضبوط بنانا.

(۱) **ترجمہ** :- لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ کمزور معاملہ میں پڑے ہوئے ہیں لہذا تم ہمیشہ محتاط رہو، تا آنکہ معاملہ کو مستحکم نہ دیکھ لو (یعنی کسی بھی معاملہ میں پورے استحکام کے ساتھ اقدام ہونا چاہئے بلا سوچے سمجھے جو بھی اقدام ہوگا غلط ہوگا)

(۲) **اعراب** :- (مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے. (إذا) شرطیہ (القول) فاعل فعل محذوف کا. تقدیر عبارت: إذا فارق القول: جملہ فعل شرط ہے (عن زلاتہ) فارق سے متعلق (فارق) فعل (الفما) مفعول بہ جملہ تفسیریہ ہے. شرط کا جواب محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

(۲) **تحقیق لغات** :- لا تسطیع: واحد مذکر حاضر مضارع: تم طاقت نہیں رکھتے، تجھے سکت نہیں ہے. اصل میں لا تستطیع ہے، بحر کی رعایت سے تاء کی تخفیف کردی گئی ہے. الرّد: مصدر: لوٹا لینا، لوٹا دینا، رد کر دینا. فارق: واحد مذکر غائب ماضی: جدا ہو گیا، الگ ہو گیا، نکل گیا. از (مفاعلة)

(۲) **ترجمہ** :- جو چیز گذر گئی تم اس کی بازیابی نہیں کر سکتے ہو (چنانچہ) جب بے توجہی اور لغزش سے بات منہ سے نکل جائیگی (تو تم اسے بھی واپس نہیں لے سکتے، اسلئے ہمیشہ دماغ کو زبان سے آگے رکھ کر بات کرنی چاہئے)

فَكَايِنْ تَرَىٰ مِنْ وَافِرِ الْعِرْضِ صَامِتًا ۔ وَآخَرَ أَرْدَىٰ نَفْسَهُ أَنْ تَكَلَّمَا

اعراب :- (فاء) حرف علت (کاین) برائے تکثیر ممیز مبتدا، (تری) خبر (من وافر العرض) تمیز (صامتا) تری: کا مفعول بہ. مصرعہ ثانی مصرعہ اول پر معطوف ہے.

تحقیق لغات :- کاین : کی اصل کأیّ ہے. کبھی کائن اور کبھی کأیّن کی صورت میں استعمال ہوتا ہے. کائن : ہمیشہ خبری صورت میں مستعمل ہے، مبہم اور کثیر تعداد پر دلالت کرتا ہے، ابہام کو دور کرنے کے لئے اسکے بعد بطور تمیز کوئی لفظ ضرور مذکور ہوتا ہے، عموماً تمیز لفظ مِنْ کے ساتھ آتا ہے جیسے: (وکأیّن مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ) بکثرت پیغمبروں کی معیت میں بہت اللہ والوں نے جہاد کیا. اس مثال میں مِنْ نَبِيٍّ : تمیز ہے جس نے کأیّن : کے ابہام کو دور کر دیا. وافر العرض: بہت عزت والا. صامتا: اسم فاعل: خاموش. أردی: واحد مذکر غائب ماضی. از (افعال) ہلاک کر دیا.

ترجمہ :- بہت سے باعزت لوگوں کو تو خاموش دیکھتا ہے (کہ خاموش رہکر اپنی عزت کی حفاظت کئے) اور بہت سے لوگوں نے بول کر اپنے کو برباد کر دیا.

دَخَلَ رَجُلٌ عَلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَتَكَلَّمَ عِنْدَهُ بِكَلَامٍ أَعْجَبَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْتَبِرَ لِيَنْظُرَ أَعَقْلُهُ عَلَىٰ قَدْرِ كَلَامِهِ أَمْ لَا؟ فَوَجَدَهُ مَضْعُوفًا، فَقَالَ: فَضْلُ الْعَقْلِ عَلَى الْمَنْطِقِ حِكْمَةٌ وَفَضْلُ الْمَنْطِقِ عَلَى الْعَقْلِ هُجْنَةٌ وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ مَا صَدَّقَ بَعْضُهَا بَعْضًا. وَأَنْشَدَ:

(۱) وَمَا الْمَرْءُ إِلَّا الْأَصْغَرَانِ لِسَانُهُ ۔ وَمَعْقُوْلُهُ، وَالْجِسْمُ خَلْقٌ مُصَوَّرُ

(۲) فَإِنْ تَرَ مِنْهُ مَا يَرُوْقُ فَرُبَّمَا ۔ أَمَرَّ مَذَاقُ الْعُوْدِ، وَالْعُوْدُ أَخْضَرُ

(۱) اعراب :- (ما) نافیہ. (المرء) مبتدا. (إلا) حرف استثنا لغو (الاصغران) خبر مبدل منہ (لسانه ومعقوله) بدل.

(۱) تحقیق لغات :- لسان : اسم مفرد – أَلْسِنَةٌ جمع مذکر: أَلْسُنٌ. جمع مؤنث : لُسُنٌ. جمع مطلق : لسان : مذکر بھی مستعمل ہے اور مؤنث بھی. اس کے مختلف معانی ہیں : زبان، قوت گویائی، بولی، لہجہ، ذکر. جیسے (بلسان قومه) اسکی قوم کی بولی کے ساتھ (إختلاف ألسنتكم) تمھاری بولیوں کے لہجوں کا اختلاف (واحلل عقدة من لساني) میری قوت گویائی کی بندش کھولدے. (لسان صدق) ذکر جمیل (لسان الله) اللہ کا کلام (فلان ينطق بلسان الله) فلاں شخص خدا داد حجت و دلیل کے ساتھ بات کرتا ہے. معقول : عقل. خلق : بمعنی : مخلوق. (۱) ترجمہ :- انسان محض دو چھوٹی چیزوں یعنی زبان اور عقل کی بدولت انسان ہے (جسم کی بدولت نہیں) کیونکہ جسم تو ایک کھینچی ہوئی تصویر ہے (جس میں کائنات کی ساری مخلوق شریک ہے)

(۲) اعراب :- (إن) شرطیہ. (تر) فعل با فاعل (منه) فعل سے متعلق (ما) موصولہ مفعول بہ (يروق) صلہ جملہ فعل شرط جزاء محذوف ہے (فلا يعجبك حسنه) فاء تعلیلیہ (رب) حرف تکثیر (ما) کافہ (أمرّ) فعل (مذاق العود) فاعل (والعود أخضر) جملہ حال ہے. (۲) تحقیق لغات : ما يروق: ما مصدریہ: وہ خوشگوار ہوا، جو دل و نظر میں اچھا معلوم ہو. از (ن) مصدر (روقاً وروقاناً) کسی چیز کا پسند آنا. أمرّ الشيءُ: کسی چیز کا کڑوا اور تلخ ہونا.

(۲) ترجمہ :- لہذا اگر اس (آدمی) سے تمھیں کوئی پسندیدہ چیز نظر آئے تو وہ چیز تمھیں تعجب میں نہ ڈالے کیونکہ بسا اوقات ڈالی کا مزہ تلخ ہوتا ہے، حالانکہ ڈالی شاداب ہوتی ہے (ہری ڈالی دلکش ہوتی ہے مگر مزہ تلخ ہوتا ہے اسی طرح کسی ظاہر پر فریفتہ نہیں ہونا چاہئے، جبتک اس کا دل صاف (اور زبان شیریں نہ ہو)

وقال الأعور الشنيُّ، ويقال زهير

(۱) وَكَائِنْ تَرَىٰ مِنْ صَامِتٍ لَكَ مُعْجِبٍ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ
(۲) لِسَانُ الْفَتَىٰ نِصْفٌ، وَنِصْفٌ فُؤَادُهُ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُورَةُ اللَّحْمِ وَالدَّمِ

(۱) اعراب :- (كائن) حرف تکثیر مبہم ممیز مبتدا، (ترى) فعل. أنت کی ضمیر مستتر فاعل. فعل اور فاعل ملکر خبر (من) حرف جار (صامت) مجرور موصوف (لك) آنیوالے معجب سے متعلق. (معجب) صفت. جار مجرور ملکر کائن کی تمیز (زيادته أو نقصه) معطوف و معطوف علیہ ہوکر مبتدا (فى التكلم) خبر. (۱) تحقیق لغات :- صامت : اسم فاعل : خاموش، از (ن) صمت صمتاً وصموتاً وصُماتاً : خاموش رہنا، زبان بند رکھنا. معجب : اسم فاعل تعجب میں ڈالنے والا، خوش کرنیوالا، بھانے والا، پسندیدہ، دلکش از (افعال) أعجَبَهُ إعجاباً ـــ الشئُ : بھلی لگنا، بھانا، تعجب میں ڈالنا.

معنیٰ :- كَمْ مِنْ صَامِتٍ يُعْجِبُكَ صَمْتُهُ وَحُسْنُهُ تَجِدُ كَمَالَهُ وَنَقْصَهُ فِي تَكَلُّمِهِ

(۱) ترجمہ :- بہت سے خاموش لوگ جو تمھاری نظر میں بھلے معلوم ہوتے ہیں (لیکن) ان کی زیادتی (ہنر) اور نقص (عیب) ان کی گفتار میں ہے (جن کو زبان کا سلیقہ نہیں ان کی خاموشی کوئی اچھی چیز نہیں ہے.

(۲) اعراب :- (لسان الفتى) مبتدا (نصف) خبر (نصف) مبتدا (فواده) خبر: (فلم يبق) فعل (الا) حرف استثناء لغو (صورة اللحم) فاعل (والدم) لحم پر معطوف.

(۲) ترجمہ :- آدمی کا نصف حصہ زبان ہے اور نصف اس کا دل ہے. اسکے بعد گوشت پوست کی ایک صورت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے (یعنی انسان کی اصل قیمت زبان اور دل کی بدلت ہوتی ہے بقیہ گوشت پوست کی کوئی حیثیت نہیں ہے)

وقال صالح بن عبد القدوس

(۱) إِذَا قَلَّ مَاءُ الْوَجْهِ قَلَّ حَيَاؤُهُ وَلَا خَيْرَ فِي وَجْهٍ إِذَا قَلَّ مَاؤُهُ
(۲) حَيَاءَكَ فَاحْفَظْهُ عَلَيْكَ فَإِنَّمَا يَدُلُّ عَلَىٰ طَبْعِ الْكَرِيمِ حَيَاؤُهُ

(۱) اعراب :- (مصرعہ اولی کا اعراب ظاہر ہے) (ولا) واو: حرف عطف لا: حرف نفی جنس (خير) اسم (فى وجه) جار مجرور خبر محذوف كائنٌ سے متعلق (إذا) حرف شرط (قل ماؤه) فعل شرط جواب محذوف ہے جس پر مصرعہ اولی دلالت کر رہا ہے.

(۱) تحقیق لغات :- قلَّ : واحد مذکر غائب ماضی : کم ہوا، ختم ہوگیا. از (ض) قلَّ (ض) قِلاًّ وقُلاًّ وقِلَّةً : کم ہونا. و ـــ الرجلُ : مال کم ہونا. و ـــ الجسمُ : لاغر ہونا کم ہونا. ماء پانی، اس کی اصل (مَوَهٌ) ہے، اور تصغیر (مُوَيْهٌ) ہے نسبت کے لئے مائيٌّ و ماويٌّ ومَاهِيٌّ ج مِيَاهٌ وأمْوَاهٌ ہے. ماء الوجه : چہرہ کی رونق، چہرہ کی تازگی، مجازاً عزت و آبرو.

(۱) ترجمہ :- جب چہرہ کی رونق (عزت) ختم ہوجاتی ہے تو اس کی حیا بھی ختم ہوجاتی ہے اور جب چہرے کی رونق ختم ہوجائے، تو اس چہرے میں کوئی بھلائی نہیں (لہذا عزت کی حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ بے عزت آدمی ہی بے حیا ہوتا ہے)

(۲) اعراب :- (حياءك) مفعول بہ فعل محذوف کا. تقدیر عبارت : احفظ حياءك (فاحفظ عليك) جملہ تفسیریہ (فإنما) فاء برائے تعلیل (إنما) حرف حصر (يدل) فعل (على طبع الكريم) فعل سے متعلق (حياءه) فاعل.

(۲) ترجمہ :- اپنی حیا کی حفاظت کر کیونکہ حیا ہی پاکیزہ طبیعت کی دلیل ہوتی ہے.

وقال ابوحیان الاندلسی

(۱) عِدَایَ لَہُمْ فَضْلٌ عَلَيَّ وَمِنَّةٌ فَلَا أَذْهَبَ الرَّحْمٰنُ عَنِّي الْأَعَادِيَا

(۲) هُمْ بَحَثُوا عَنْ زَلَّتِي فَاجْتَنَبْتُهَا وَهُمْ نَافَسُونِي فَاكْتَسَبْتُ الْمَعَالِيَا

(۱) اعراب :- (عدای) مضاف مضاف الیہ ہوکر مبتدا، (لھم) جار اپنے مجرور سے ملکر خبر محذوف کائن سے متعلق (علیّ) کائنٌ سے متعلق (ومنّة) واؤ: حرف عطف منّة: فضل پر معطوف مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خبر مبتدا اول کی۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۱) تحقیق لغات :- عدای: بکسر عین: مفرد ہا عدوّ: دشمن، ظالم، حد سے تجاوز کرنے والا۔ عدوّ کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ ہے جس کی دشمنی میں قصد وارادہ شامل ہو جیسے (فإن كان من قوم عدوّ لكم) اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جو تمھارے دشمن ہیں۔ اور دوسرا وہ عدوّ کہ جس کے قصد وارادہ کو تو دشمنی میں دخل نہ ہو لیکن اس کی حالت ایسی ہی ہو کہ جس کی بنا پر اس سے ویسے ہی اذیت پہونچتی ہو جیسی کہ دشمنوں سے پہونچا کرتی ہے جیسے (إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ) منّة: احسان، ج مِنَنٌ۔ فلا أذهبَ: جملہ دعائیہ ہے: خدا نہ ہلاک کرے۔ الأعادی: مفرد ہا۔ عدوّ۔

(۱) ترجمہ :- خدا میرے دشمنوں کو ہلاک نہ کرے کیونکہ ان کا میرے اوپر فضل واحسان ہے

(۲) اعراب :- (ھم) مبتدا، (بحثوا) خبر (عن زلتی) بحثوا: سے متعلق (فاجتنبتها) فاء: تعلیلیہ۔ اجتنبت: فعل۔ ھاء ضمیر مستتر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔ (۲) تحقیق لغات :- بحثوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے جستجو کی، تحقیق کی، کھوج لگائی۔ از (ف) (نافسوا) جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے مقابلہ کیا، مخاصمت کی، کمپٹیشن کیا۔ از (مفاعلة)

(۲) ترجمہ :- وہ لوگ (دشمن) میری لغزشوں کے درپے ہوئے تو میں ان (لغزشوں) سے بچتا رہا اور وہ لوگ مجھ سے جھگڑتے رہے اور میں بلندیوں کے حصول میں لگا رہا۔

(۱) دَبَبْتُ لِلْمَجْدِ وَالسَّاعُونَ قَدْ بَلَغُوا جَهْدَ النُّفُوسِ وَأَلْقَوْا دُونَهُ الْأُزُرَا

(۲) وَكَابَدُوا الْمَجْدَ حَتّٰى مَلَّ أَكْثَرُهُمْ وَعَانَقَ الْمَجْدَ مَنْ أَوْفٰى وَمَنْ صَبَرَا

(۱) اعراب :- (دببت) فعل بافاعل (للمجد) فعل سے متعلق (واو) حالیہ (الساعون) مبتدا، (قد بلغوا) خبر۔ واؤ: جمع فاعل (جهد النفوس) مفعول بہ (واو) حرف عطف (القوا) فعل واؤ: جمع فاعل (دونه) ظرف (الأزراء) مفعول بہ۔

(۱) تحقیق لغات :- دببت: واحد متکلم ماضی: میں گھسٹا۔ میں آہستہ چلا۔ دَبَّ (ض) دَبًّا ودَبِيبًا: رینگنا، گھسٹنا۔ و السقمُ فی الجسم أو البِلٰى فی الثوب: بیماری کا جسم میں اور بوسیدگی کا کپڑے میں سرایت کرنا کہا جاتا ہے: دَبَّتْ عَقَارِبُهُ اسکی چغل خوریاں چل پڑیں۔ بلغوا جهد النفوس: لوگوں نے انتہائی کوشش کی۔ الازر: طاقت، کمر، مدد کرنا

(۱) ترجمہ :- بزرگی کے لئے میں بھی چلا، اور کوشش کرنیوالوں نے بھی انتہائی کوشش کی اور بزرگی کے پیچھے اپنی ساری طاقت جھونک دی۔

(۲) اعراب :- (واو) حرف عطف (کابدوا) فعل۔ واؤ: جمع فاعل (المجد) مفعول بہ (حتی) حرف غایت۔ معنی میں إلٰى أن: کے (ملّ) فعل (اکثرھم) فاعل جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور۔ جار مجرور فعل سے متعلق۔ مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- کابدوا: جمع مذکر غائب ماضی: انھوں نے رنج والم جھیلا۔ از (مفاعلة) ملّ: واحد مذکر غائب ماضی: گھبرا گیا، اکتا گیا۔ ملّ (س) مَلَلًا ومَلَالًا۔ الشیئ ومن الشیئ: اکتانا، گھبرانا، اوب جانا۔ عانق: واحد مذکر ماضی: گلے لگایا، معانقہ کیا مصدر (معانقة وعناقًا) أوفی: واحد مذکر غائب ماضی: پورا کیا۔ یعنی پوری کوشش کی۔ (۲) ترجمہ :- اور انھوں نے مشقتیں جھیلیں یہاں تک کہ ان میں کے اکثر ہمت ہار گئے، اور جس نے پوری کوشش کی اور صبر وتحمل سے کام لیا اُسنے بزرگی کا ہار پہنا۔

(۱) لَاتَحْسَبِ الْمَجْدَ تَمْرًا أَنْتَ آكِلُهُ ۔ لَنْ تُدْرِكَ الْمَجْدَ حَتّٰى تَلْعَقَ الصَّبِرَا

(۱) تحقیق لغات :- لَنْ تُدْرِكَ : واحد مذکر حاضر مستقبل منصوب بلن : تم ہرگز نہیں پا سکتے . از (افعال)، تلعق : واحد مذکر حاضر مضارع : تم چاٹتے ہو. لعق (س) لَعْقًا و لُعْقَةً : انگلی یا زبان سے چاٹنا. الصبر : بکسر بار : ایلوا، ایک قسم کا کڑوا پھل

(۱) ترجمہ :- مجد و شرف کوئی کھجور نہیں ہے جسے تو (مزہ لیکر) کھاتا ہے، یاد رکھ جب تک ایلوا نہیں چکھے گا (مشقت نہیں جھیلے گا) مجد و شرف ہرگز نہیں پا سکتا.

حُكِيَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَجْلِسُ عِنْدَ أَبِيْ يُوْسُفَ وَكَانَ يُطِيْلُ الصَّمْتَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْيُوْسُفَ يَوْمًا، مَالَكَ لَاتَتَكَلَّمُ، وَتَسْئَلُ عَمَّا بَدَالَكَ قَالَ بَلٰى أَيُّهَا الْفَقِيْهُ إِنِّيْ أُسْئَلُكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ سَلْ، قَالَ مَتٰى يُفْطِرُ الصَّائِمُ قَالَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ. قَالَ فَإِنْ لَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ. فَتَبَسَّمَ أَبُوْيُوْسُفَ وَتَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ :-

وَفِي الصَّمْتِ سِتْرٌ لِلْعَيِّ وَإِنَّمَا ۔ صَحِيْفَةُ لُبِّ الْمَرْءِ أَنْ يَتَكَلَّمَا

اعراب :- (واو) حرف استیناف (فی الصمت) جار مجرور. خبر محذوف کائن سے متعلق (ستر) مبتدا مؤخر (للعی) ستر کے سے متعلق (واو) حرف عطف (انما) للحصر (صحیفۃ لب المرء) مبتدا (أنْ) مصدریہ (یتکلم) فعل ضمیر اس میں فاعل. فعل فاعل تاویل میں مصدر کے خبر. تقدیر عبارت : تکلُّمه.

تحقیق لغات :- العیّ : جو گفتگو کرنے سے عاجز ہو. صحیفۃ : کتاب، صحیفہ، نوشتہ. لُبّ : پاکیزہ عقل، جوہر، مغز ج ألبّاب.

ترجمہ :- جسے بات کرنے کا سلیقہ نہیں اس کے لئے خاموشی میں پردہ ہے، اور دراصل انسان کی پاکیزہ عقل کا آئینہ تکلم ہے (اسی سے اسکے فضل و کمال اور عیب و ہنر کا اندازہ ہوتا ہے)

وقبله

عَجِبْتُ لِإِزْرَاءِ الْعَيِّ بِنَفْسِهٖ ۔ وَصَمْتِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ بِالْأَمْرِ أَعْلَمَا

اعراب :- (عجبت) فعل با فاعل (لإزراء العی) عجبت سے متعلق (بنفسه) إزراء سے متعلق.

تحقیق لغات :- الازراء : مصدر از (افعال) عیب لگانا، حقیر بنانا، ذلیل کرنا (أزری بنفسه) اپنے کو بے وزن بنا دیا، ذلیل کر دیا. صمت : مصدر : خاموش رہنا، زبان بند رکھنا. از (ن) أعلم : واحد مذکر اسم تفضیل : اچھا جانکار. أعلم بالأمر : حقیقت واقعہ سے اچھی واقفیت رکھنے والا. از (سمع) مصدر (عِلمًا) حقیقت کا علم ہونا.

ترجمہ :- مجھے تعجب ہے کہ بات کا سلیقہ نہ رکھنے والا (بول کر) اپنا وزن گھٹا دیتا ہے اور جو حقیقت سے اچھی واقفیت رکھتا ہے وہ خاموش رہتا ہے.

جَاءَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ إِلٰى أَمِيْرٍ فَقَالَ لَهُ أُنْشِدُكَ ثَلٰثَةَ أَبْيَاتٍ هُنَّ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثَةِ آلَافٍ فَإِذَا أَنْشَدْتُكَهُنَّ فَقُلْ صَدَقْتَ قَالَ هَاتِ فَأَنْشَدَهٗ

بَلَوْتُ النَّاسَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ ۔ فَلَمْ أَرَ غَيْرَ خَتَّالٍ وَقَالٍ

تحقیق لغات :- بلوت : واحد متکلم ماضی : میں نے آزمایا، تجربہ کیا. قرن : بفتح قاف و سکون رار : زمانہ، ایک زمانے کے آدمی، قوم کا سردار، عمر، سن، دس، یا بیس، یا تیس، یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ یا ستر یا اسی یا سو یا ایک سو بیس سال کو بھی قرن کہتے ہیں. سو سال کو قرن کہنا زیادہ صحیح ہے. ختال : صیغہ مبالغہ : دھوکہ باز. قالٍ : اسم فاعل : عداوت رکھنے والا از (ض) مصدر (قِلًی) عداوت رکھنا.

ترجمہ :- میں نے ایک زمانے تک لوگوں کا تجربہ کیا تو انھیں دھوکہ باز اور کینہ پرور ہی پایا.

قال: صدقت. فأنشده

(۱) وَذُقْتُ مَرَارَةَ الْأَشْيَاءِ طُرًّا　　فَمَا شَيْءٌ أَمَرُّ مِنَ السُّؤَالِ

قال: صدقت. فأنشده

(۲) وَلَمْ أَرَ فِي الْقُلُوبِ أَشَدَّ وَقْعًا　　وَأَنْكَى مِنْ مُعَادَاةِ الرِّجَالِ

(۱) اعراب :- (واو) حرف استیناف (ذقت) فعل بافاعل (مرارة) مفعول بہ مضاف (الاشیاء) مضاف الیہ مؤکد (طرا) تاکید. مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے.

(۱) تحقیق لغات :- ذقت: واحد متکلم ماضی: میں نے چکھا، مزہ اٹھایا، مشقت جھیلی. از (ن) مصدر. ذَوْقًا وَذَوَاقًا وَمَذَاقًا ـ الشیئ: چکھنا، مزہ معلوم کرنا. و ـ العذاب: سزا پایا. مرارة: تلخی، کڑواپن. طُرًّا: تمام، ہمہ، سب، سارے. بولا جاتا ہے جاؤا طُرًّا: سب آئے. طُرًّا: حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے. أمرّ: اسم تفضیل. از مرارة: زیادہ تلخ

(۱) ترجمہ :- اور ہر چیز کی تلخی میں نے چکھی، لیکن سوال (دست سوال پھیلانے) سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا.

(۲) اعراب :- (واو) حرف عطف (لم أر) فعل بافاعل (فی القلوب) أنکی: سے متعلق (اشد) اصل میں شیئًا أشد: ہے. شیئًا: مفعول بہ موصوف (اشد) صفت (وقعا) تمیز (واو) حرف عطف (أنکی) اسم تفضل ضمیر اسمیں فاعل (من معاداة الرجال) أنکی: سے متعلق. (۲) تحقیق لغات: أشد وقعا: زیادہ تکلیف دہ، زیادہ اثرانگیز أنکی: اسم تفضیل: بہت دکھ دینے والا، زیادہ دل خراش. نکی (ض) نکایة ـ العدوّ: دشمن پر غالب آکر قتل کرنا یا زخمی کرنا. معاداة: مصدر. از (مفاعلة) باہمی عداوت، دشمنی، کینہ کپٹ. (۲) ترجمہ :- میں نے لوگوں کی باہمی عداوت اور دشمنی سے زیادہ تکلیف دہ اور دلخراش کوئی چیز نہیں دیکھی (کیونکہ شریف آدمی کیلئے کینہ کپٹ مسلسل ایک لعنت اور

ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ أَبِي أَيُّوبَ أَحْمَدَ بْنِ شُجَاعٍ وَقَدْ تَخَلَّفَ فِي مَنْزِلِهِ فَبَعَثَ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِهِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَعْرَابِيِّ يَسْأَلُهُ الْمَجِيءَ إِلَيْهِ فَعَادَ الْغُلَامُ وَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ ذَالِكَ فَقَالَ عِنْدِي قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ فَإِذَا قَضَيْتُ إِرْبِي مَعَهُمْ أَتَيْتُ قَالَ الْغُلَامُ وَمَا رَأَيْتُ عِنْدَهُ أَحَدًا إِلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُتُبٌ يَنْظُرُ فِي هٰذَا مَرَّةً وَفِي هٰذَا مَرَّةً ثُمَّ مَا شَعَرْنَا حَتَّى جَاءَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ تَخَلَّفْتَ عَنَّا أَوْ أَحْرَمْتَنَا الْأُنْسَ بِكَ وَإِنَّهُ قَالَ لِي الْغُلَامُ مَا رَأَى عِنْدَكَ أَحَدًا وَقَدْ قُلْتَ لَهُ أَنَا مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَإِذَا قَضَيْتُ إِرْبِي مَعَهُمْ أَتَيْتُ فَأَنْشَدَ :-

لَنَا جُلَسَاءُ لَا نَمَلُّ حَدِيثَهُمْ　　أَلِبَّاءُ مَأْمُونُونَ غَيْبًا وَمَشْهَدًا

اعراب :- (لنا) جار مجرور خبر محذوف کائنون سے متعلق (جلساء) مبتدا مؤخر موصوف (لا نمل حدیثهم) صفت. (الباء) خبر، مبتدا محذوف کی. تقدیر عبارت: هم الباء (مامونون) خبر ثانی (غیبا ومشهدا) معطوف ومعطوف علیہ ملکر مامونون کی ضمیر سے حال.

تحقیق لغات :- جلساء: مفرد ہا جلیس: ہمنشین، دوست. لا نَمَلّ: جمع متکلم مضارع منفی ہم نہیں گھبراتے ہیں، نہیں اوبتے ہیں، نہیں اکتاتے ہیں. از (سمع) الباء: مفرد ہا لبیب: عقلمند صاحب عقل وفراست. مامونون: مفرد ہا مأمون: قابل اطمینان آدمی، وہ آدمی جس پر اعتماد وبھروسہ ہو. از (ض) أَمِنَهُ (ض) أَمْنًا: اعتماد وبھروسہ کرنا. غیبا ومشهدا: مصدر ہیں غیر حاضری اور موجودگی، پیچھے اور سامنے.

ترجمہ :- ہمارے دوست ایسے ہیں کہ ہم انکی باتوں سے اوبتے نہیں ہیں، وہ صاحب عقل و فراست ہیں، وہ سامنے ہوں یا نہ ہوں دونوں حال میں قابل اعتماد ہیں

(۱) يُفِيدُونَنَا مِنْ عِلْمِهِمْ عِلْمَ مَنْ مَضٰى وَعَقْلاً وَتَادِيبًا وَرَأيًا مُسَدَّدًا

(۲) فَلَا فِتْنَةٌ تُخْشٰى وَلَا سُوءُ عِشْرَةٍ وَلَا نَتَّقِي مِنْهُمْ لِسَانًا وَلَا يَدًا

(۳) فَإِنْ قُلْتُ أحْيَاءٌ فَلَسْتُ بِكَاذِبٍ وَإِنْ قُلْتُ أمْوَاتٌ فَلَسْتُ مُفَنَّدًا

(۱) اعراب :- (يفيدون) فعل با فاعل (من علمهم) فعل سے متعلق (علم) مفعول بہ مضاف (مَنْ) مضاف الیہ موصول (مضى) صلہ (وعقلا) واؤ: حرف عطف. عقلا معطوف اوّل (تاديبا) واؤ: حرف عطف (تاديبًا) معطوف ثانی (ورأيا) واؤ: حرف عطف. رأيا: معطوف ثالث موصوف (مسددًا) صفت۔

(۱) تحقیق لغات :- يفيدون : جمع مذکر غائب مضارع: وہ فائدہ پہونچاتے ہیں، عطا کرتے ہیں (افعال) من مضىٰ : جو گذر گیا، اسلاف. رأى مسدد : درست اور صحیح رائے۔

(۱) ترجمہ :- اور اپنے علم سے اسلاف کا علم عطا کرتے ہیں اور سوجھ بوجھ، دانائی، ہنر مندی اور درست رائے سکھلاتے ہیں۔ (۲) تحقیق لغات :- فتنة : فساد، آفت، مصیبت، آزمائش فسادانگیزی، بدنظمی، خرابی، دکھ، ایذا، خانہ جنگی از (ض) صحبت، باہم زندگی گذارنا۔

(۲) ترجمہ :- اور ان سے کسی فتنہ وفساد اور خرابی صحبت کا اندیشہ نہیں کیا جاتا، اور ان کے ہاتھ اور زبان سے ہم مطمئن رہتے ہیں۔

(۳) اعراب :- (فإن) فاء: حرف تفصیل (إن) شرطیہ (قلت) فعل با فاعل (إحياءٌ) خبر مبتدا محذوف کی. تقدیر عبارت: هم احياء: مبتدا خبر ملکر قول کا مقولہ (فلست بكاذب) فعل جزاء، مصرعہ ثانی کا اعراب ظاہر ہے۔

(۳) تحقیق لغات :- مفندًا : اسم مفعول از (تفنيد) جس کو ضعیف العقل کہا گیا ہو، سٹھیایا ہوا۔ (۳) ترجمہ :- اگر میں کہوں کہ وہ زندہ ہیں تو میں جھوٹا نہیں ہوں، اگر کہوں کہ مردہ ہیں تو میں قابل ملامت نہیں ہوں۔

وقال آخر

(۱) مَنْزِلِي مَنْزِلُ الْكِرَامِ وَنَفْسِي نَفْسُ حُرٍّ تَرَى الْمَذَلَّةَ كُفْرًا

(۲) وَإِذَا مَا قَنِعْتُ بِالْقُوتِ دَهْرِي فَلِمَاذَا أزُورُ زَيْدًا وَعَمْرًا

(۱) اعراب :- (منزلي) مبتدا (منزل الكرام) خبر (واو) حرف عطف (نفسي) مبتدا (نفس حر) خبر (ترى) فعل با فاعل (المذلة) مفعول اوّل (كفرًا) مفعول ثانی۔

(۱) تحقیق لغات :- المذلة : ذلت وخواری. مصدر ہے. از (ضرب)

(۱) ترجمہ :- میری منزل شریفوں کی منزل ہے، اور میرا نفس آزاد کا نفس ہے جو ذلت و خواری کو کفر سمجھتا ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- ما قنعت : ما زائدہ ہے، واحد متکلم ماضی: میں نے قناعت کرلی، مطمئن ہوگیا از (سمع) مصدر. قنعًا وقناعةً وقنعانًا — بالقوت : بقدر کفاف رزق پر قناعت کرنا. دهري : میرا زمانہ، اپنی زندگی۔

(۲) ترجمہ :- جب میں اپنی زندگی میں بقدر کفاف رزق پر قناعت کرچکا ہوں تو پھر زید و عمر کے پاس کیوں جاؤں۔

وَيُرْوٰى أنَّهُ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَالِيًا عَلَى الْمَدِينَةِ إجْتَمَعَ إلَيْهِ الْقُرَيْشِيُّونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَكُمْ عِنْدِي ثَلَاثٌ لَعَلِّي أنْ أقْصُرَ قَالُوا فَمَا هُنَّ قَالَ وَاللهِ لَا يَأتِينِي فِيكُمْ خَيْرٌ إلَّا عَجَّلْتُهُ وَلَا شَرٌّ إلَّا أخَّرْتُهُ وَلَا أطَّلِعُ عَلٰى سِرٍّ مِنْكُمْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَانَ عَلٰى أكْثَرِ مِمَّا قَالَ لَهُمْ وَوَلِيَ سَنَتَيْنِ، وَبَعْضَ أُخْرٰى ثُمَّ أتَاهُ الْعَزْلُ فَاجْتَمَعُوا إلَيْهِ كَمَا كَانُوا اِجْتَمَعُوا قَبْلَ الْوِلَايَةِ فَاسْتَعْبَرَ وَاسْتَحْيُوا حَوْلَهُ ثُمَّ قَالَ فَأيُّكُمْ يُنْشِدُ قَوْلَ الدَّرَّاجِ الضَّبَابِي.

(١) فَلَا السِّجْنُ أَبْكَانِي، وَلَا الْقَيْدُ شَفَّنِي وَلَا أَنَّنِي مِنْ خَشْيَةِ الْمَوْتِ أَجْزَعُ

(٢) بَلٰى، إِنَّ قَوْمًا قَدْ أَخَافُ عَلَيْهِمُ إِذَا مِتُّ أَنْ يُعْطُوا الَّذِي كُنْتُ أَمْنَعُ

(١) اعراب :- (فلا) فاء: حرف تفصیل (لا) حرف جنس (السجن) مبتدا (أبکانی) خبر (ولا) واو: حرف عطف (لا) حرف نفی (القید) مبتدا (شفنی) خبر (ولا) واو حرف عطف. (لا) حرف نفی (أنّ) حرف مشبہ بفعل نون: وقایہ کا (یاء) ضمیر اسم (من خشیۃ الموت) أجزع سے متعلق (أجزع) خبر

(١) تحقیق لغات :- السجن: قیدخانہ، بندش، أبکا: واحد مذکر غائب ماضی: اُسنے رُلایا، گریہ وزاری پر مجبور کیا. از (افعال) مصدر (إبکاء) القید: بند، بیڑی، شکنجہ ج قیود. شفّ: واحد مذکر غائب ماضی: اس نے لاغر کر دیا، دُبلا بنا دیا. از (ض) مصدر. شُفُوفًا وشَفِیفًا۔ الجسمَ: جسم کو گھلا دینا، کمزور اور لاغر بنا دینا. أَجْزَعُ: واحد متکلم مضارع: میں جزع فزع کرتا ہوں، از (سمع) مصدر جزعًا وجزوعًا۔ منه: بے صبری اور رنج وغم کا اظہار کرنا.

(١) ترجمہ :- قید وبند مجھے رُلاتا نہیں ہے، اور بیڑیوں کی تکلیف مجھے گھلاتی نہیں ہے، اور نہ ہی موت کے خوف سے بے قرار ہوتا ہوں.

(٢) تحقیق لغات :- بلیٰ: ہاں، جواب استفہام میں نفی کے بعد ایجاب کے لئے آتا ہے: کیوں نہیں!!. أن یعطوا: جمع مذکر غائب مضارع منصوب بأن: وہ دیتے ہیں، دیدیں از (إفعال)

(٢) ترجمہ :- ہاں! البتہ کچھ لوگوں سے مجھے اندیشہ ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو وہ لوگ اس چیز کو دیدیں گے جس کی میں حفاظت کرتا تھا.

ثم قال واللہ ما بکائی جزعًا من العزل ولا أسفًا علی الولایۃ غیر أنی أخاف أن یلی ھذہ الوجوہ من لا یرعی لہا حقًّا.

کتب البحتری إلی بعض أصحابه وکان فی السجن

(١) وَمَا هٰذِهِ الْأَيَّامُ إِلَّا مَنَازِلُ فَمِنْ مَنْزِلٍ رَحْبٍ إِلٰى مَنْزِلٍ ضَنْكٍ

(٢) وَقَدْ هَذَّبَتْكَ النَّائِبَاتُ وَإِنَّمَا صَفَا الذَّهَبُ الْإِبْرِيزُ قَبْلَكَ بِالسَّبْكِ

(١) تحقیق لغات :- رحب: صیغہ صفت، بفتح راء وسکون حاء: فراخ، کشادہ، وسیع. رحب (س. ک) رُحبًا ورحابةً ۔ المنزلَ: جگہ کا کشادہ ہونا. صفت رَحْب ورحیب ورحابۃ. ضنك: صیغہ صفت: تنگ، ہر تنگ چیز، تنگی۔

(١) ترجمہ :- یہ زمانہ منزل بہ منزل ہے چنانچہ انسان وسیع اور کشادہ منزل سے تنگ منزل کی طرف جاتا ہے (یعنی زندگی میں کبھی تنگی اور کبھی آسانی ہوتی ہے. تلك الأيامُ نُداولُها بَيْنَ النَّاس: یہ زمانے کے نشیب وفراز ہیں جن کو لوگوں کے درمیان ہم گردش دیتے رہتے ہیں)

(٢) اعراب :- (وقد) واو: حرف عطف. قد: حرف تحقیق (ھذبتك) فعل، کاف ضمیر مفعول بہ (النائبات) فاعل (وانما) واو: حرف عطف. إنما: حصر کیلئے (صفا) فعل (الذھب) فاعل موصوف (الإبریز) صفت (قبلك) صفا سے متعلق (بالسبك) جار مجرور صفا سے متعلق. (٢) تحقیق لغات :- قد ھذّبت: واحد مؤنث غائب ماضی: اس نے صاف کیا، پاکیزہ بنایا، مہذب بنایا. از (تفعیل) ھذّب تہذیبًا ۔ الشجرَ وغیرہ: درخت کو کاٹنا اور اسکی اصلاح کرنا. و۔ الرجلَ: آدمی کو اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا، مہذب بنانا. النائبات: مفرد ہا: نائبۃ: مصیبت، حادثہ. الذھب الإبریز: بے آمیز خالص سونا. السبك: سونے یا چاندی کو پگھلانا. از (ن) و (ض)

(٢) ترجمہ :- حوادث روزگار نے مجھے مہذب بنادیا اور کھرا سونا بھی آگ پر تپانے ہی سے خالص ہوا ہے، تیرے ہاتھ میں آنے سے پہلے. (سونا بلا آگ پر تپائے میل وکچیل سے پاک نہیں ہوتا، اسی طرح زندگی کی دھوپ میں جلکر ہی انسان باکمال ہوتا ہے)

(۱) أَمَا فِي رَسُوْلِ اللهِ يُوْسُفَ أُسْوَةٌ لِمِثْلِكَ مَحْبُوْسًا عَلَى الظُّلْمِ وَالْإِفْكِ
(۲) أَقَامَ جَمِيْلَ الصَّبْرِ فِي السِّجْنِ بُرْهَةً فَآلَ بِهِ الصَّبْرُ الْجَمِيْلُ إِلَى الْمُلْكِ

(۱) تحقیق لغات :- أسوة : نمونہ، چال، مثال، صبر، تسلی، افسر قوم، سرگروہ۔ محبوس : اسم مفعول : قیدی، اسیر، نظر بند، مقید، پابند۔ از (ضرب) مصدر حبسًا ومحبسًا : قید کرنا۔ د۔ عن الشیٔ : روکنا، حفاظت کرنا۔ الإفك : جھوٹ، بہتان، افترا پردازی کسی شیٔ کا اسکی اصلی جانب سے منہ پھرنے کا نام إفك ہے۔ پس جو بات اپنی اصلی صورت سے پھر گئی اس کو افک کہیں گے، جھوٹ اور بہتان میں چونکہ یہ صفت بدرجۂ اُتم موجود ہے اس لئے ان کو افک کہا گیا ہے۔

(۱) ترجمہ :- کیا تجھ جیسے کے لئے اللہ کے رسول حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں نمونہ نہیں ہے جو ظلم و زیادتی اور افترا پردازی کے قیدی تھے۔ (یعنی ان پر بے بنیاد اور غلط الزام لگاکر زلیخا کے اشارے پر عزیز مصر نے قید کر دیا تھا)

(۲) اعراب :- (أقام) فعل، ضمیر اس میں فاعل ذو الحال (جمیل الصبر) حال (فی السجن) فعل سے متعلق (برهة) ظرف متعلق أقام : سے مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- جمیل الصبر : بہترین صبر والا، جس کے چہرے بُشرے سے بھی اضطراب و بےچینی کا اظہار نہ ہو۔ برهة : عرصہ دراز، زمانہ کا کچھ حصہ، ایک ساعت، لمحہ، تھوڑی دیر۔ آل : واحد مذکر غائب ماضی : وہ لوٹا، واپس آیا۔ آلَ به : لوٹایا، واپس کیا۔ بنایا۔ الملك : بضم میم : مُلک، بادشاہت، اقتدار۔

(۲) ترجمہ :- وہ (یوسف علیہ السلام) عرصہ دراز تک حسن صبر کے ساتھ قید خانے میں رہے چنانچہ حسن صبر نے انھیں بادشاہت سے نواز دیا۔

وَمِمَّا قال له علی بن الجهم حين حبسه المتوكل

(۱) قَالَتْ حُبِسْتَ فَقُلْتُ لَيْسَ بِضَائِرٍ حَبْسِيْ، وَأَيُّ مُهَنَّدٍ لَا يُغْمَدُ
(۲) أَوَمَا رَأَيْتَ اللَّيْثَ يَأْلَفُ غِيْلَهُ كِبْرًا، وَأَوْبَاشُ السِّبَاعِ تَرَدَّدُ

(۱) اعراب :- (قالت) فعل هی کی ضمیر مستتر فاعل (حبست) قول کا مقولہ أنت کی ضمیر مستتر فاعل (فاء) زائدہ (قلت) فعل با فاعل (لیس) فعل ناقص (باء) زائدہ (ضائر) خبر (حبسی) اسم مؤخر (واو) حرف عطف (أی مهند) مبتدا (لا یغمد) خبر۔

(۱) تحقیق لغات :- حبست : واحد مذکر حاضر ماضی مجہول : تو قید کر دیا گیا۔ ضائر : اسم فاعل : نقصان دہ، پریشان کن، تنگ کرنیوالا، رنج پہونچانے والا۔ از (ن) مادہ (ضَیْر) ہے۔ حبس : قید، اسیری، بندش، جیل، مهند : ہندوستانی تلوار۔ لا یُغمد واحد مذکر غائب مضارع مجہول منفی : میان میں نہیں رکھی جاتی، نہ رکھی جائے۔ غمد (ن) و (ض) غمدًا السیف : تلوار کو میان میں رکھنا۔

(۱) ترجمہ : محبوبہ نے کہا کہ تم قید میں ہو، تو میں نے جواب دیا (تو کیا ہوا) قید میرے لئے کچھ نقصان دہ نہیں ہے، اور ہاں کونسی ہندی تلوار میان میں نہیں رکھی جاتی (یعنی میں شمشیر برّاں ہوں قید خانہ میرے لئے میان ہے)

(۲) تحقیق لغات :- اللیث : شیر نر، یألف : واحد مذکر غائب مضارع : مانوس ہوتا ہے از (س) غیل : بکسر غین : کثیر درختوں والی جگہ، جھاڑی، کچھار۔ أوباش : مفرد ہا وبش : کمینے، معمولی اور بازاری لوگ۔ تردد : واحد مؤنث غائب مضارع۔ اصل میں تتردد ہے۔ از (تفعل) آتی جاتی ہے۔

(۲) ترجمہ : (میں قید و بند میں ہوں یہ کوئی عیب کی بات نہیں) کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیر نر کبر و غرور اور بزرگی و شرافت کی وجہ سے اپنی کچھار میں رہتا ہے اور معمولی درندے اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں۔

(۱) وَالنَّارُ فِيْ أَحْجَارِهَا مَخْبُوءَةٌ لَا تُصْطَلٰى إِنْ لَمْ تُثِرْهَا الْأَزْنُدُ
(۲) وَالْبَدْرُ يُدْرِكُهُ الظَّلَامُ فَتَنْجَلِيْ أَيَّامُهُ، وَكَأَنَّهُ مُتَجَدِّدٌ.

(۱) اعراب :- (واو) حرف استیناف (النار) مبتدا (فی احجارها) مخبوءۃ سے متعلق۔ (مخبوءۃ) خبر (لا تصطلی) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل (إن) حرف شرط (لم تثر) فعل (ها) ضمیر مفعول بہ (الازند) فاعل۔ جملہ فعل شرط جزا محذوف ہے جس پر جملہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے۔

(۱) تحقیق لغات:- مخبوءۃ: اسم مفعول مؤنث: چھپی ہوئی، پوشیدہ، پردہ پوش۔ از (فتح) لا تصطلی: واحد مؤنث غائب مضارع مجہول منفی: وہ نہیں تاپی جاتی ہے۔ از (افتعال) إصطلی إصطلاءً بالنار: تاپنا، گرمی حاصل کرنا۔ لم تثر: واحد مؤنث غائب مضارع منفی مجزوم بلم: برانگیختہ نہیں کیا، چھیڑا نہیں، جگایا نہیں، ابھارا نہیں۔ الأزند: مفردہا زَنْدٌ: بسکون نون: چقماق۔

(۱) ترجمہ :- (اور یہ تم جانتی ہی ہو) کہ آگ پتھروں میں چھپی رہتی ہے، اگر چقماق اسے نہ چھیڑیں تو اس سے گرمی نہیں حاصل کی جا سکتی (اسی طرح اگر انسان ٹھوکریں نہ کھائے تو اسکی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار نہیں ہوں گی اور وہ کارآمد نہیں بن سکتا)

(۲) اعراب :- (واو) حرف عطف (البدر) مبتدا (یدرك) خبر (ہ) ضمیر مفعول بہ (الظلام) فاعل (فا) حرف تعقیب (تنجلی) فعل (ایامہ) فاعل (وکانہ متجدد) حال۔

(۲) تحقیق لغات:- البدر: ماہ کامل (چودھویں رات کا چاند۔ تنجلی: واحد مؤنث غائب مضارع۔ از (انجلاء) روشن ہوتی ہے، متجددٌ: نیا۔

(۲) ترجمہ :- ماہ کامل کو تاریکی لاحق ہوتی ہے تو اسکے ایام روشن ہو جاتے ہیں اور اگر وہ لگتا ہے کہ نیا ہے۔ (یعنی پہلی تاریخ سے ۱۲ ارتک تاریکیوں میں چھپا رہتا ہے پھر ماہ کامل بنجاتا ہے اسیطرح انسان مصیبتوں میں گھرنے کے بعد باکمال ہوتا ہے)

(۱) وَالزَّاغِبِيَّةُ لَا يُقِيْمُ كُعُوْبَهَا إِلَّا الثِّقَافُ وَجَذْوَةٌ تَتَوَقَّدُ
(۲) غَيْرَ اللَّيَالِيْ بَادِئَاتٌ عُوَّدٌ وَالْمَالُ عَارِيَةٌ يُفَادُ وَيَنْفَدُ

(۱) اعراب :- (والزاغبیۃ) واو: حرف عطف۔ الزاغبیۃ: مبتدا (لا یقیم) خبر (کعوبها) مفعول بہ (الا) حرف استثنار لغو (الثقاف) فاعل معطوف علیہ (وجذوۃ) واو: حرف عطف۔ جذوۃ: موصوف (تتوقد) صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر معطوف۔

(۱) تحقیق لغات:- الزاغبیۃ: صفت ہے الأسنۃ کی۔ زاغبی نیزے، زاغبی قبیلہ خزرج کا ایک آدمی تھا جو نیزہ بنانے کا کام کرتا تھا، اسی کی طرف نیزہ کی نسبت کرکے زاغبی نیزہ کہا جاتا ہے۔ کعوب مفردہا: کعب: ہر ابھری ہوئی چیز، نیزہ کی گرہ، بزرگی و شرافت۔ کہا جاتا ہے: اعلی اللہ کعبہم: خدا ان کی شان دوبالا کرے کعبت (ن۔ض) کعوبًا — الجاریۃ: ابھرے ہوئے سینے والی لڑکی، گدرائی ہوئی لڑکی۔ الثقاف: نیزوں کو سیدھا کرنے کا اوزار۔ جذوۃ: شعلہ، انگارہ۔ تتوقد: واحد مؤنث غائب مضارع: روشن ہوتی ہے، بھڑکتی ہے۔ از (تفعل)

(۱) ترجمہ :- زاغبی نیزوں کی گرہوں کو اوزار اور دہکتے انگارے ہی سیدھی کرتے ہیں۔ (اسی طرح مصائب کی بھٹی میں تپ کر ہی انسان باکمال ہوتا ہے)

(۲) تحقیق لغات:- اللیالی: راتیں۔ مراد حوادثات زمانہ۔ بادئات: اسم فاعل۔ مفردہا: بادئۃ: ظاہر ہونے والی۔ از (ن) بدا (ن) بدوًا: ظاہر ہونا۔ عود: مفردہا عائدۃ لوٹنے والی۔ یفاد: واحد مذکر غائب مضارع مجہول از (افعال) مصدر إفادۃ: دیا جاتا ہے، فائدہ پہونچایا جاتا ہے۔ ینفد: واحد مذکر غائب مضارع: ختم ہوجاتا ہے۔

(۲) ترجمہ :- لیکن حوادثات روزگار آتے جاتے رہتے ہیں، اور مال منگنی کی چیز ہے دیا جاتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے۔

(۱) لَا يُؤْيِسَنَّكَ مِنْ تَفَرُّجِ كُرْبَةٍ خَطْبٌ أَتَاكَ بِهِ الزَّمَانُ الْأَنْكَدُ

(۲) فَلِكُلِّ حَالٍ مُعْقِبٌ، وَلَرُبَّمَا أَجْلَى لَكَ الْمَكْرُوهُ عَمَّا تَحْمَدُ

(۱) اعراب :- (لا يؤيسنك) فعل، (كاف) ضمیر مفعول بہ (من تفرج كربة) فعل سے متعلق (خطب) فاعل موصوف (أتاك) صفت (به) أتاك سے متعلق (الزمان الأنكد) موصوف وصفت ملکر فاعل۔

(۱) تحقیق لغات :- لا يؤيسن : واحد مذکر غائب مستقبل بانون ثقیلہ : ہرگز مایوس نہ کرے، ناامید نہ کرے۔ از (افعال) مصدر (إيئاس) ناامید کرنا۔ تفرّج : مصدر۔ از (تفعّل) دور ہونا، دفع ہونا، ختم ہونا۔ كربة : بضم کاف : رنج وغم، المیہ، سختی، مصیبت، ج کربات۔ خطب : بڑا حادثہ، دشوار کام۔ الأنكد : صیغہ صفت، بدبخت، منحوس، کمینہ۔ (۱) ترجمہ :- بدبخت زمانہ کا لایا ہوا کوئی بڑا حادثہ مصیبت دور ہونے سے تمہیں مایوس نہ کرے (یعنی بُرے دن بہر حال ختم ہوں گے اور اچھے دن لوٹیں گے)

(۲) اعراب :- (فلكل) فاء: تعلیلیہ (لكل) مجرور مضاف (حال) مضاف الیہ جار مجرور خبر محذوف کائنٌ سے متعلق (معقب) مبتدا مؤخر (ولربما) واؤ: حرف عطف۔ لام : ابتدائیہ ربّ : برائے تکثیر (ما) کافہ (اجلى) فعل (لك) فعل سے متعلق (المكروه) فاعل (عن) حرف جار (ما) اسم موصول مجرور۔ تحمد: صلہ موصول وصلہ ملکر مجرور۔ جار مجرور أجلى سے متعلق۔

(۲) تحقیق لغات :- معقب : اسم فاعل۔ بعد میں آنیوالی چیز۔ از (افعال) مصدر (اعقاب) أجلى : واحد مذکر غائب ماضی : دور ہوا، نکلا، ظاہر ہوا۔ از (افعال) مصدر إجلاء : ظاہر ہونا۔ المكروه : ناپسندیدہ، ناگوار، مصیبت، تحمد: واحد مذکر غائب مضارع : تم اچھا سمجھتے ہو، کہتے ہو، تعریف کرتے ہو۔ (۲) ترجمہ :- ہر حالت کے بعد ایک دوسری حالت ہے۔ اور بسا اوقات ناپسندیدہ چیز کا ظہور ہوتا ہے اس سے جسکو تم محمود سمجھتے ہو۔

وَالْحَبْسُ مَا لَمْ تَغْشَهُ لِدَنِيَّةٍ شَنْعَاءَ، نِعْمَ الْمَنْزِلُ الْمُتَوَرَّدُ

اعراب :- (واو) حرف استیناف (الحبس) مبتداء (ما) مصدریہ ظرفیہ (لم تغشه) فعل با فاعل۔ هاء: ضمیر مفعول بہ (لام) حرف جار (دنية) مجرور صفت، موصوف محذوف کی (شنعاء) صفت ثانی۔ موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور فعل سے متعلق (نعم) فعل مدح (المنزل المتورد) فاعل۔ فعل و فاعل ملکر خبر مقدم۔ مخصوص بالمدح : مبتدا مؤخر۔ یعنی نعم المنزل المتورّد الحبس۔

تحقیق لغات :- مالم تغشه : ما: مصدریہ ظرفیہ : صیغہ واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلم: جبتک تو داخل نہ ہو جائے، تو نہ آئے۔ غشيه (س) غشياً وغشاية : چھاجانا، نازل ہونا، داخل ہونا۔ دنية : صیغہ صفت مؤنث۔ اور مذکر (دنيّ) ہے۔ مادّہ اشتقاق (دنارة) ہے : رذیل، ذلیل، کمینہ، ناکس۔ شنعاء : صیغہ صفت مؤنث۔ اور مذکر (شنيع) ہے۔ مادّہ (شناعة) ہے : بُرا، قبیح، گھٹیا۔ دنية، شنعاء : دونوں أمور کی صفت ہیں : گھٹیا اور گندے کام۔ المتورّد : جس پر اترا جائے، نزول کیا جائے۔

معنیٰ :- نعم المنزل المحبس الّذى تتورده إن لم تأته لأمور ذليلة قبيحة شنيعة.

ترجمہ :- قیدخانہ بہترین جگہ ہے جب تک گندے افعال کی وجہ سے تم اس میں داخل نہ ہو (یعنی اگر اخلاقی مجرم ہو تو قیدخانہ واقعی ذلت کی جگہ ہے۔ لیکن اگر سیاسی مجرم ہو تو کیا کہنا جیل میں جاتے ہی قوم مجاہد اعظم کے خطاب سے نواز دیتی ہے، پھولوں کے ہار اور فلک شگاف نعروں سے ایسی عزت افزائی کرتی ہے کہ مشائخ حرم بھی جیل خانے کے لئے بیقرار ہو جاتے ہیں)

وقال آخر

(۱) لَئِنْ جُمِعَ الآفَاتُ فَالْبُخْلُ شَرُّهَا وَشَرٌّ مِنَ الْبُخْلِ الْمَوَاعِيدُ وَالْمَطْلُ
(۲) وَلَاخَيْرَ فِي وَعْدٍ إِذَا كَانَ كَاذِبًا وَلَاخَيْرَ فِي قَوْلٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِعْلُ

(۱) اعراب :- (لئن) لام : مؤذنہ للقسم (إن) حرف شرط (جمع الآفات) فعل شرط (فالبخل) فاء جزائیہ (البخل) مبتدا، (شرھا) خبر جملہ جزا. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے

(۱) تحقیق لغات : جمع : واحد مذکر غائب ماضی مجہول : جمع کیا گیا، اکٹھا کیا گیا. از (فتح) البخل : بخل کنجوسی، مال ومتاع کو اس جگہ خرچ کرنے سے روکنا جہاں خرچ کرنا چاہئے. اس کا نام بخل ہے. بخل کی دو قسمیں ہیں (۱) خود مناسب جگہ خرچ نہ کرنا (۲) اور غیر کو بھی خرچ کرنے سے روکدینا یہ اور بھی مذموم ہے. (الذین یبخلون و یأمرون الناس بالبخل) المواعید : مفرد ہا : میعاد : وعدہ، مقررہ وقت المطل : ٹال مٹول، التوا، تاخیر.

(۱) ترجمہ :- اگر ساری آفتیں اکٹھا کر دی جائیں تو ان میں بخل سب سے بڑی آفت ہے، اور بخل سے بھی بدترین چیز وعدہ کرنا اور پھر ٹال مٹول سے کام لینا.

(۲) تحقیق لغات :- وعد : اسم اور مصدر : وعدہ کرنا. فعل : اسم فعل بھی ہے اور مصدر بھی. ہر قسم کی تاثیر کو فعل کہتے ہیں، ناقص ہو یا کامل، دانستہ ہو یا نادانستہ، ارادہ کے ساتھ ہو یا بلا ارادہ، انسان سے صدور ہو یا حیوان سے یا اور کسی طرف سے. فعل : اس کام کو بھی کہتے ہیں جو کیا گیا ہو مفعول اور منفعل میں کوئی فرق نہیں ہے. لیکن بعض کا خیال ہے کہ فاعل کے فعل سے جو چیز بلا ارادہ ظاہر ہو جاتی ہے وہ فعل نہیں بلکہ انفعال ہے جیسے محبوب کو دیکھنے سے چہرے کی شگفتگی، گانا سننے سے دل میں ہوک اور طرب.

(۲) ترجمہ :- وعدہ جب جھوٹا ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں، اور جب کہ دارسی نہ ہو تو محض گفتار کوئی اچھی چیز نہیں ہے.

(۱) لَاتَحْقِرَنَّ الرَّأْيَ وَهُوَمُوَافِقٌ حُكْمُ الصَّوَابِ، إِذَا أَتَى مِنْ نَاقِصٍ
(۲) فَالدُّرُّ، وَهُوَ أَجَلُّ شَيْءٍ يُقْتَنَىٰ مَاحَطَّ قِيْمَتَهُ هَوَانُ الْغَائِصِ

(۱) اعراب :- (لاتحقرن) فعل با فاعل (الرأی) ذو الحال (واو) حالیہ (ھو) مبتدا (موافق) خبر (حکم) مفعول بہ مضاف (الصواب) مضاف الیہ (اذا) حرف شرط (أتی) فعل (من ناقص) جار مجرور فعل سے متعلق. جملہ فعل شرط. جواب محذوف ہے جس پر مصرعہ اولیٰ دلالت کر رہا ہے.

(۱) تحقیق لغات :- لاتحقرن : واحد مذکر حاضر نہی بانون ثقیلہ : تو معمولی اور حقیر نہ سمجھ از (س ک) الحکم : مصدر. از (ن) فیصلہ، فرمان دینا، زور، قوت، استحکام. حکم الصواب : موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہے : درست فیصلہ. من ناقص : من رجل ناقص : کم عقل اور معمولی آدمی.

(۱) ترجمہ :- جب کسی معمولی اور کم عقل آدمی کی رائے ہو اور وہ صحیح فیصلے کے مطابق ہو تو اسے حقیر سمجھ کر نہ ٹھکراؤ

(۲) اعراب :- (فاء) برائے تعلیل (الدر) مبتدا، (واو) حرف استیناف (ھو) مبتدا (اجل) خبر مضاف (شئ) مضاف الیہ موصوف (یقتنی) صفت. یہ جملہ معترضہ ہے (ماحط) خبر مبتدا اول کی (قیمتہ) مفعول بہ (ھوان الغائص) فاعل.

(۲) تحقیق لغات :- الدر : موتی، گوہر، بڑا چکدار موتی ج دُرَرٌ. مادہ (دَرٌّ اور دُرُورٌ) ہے. دَرّ (ن) دَرًّا. السراج : روشن ہونا، چمکنا. اجل : اسم تفضیل : زیادہ اسم، زیادہ بڑا. یقتنی : واحد مذکر غائب مضارع مجہول. از افتعال مصدر (اقتناء) حفاظت کی جائے، جمع کیا جائے، حاصل کیا جائے. اقتنی المالَ اقتناءً : مال جمع کرنا، حاصل کرنا. حطّ : واحد مذکر غائب ماضی : گھٹایا، گرایا، ختم کر دیا. الغائص : غوطہ خور. ھوان الغائص : غوطہ خور

(۲) ترجمہ :- دیکھو! موتی ایک عظیم چیز ہے وہ حفاظت سے رکھا جاتا ہے، لیکن غوطہ خور کا گھٹیا پن اسکی قیمت نہیں گھٹاتا ہے.

وكان هشام بن عبد الملك يتمثل بهٰذا البيت

(۱) إِذَا أَنْتَ لَمْ تَعْصِ الْهَوٰى قَادَكَ الْهَوٰى ... إِلٰى بَعْضِ مَا فِيْهِ عَلَيْكَ مَقَالُ

يحكى أن المنصور لما عزم على الفتك بأبي مسلم الخراساني فزع
من ذلك عيسى بن موسىٰ وكتب إليه

(۲) إِذَا كُنْتَ ذَا رَأْيٍ فَكُنْ ذَا تَدَبُّرٍ ... فَإِنَّ فَسَادَ الرَّأْيِ أَنْ تَتَعَجَّلَا

(۱) اعراب :- (إذا) حرف شرط (أنت) فعل محذوف کے فاعل کی تاکید۔ تقدیر عبارت: لم تعص أنت (لم تعص الهواء) جملہ تفسیریہ۔ جملہ (قادك الهواء) جواب۔ مصرعہ ثانی قاد سے متعلق۔

(۱) تحقیق لغات :- لم تعص : واحد مذکر حاضر مضارع مجزوم بلم: تونے نافرمانی نہیں کی۔ از (ض) مادّہ (عصیان) الهواء : خواہش دل، آرزو، نفسانی میلان۔ قاد : واحد مذکر غائب ماضی : کھینچا، قیادت ورہنمائی کی۔ از (ن) مقال : بات، کلام، چون وچرا، الزام تہمت۔ قال (ن) قولاً ومقالاً ـــ علیه : افترا پردازی کرنا، الزام لگانا۔

(۱) ترجمہ :- جب تم خواہش نفس کو نہیں ٹھکراؤگے تو وہ بعض ایسے امر کی طرف لیجائیگی جس کے بارے میں تم متہم ہوجاؤگے۔

(۲) اعراب : مصرعہ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے۔ (فإن) فاء: تعلیلیہ۔ إنّ : حرف تاکید (فساد الرای) اسم (أن) مصدریہ (تتعجل) فعل أنت کی ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تاویل میں مصدر کے ہوکر أنّ کی خبر۔

(۲) تحقیق لغات :- تدبر : مصدر۔ از (تفعل) غور وفکر، کسی چیز کی گہرائی وگہرائی میں اشہب فکر کو دوڑانا اور حقیقت کشائی کی کوشش کرنا۔ تتعجلا : واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن الف اشباع کا ہے۔ تم جلد بازی کرتے ہو۔ از (تفعل)

(۲) ترجمہ :- جب تم صاحب عقل وفکر ہو تو غور وفکر سے کام لو، کیونکہ تیری جلد بازی ہی سے رائے میں فساد ہوتا ہے (جلد بازی میں صحیح رائے نہیں آتی لہذا سوچ بچار کر قدم اٹھانا چاہیئے)

فأجابه المنصور بهٰذين البيتين

(۱) إِذَا كُنْتَ ذَا رَأْيٍ فَكُنْ ذَا عَزِيْمَةٍ ... فَإِنَّ فَسَادَ الرَّأْيِ أَنْ تَتَرَدَّدَا

(۲) وَلَا تُمْهِلِ الْأَعْدَاءَ يَوْمًا بِغُدْوَةٍ ... وَبَادِرْهُمْ أَنْ يَّمْلِكُوْا مِثْلَهَا غَدَا

(۱) تحقیق لغات :- عزیمة : مصدر۔ از (ضرب) ہمت، پختہ ارادہ، کسی کام کے کرگذرنے پر دل کو پکا کرلینا، قوت ارادہ کی پختگی، صبر، ثابت قدمی۔ عَزَمَ (ض) عزمًا ومعزمًا وعزيمةً ـــ عليه : پختہ ارادہ کرنا۔ تترددا : واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن۔ الف اشباع کا ہے: تم تردد میں ہو، متردد ہو، کشمکش میں ہو۔ از (تفعّل) مادہ (تَرَدُّدٌ)

(۱) ترجمہ :- جب تم صاحب عقل وفکر ہو تو ثبات قدمی سے کام لو کیونکہ رائے کا فساد تردد اور کشمکش سے ہوتا ہے (یعنی اگر کسی اقدام میں تردد شامل ہو تو وہاں توسن فکر لڑکھڑا جائے گا اور مُہم سر نہیں ہوسکتی)

(۲) اعراب :- (ولا تمهل) واو: استینافیہ۔ لا تمهل : فعل با فاعل۔ (الاعداء) مفعول بہ (یومًا) ظرف (بغدوة) فعل سے متعلق (وبادرهم) واو: حرف عطف بادر : فعل۔ أنت کی ضمیر مستتر فاعل۔ هم: ضمیر مفعول بہ۔ (أن) مصدریہ (یملکوا) فعل واو جمع فاعل (مثلها) مفعول بہ (غدا) بیان۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر کے تاویل میں مصدر کے مفعول ثانی۔

(۲) تحقیق لغات :- لا تمهل : واحد مذکر حاضر نہی از (افعال) تو موقع نہ دے، مہلت نہ دے، غدوة : صبح۔ بادر : واحد مذکر امر حاضر: توجلدی کر، بادر مبادرة ـــ الشئ: کسی چیز کے واقع ہونے سے پہلے کرنا۔ لہٰذا بادرهم أن یملکوا : کا مطلب ہوگا: ان کو مالک ہونے سے پہلے پکڑلو۔

(۲) ترجمہ :- دشمنوں کو ایک صبح بھی مہلت نہ دو، اور آئندہ کل کا مالک ہونے سے پہلے ہی انھیں دبوچ لو۔

وقال آخر

(۱) مَامِنَ الْحَزْمِ أَنْ تُقَارِبَ أَمْراً ۔۔۔ تَطْلُبُ الْبُعْدَ مِنْهُ بَعْدَ قَلِيلٍ

(۲) فَإِذَا مَا هَمَمْتَ بِالشَّيْءِ فَانْظُرْ ۔۔۔ كَيْفَ مِنْهُ الْخُرُوجُ بَعْدَ الدُّخُولِ

(۱) اعراب :- (ما) نافیہ (من الحزم) جار مجرور خبر محذوف کائنٌ سے متعلق۔ (أن) مصدریہ (تقارب) فعل. أنت : کی ضمیر مستتر فاعل (امراً) مفعول بہ (تطلب) فعل با فاعل (البعد) مفعول بہ (منه) فعل سے متعلق (بعد قليل) ظرف فعل سے متعلق. فعل و فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تاویل میں مصدر کے مبتدا مؤخر۔

(۱) تحقیق لغات :- الحزم : ہوشیاری، دانشمندی، احتیاط. از (کرُم) تقارب : واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بأن. از (مفاعلة) قریب ہونا، پاس جانا، ارتکاب کرنا۔

(۱) ترجمہ :- یہ کوئی ہوشیاری کی بات نہیں ہے کہ تم کسی ایسے امر کے پاس جاؤ جس سے جلدی ہی دوری طلب کرنے لگو۔

(۲) تحقیق لغات :- ما همست : ما : زائدہ ہے : واحد مذکر حاضر ماضی. تم نے ارادہ کیا۔ همّ (ن) همّاً ۔ الأمرُ فلاناً : بے چین کرنا، غمگین بنانا. و۔ بالشيء : ارادہ کرنا۔ أنظر : واحد مذکر امر حاضر: غور کر. نظر (ن) نظراً و منظراً و تنظاراً و نظراناً ۔ ہ والیہ : دیکھنا، غور سے دیکھنا. و۔ فی الأمر : غور کرنا۔

(۲) ترجمہ :- جب تم کسی چیز کا ارادہ کرو تو پہلے سوچ لو کر داخل ہونے کے بعد اس سے نکلنا کیسے ہوگا (کسی بھی اقدام سے پہلے انجام پر نظر رکھنی چاہیئے)

(۲) معنیٰ :- واذا قصدت إلى أمر فعليك أولاً أن تفكر فيما تخرج منه بعد دخولك فيه

وقال آخر

(۱) خَلِيلَيَّ مَاذَا أَرْتَجِيْ مِنْ غَدِ امْرِءٍ ۔۔۔ طَوَى الْكَشْحَ عَنِّيَ الْيَوْمَ وَهُوَ مَكِيْنُ

(۲) وَإِنَّ امْرَءً قَدْ ضَنَّ مِنْهُ بِمَنْطِقٍ ۔۔۔ يَسُدُّ بِهِ فَقْرَ امْرِئٍ لَضَنِيْنُ

(۱) اعراب :- (یاء) حرف ندا محذوف. (خلیلیّ) مضاف مضاف الیہ ہوکر منادیٰ. (ماذا) ما: برائے استفہام مبتدا. ذا: معنی میں الذی. (ارتجی : اصل میں: ارتجیہ ہے ، ہاء : ضمیر مفعول بہ. (من) حرف جار، أرتجی : سے متعلق. (غدٍ) مجرور مضاف. (امری) مضاف الیہ موصوف (طویٰ) صفت. (الکشح) مفعول بہ. (عنّی) فعل سے متعلق. (الیوم) ظرف. (وھو مکین) حال طوی کی ضمیر فاعل سے۔

(۱) تحقیق لغات :- خلیلی : خلیل کا تثنیہ ہے، یاء متکلم کیطرف اضافت کیوجہ سے نون ساقط ہوگیا اے میرے دونوں دوستو!. أرتجی : واحد متکلم مضارع. از (افتعال) مادّہ (رجاء) میں امید کرتا ہوں، امید کروں. طوی : واحد مذکر غائب ماضی : اس نے لپیٹا، تہ کیا. طوی کشحہ عنی : اس نے مجھ سے پہلو تہی کی، ہاتھ کھینچ لیا. الکشح : پہلو، دکھ. مکین : صاحب اقتدار، مرتبہ والا، صاحب حیثیت۔

(۱) ترجمہ :- دوستو! وہ شخص جسنے صاحب حیثیت ہونیکے باوجود آج مجھسے ہاتھ کھینچ لیا ہے کل میں اس سے کیا امید رکھوں!

(۲) اعراب :- (وإن) واو : حرف عطف. إنّ : حرف تاکید. (امرءً) موصوف اسم (قد ضن) صفت (منه) منطق سے متعلق. (بمنطق) ضنّ سے متعلق (لیسد) فعل (به) جار مجرور فعل سے متعلق. (فقر) مفعول بہ مضاف (امرئ) مضاف الیہ (لضنین) لام : تاکید. ضنین : خبر

(۲) تحقیق لغات :- ضنّ : واحد مذکر غائب ماضی : اُسنے بخل کیا، کنجوسی سے کام کیا. ضن بالشیٔ : بخل کرنا. منطق : اسم. از (ضرب) بات، بولی، آوازوں کی سمجھ. یسد : واحد مذکر غائب بند کرتا ہے، روکتا ہے، پورا کرتا ہے، دفع کرتا ہے. از (ن) سدّ الفقر : فقر دور کرنا. ضنین : صفت مشبہ : بخیل

(۲) ترجمہ :- وہ آدمی جو ایسی بات کہنے سے بھی بخل کرتا ہے جس سے کسی کی مفلسی کو دور کر سکے، در اصل بخیل وہی ہے۔

ذکر ابوالحسن الراویۃ أن المامون قال یوماً أنشدنی اشجع بیت
واعفہٗ واکرمہ من شعر المحدثین قال فأنشد:

وَإِنَّا لَنَلْهُوْ بِالسُّيُوْفِ كَمَا لَهَتْ عُرُوْسٌ بِعِقْدٍ أَوْ سِخَابٍ قَرَنْفُلٍ

تحقیق لغات :- نلھو: جمع متکلم مضارع: ہم کھیلتے ہیں، لہو ولعب کرتے ہیں۔ لھی (ن) لھواً — الرجلُ: کھیلنا۔ و— بہ: شوقین ہونا۔ و— المرأۃُ الی حدیث الرجل: مانوس ہونا، پسند کرنا۔ و— عن الشیئ: غافل ہونا۔ لھت: واحد مؤنث غائب ماضی۔ عروس: دولہن، دولھا۔ لیکن عرف میں صرف دولھن کے لئے مستعمل ہے، کسی قصہ یا ناول کی ہیروئن۔ ج: عرائس وعُرُسٌ۔ عقد: بکسر عین: موتیوں وغیرہ کا ہار، پھلمال، لڑی، گلوبند۔ ج عقود۔ سخاب۔ بکسر سین: لونگوں کا ہار۔ ج سُخُبٌ۔ قرنفل: لونگ۔

معنیٰ :- نحن من الشُّجْعَانِ، والسُّيُوْفُ أُلْعُوْبَتُنَا، نلعب بها مثلها لَعِبَتِ الْعُرُوْسُ بعقدها وسِخابِ قَرَنْفُلِها مادام فی عِرسها۔

ترجمہ :- ہم تلواروں سے اس طرح کھیلتے ہیں جیسے حالت عروسی میں دلہن اپنے موتیوں اور لونگوں کے ہار سے کھیلتی ہے (یعنی بڑے بہادر ہیں تلوار ہمارا کھلونا ہے)

فقالَ لِیْ وَیْلَكَ مَنْ یَقُوْلُ هٰذَا فَقُلْتُ بَكْرُ بْنُ النَّطَاحِ فقالَ الحَسَنَ وَاللّٰہِ وَلٰكِنَّہٗ قَدْ كَذِبَ فی قولہ فما بالہ یسئل أبا دُلَفٍ وَیَنْتَجِعُہٗ وَیَمْدَحُہٗ هَلَّا أَكَلَ خُبْزَہٗ بِسَیْفِہٖ كَمَا قال۔

وَقَالَ بَشَّامَةُ بْنُ الْغَدِيْرِ الْمُرِّيُّ

(۱) فَإِمَّا هَلَكْتُ وَلَمْ آتِهِمْ فَأَبْلِغْ أَمَاثِلَ قَوْمِيْ رَسُوْلًا
(۲) بِأَنَّ الَّتِيْ سَامَكُمْ قَوْمُكُمْ وَهُمْ جَعَلُوْهَا عَلَيْكُمْ دَلِيْلًا
(۳) هَوَانُ الْحَيَاةِ وَخِزْيُ الْمَمَاتِ وَكُلًّا أَرَاهُ طَعَامًا وَبِيْلًا

(۱) اعراب :- (فإمّا) فاء: حرف تفصیل۔ (إمّا) إنْ: شرطیہ اور ما: زائدہ سے مرکب ہے۔ (ھلکت) لم آتھم) معطوف ومعطوف علیہ ہو کر فعل شرط۔ (فأبلغ) فاء: جزائیہ۔ أبلغ: فعل با فاعل (أماثل) مفعول بہ مضاف (قومی) قوم: مضاف الیہ مضاف، یاء: ضمیر مضاف الیہ (رسولاً) مفعول ثانی۔

(۱) تحقیق لغات :- إمّا: اگر۔ یا۔ إنْ اور ما سے مرکب ہے اور مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے کبھی شک کے لئے، کبھی ابہام کے لئے، کبھی اختیار دینے، کبھی اباحت بتلانے اور کبھی تفصیل بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ ھلکت: واحد متکلم ماضی: میں ہلاک ہوا، برباد ہوا۔ أبلغ: واحد مذکر امر حاضر: تو پہنچادے، بھیجدے، خبر کردے۔ از (افعال) أماثل: مفرد ہا: أمثل: بہتر لائق فاضل تر، برگزیدہ۔ رسول: قاصد، پیغام بر، ایلچی، نبی جو صاحب کتاب ہو۔

(۱) ترجمہ :- اگر میں مرجاؤں اور اپنی قوم کے پاس نہ آسکوں تو شرفاء قوم کے پاس کوئی قاصد بھیجدے (اور یہ پیغام پہونچادے)

(۲) تحقیق لغات :- سام: واحد مذکر غائب ماضی: اسنے تکلیف دیا۔ مجبور کیا۔ مادہ (سومٌ) از (ن) دلیلاً: وجہ ثبوت، حجت۔

(۲) ترجمہ :- کہ جن چیزوں پر تمہاری قوم تمہیں مجبور کرتی تھی اور جن کو تمہاری ذلت پر حجت قرار دیتی ہے۔ (۳) تحقیق لغات :- وبیل: ثقیل، دشوار، دیر ہضم۔

(۳) ترجمہ :- وہ زندگی کی ذلت اور موت کی رسواری ہے، میں ان تمام کو نا قابل ہضم کھانا سمجھتا ہوں (یعنی وہ چیزیں قابل نفرت ہیں، میرا ضمیر انھیں گوارہ نہیں کرسکتا)

(۱) فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ غَيْرُ إِحْدَاهُمَا　　نَسِيْرُوْا إِلَى الْمَوْتِ سَيْرًا جَمِيْلًا

(۲) وَلَا تَخْضَعُوْا وَبِكُمْ مُنَّةٌ　　كَفٰى بِالْحَوَادِثِ لِلْمَرْءِ غُوْلًا

(۱) تحقیق لغات :- إِحْدَاهُمَا : ضمیر کا مرجع هَوَانُ الْحَيَاةِ وخِزْيُ الْمَمَاتِ ہے۔ سِيْرُوْا : جمع مذکر امر : تم سفر کرو، چلو۔ سار (ض) سيرًا وتسيارًا ومَسِيْرًا وسيرورةً : سفر کرنا، جانا، چلنا۔ و ــــ السُّنَّةَ : سنت پر عمل کرنا۔ سار الكَلَامُ أو المَثَلُ في الناس : کلام یا مثل کا لوگوں میں مشہور ہونا۔ سَيْر : چال، رَوِش، روانگی۔ سير جميل : خوبصورت چال جس میں تکدر اور گھبراہٹ نہ ہو۔

(۱) معنیٰ :- فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمُ الْمَحِيْصُ عَنْهُمَا فَمَوْتُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاتِكُمْ وَسِيْرُوْا إِلَى الْمَوْتِ سَيْرًا لَا هَوَادَةَ فِيْهِ وَلَا تَكَدُّرَ.

(۱) ترجمہ :- اگر ان دونوں (زندگی کی ذلت یا موت کی رسوائی) میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو تو خوشی سے موت کی طرف بڑھ جاؤ (اور اسکے دامن میں پناہ لیلو مگر ان کے ناجائز مطالبوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرو)

(۲) اعراب :- (ولا تخضعوا) واؤ : حرف عطف۔ لا تخضعوا : فعل، واؤ : جمع فاعل ذوالحال۔ (وبکم) واؤ : حالیہ۔ بکم : خبر مقدم (مُنَّة) مبتدا مؤخر جملہ حال۔ (کفی) فعل باء : زائدہ۔ (الحوادث) فاعل (للمرء) فعل سے متعلق (غولا) مفعول بہ۔

(۲) تحقیق لغات :- لا تخضعوا : جمع مذکر حاضر نہی، تم نہ جھکو، نہ مانو۔ خَضَعَ له خضوعًا از (ف)، جھکنا، عاجزی کرنا، مان لینا۔ مُنَّة : بضم میم۔ طاقت۔ غَول : ہلاکت، تباہی۔

(۲) ترجمہ :- جب تمہارے پاس طاقت ہو تو عاجزی مت کرو، حوادثات انسان کے مرنے کے لئے کافی ہیں۔

كَتَبَ نَصْرُ بْنُ سَيَّارٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْفَزَارِيِّ أَيَّامَ قِيَامِ أَبِيْ مُسْلِمِ الْخُرَاسَانِيِّ بِخُرَاسَانَ.

(۱) أَرٰى خَلَلَ الرَّمَادِ وَمِيْضَ جَمْرٍ　　فَيُوْشِكُ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ اضْطِرَامُ

(۲) فَإِنَّ النَّارَ بِالْعُوْدَيْنِ تُذْكٰى　　وَإِنَّ الْحَرْبَ أَوَّلُهَا كَلَامُ

(۱) اعراب :- (مصرعۂ اولیٰ کا اعراب ظاہر ہے۔ (فيُوشِكُ) فاء : عاطفہ۔ يوشك : فعل ناقص ضمیر اسمیں اسم (أن) مصدریہ۔ (يكونُ) فعل۔ (لَهُ) جار مجرور خبر محذوف کائنًا کے متعلق۔ (إضْطِرَامُ) اسم مؤخر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر تاویل میں مصدر کے يوشك : کی خبر۔

(۱) تحقیق لغات :- خَلَلَ : درمیان، دو چیزوں کے درمیان کشادگی، رخنہ پڑنا، فتور آنا۔ ج خلال۔ ألرَّمَادُ : راکھ، بھوبھل، خاکستر۔ ج أرمداء۔ وَمِيْضَ : چمک، چنگاری، بلا ابر پھیلے بجلیوں کا چمکنا، کوندا۔ جَمْر : مفرد ہا : جَمْرَةٌ : دہکتا ہوا انگارہ۔ اضطرام : مصدر : آگ کا بھڑکنا، شعلہ زن ہونا

(۱) ترجمہ : میں راکھ تلے انگارے کی چمک دیکھ رہا ہوں، ہو نہ ہو شعلۂ جوالہ بنجائے۔ یا قریب ہے کہ شعلۂ جوالہ بنجائے۔

(۲) اعراب :- (فإنَّ) فاء : تعلیلیہ۔ إنَّ : حرف تاکید (ألنَّار) اسم۔ (بالعُوْدَيْن) تذکو کے متعلق (تُذْكُوْ) خبر۔ مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- تذکو : واحد مؤنث غائب مضارع : روشن ہوتی ہے، بھڑکتی ہے۔ ذکت (ن) ذُكُوًّا وذَكَاءً ــــ النَّارُ : آگ کا تیزی سے بھڑکنا۔ و ــــ الحربُ : گھمسان کی جنگ ہونا۔ ــــ الشمسُ : سورج کی تمازت بڑھ جانا۔

(۲) ترجمہ :- کیونکہ آگ چقماق کی دو لکڑیوں سے بھڑک اٹھتی ہے، اور جنگ کا آغاز کلام سے ہوتا ہے۔

(۱) فَقُلْتُ مِنَ التَّعَجُّبِ لَيْتَ شِعْرِي ... أَأَيْقَاظٌ أُمَيَّةُ أَمْ نِيَامُ

(۲) فَإِنْ كَانُوا لِحِينِهِمْ نِيَامًا ... فَقُلْ قُومُوا فَقَدْ حَانَ الْقِيَامُ

(۱) اعراب :- (لیت) برائے تمنی. (شعری) مضاف مضاف الیہ ملکر اسم. اسکی خبر ہمیشہ محذوف رہتی ہے. تقدیر عبارت: لیت شعری حاصلٌ. (ایقاظ) أ: ہمزہ استفہام. أیقاظ: خبر مقدم. (أمَیّة) مبتدا مؤخر. (أم) برائے عطف (نیام) پہلے جملہ پر معطوف.

(۱) تحقیق لغات :- لیت : حرف تمنا ہے. عموماً امر مستقبل کیساتھ اسکا استعمال ہوتا ہے جیسے : لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ. لَيْتَ شعري : فلاناً أو من فلان أو لفلان ماصنع : کاش مجھے معلوم ہوجاتا کہ اسنے کیا کیا. أیقاظ: مفردہا: یقِظ ویقظانٌ: جاگنے والا، بیدار مغز، ہوشمند. نیام: مفردہا: نائم: سونے والا، غافل، بدمست

(۱) ترجمہ :- تو میں نے تعجب سے کہا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ بنو امیہ جاگ رہے ہیں یا سوئی ہوئی ہیں - یا - بنو امیہ ہوش میں ہیں یا بدمستی میں پڑے ہوئے ہیں.

(۲) اعراب :- (فان) فا: تعلیلیہ. إن: شرطیہ. کانوا: فعل ناقص واو: جمع اسم (لحینہم) نیاما سے متعلق. نیاما: خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ خبریہ ہوکے فعل شرط. اور مصرعۂ ثانیہ فعل جزا ہے. اور اعراب ظاہر ہے.

(۲) تحقیق لغات :- لحینھم: ای لحین قیامھم: اپنے قیام کیوقت، مستعد ہونے کے وقت. حین: زمانہ، وقت، مدت، سال. حین: کسی شئی کے بلوغ اور حصول کے وقت کا نام ہے. حان: واحد مذکر غائب ماضی: وقت آگیا. از (ض)

(۲) ترجمہ :- تو اگر اپنے اٹھنے کے وقت سوئے ہوئے ہیں تو ان سے کہدو کہ اٹھو کا وقت آگیا ہے.

وقال المتلمس الضبعي

(۱) إِنَّ الْهَوَانَ حِمَارُ الْحَيِّ يَقْبَلُهُ ... وَالْحُرُّ يُنْكِرُهُ، وَالرَّسْلَةُ الْأُجُدُ

(۲) وَلَا يُقِيمُ عَلَى دَارٍ يُهَانُ بِهَا ... إِلَّا الْأَذَلَّانِ، عَيْرُ الْأَهْلِ وَالْوَتَدُ

(۳) هٰذَا عَلَى الْخَسْفِ مَرْبُوطٌ بِرُمَّتِهِ ... وَذَا يُشَجُّ، فَلَا يَرْثِي لَهُ أَحَدُ

(۱) تحقیق لغات :- الھوان: ذلت، رسوائی. یقبل: قبول کرتا ہے، گوارہ کرلیتا ہے. از (سمع) الحر: یہ صفت ہے الفرس محذوف کی. الفرس الحر: اصیل گھوڑا، اچھی نسل کا گھوڑا. الرسلة ناقة: محذوفہ کی صفت ہے. نرمی اور وقار سے چلنے والی اونٹنی. الأُجُدُ: بضم ہمزہ وجیم: ناقۃ کی دوسری صفت ہے. مضبوط اور قوی اونٹنی.

(۱) ترجمہ :- قبیلہ کا گدھا ذلت گوارہ کرلیتا ہے، اصیل گھوڑا اور مضبوط باوقار چال والی اونٹنی اسکو ٹھکرا دیتی ہے (احمق لوگ ذلت پر راضی ہوجاتے ہیں اور شریف اس سے ابا کرتا ہے)

(۲) اعراب :- (ولا یقیم) واو: استینافیہ. (لا یقیم) فعل (علی) حرف جار (دار) مجرور موصوف (یہان) صفت (الا) حرف استثنا لغو. (الأذلّانِ) فاعل (عیر الاھل والوتد) معطوف ومعطوف علیہ ہوکر بدل.

(۲) تحقیق لغات :- الأذلان: أذل: کا تثنیہ ہے: زیادہ ذلیل. عیر: بفتح عین گدھا. الوتد: کھونٹا.

(۲) ترجمہ :- جس جگہ ذلیل کیا جاتا ہے کیا جاتا ہے وہاں دو ذلیل یعنی اہلی گدھا اور کھونٹے کے سوا کوئی نہیں ٹھیرتا ہے

(۳) اعراب :- (ھذا) مبتدا (علی الخسف) مربوط سے متعلق. (مربوطٌ) خبر (برمتہ) مربوط سے متعلق. مصرعہ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے. (۳) تحقیق لغات :- الخسف: ذلت، ظلم، رُمّة: بوسیدہ اور پرانی رسی. یُشَجُّ: واحد مذکر غائب مضارع مجہول: ٹھونکا جاتا ہے، کوٹا جاتا ہے.

(۳) ترجمہ :- یہ ذلت کیساتھ اپنی پرانی رسی سے بندھا ہوا ہوتا ہے اور وہ ٹھونکا جاتا ہے تو اس پر کوئی آنسو بہانیوالا نہیں ہوتا ہے.

وقال الفضل بن العباس بن عتبة بن ابي لهب

(۱) مَهْلاً بَنِي عَمِّنَا مَهْلاً مَوَالِيَنَا ۔۔۔ لَا تَنْبُشُوا بَيْنَنَا مَا كَانَ مَدْفُونَا

(۲) لَا تَطْمَعُوا أَنْ تُهِينُونَا وَنُكْرِمَكُمْ ۔۔۔ وَأَنْ نَكُفَّ الْأَذَى عَنْكُمْ وَتُؤْذُونَا

(۱) اعراب :- (مهلاً) مصدر ہے فعل کے قائم مقام معنی میں امہلوا کے۔ امہلوا: فعل بافاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ (بنی عمنا) منادیٰ۔ تقدیر عبارت: یابنی عمنا (مهلاً موالینا) برائے تاکید (لا تنبشوا) جواب امر، ضمیر اس میں انتم کی فاعل (بیننا) فعل سے متعلق (ما) اسم موصول مفعول بہ (کان مدفونا) صلہ

(۱) تحقیق لغات :- مهلاً: مصدر ہے فعل محذوف کا یعنی: امہلوا امہلاً: ذرا ٹھہرو۔ بنی عمنا: ہمارے چچازاد بھائیو! ۔ موالی: مفرد مولیٰ: آقا، آزاد شدہ غلام، دوست مراد چچازاد۔ لا تنبشوا: جمع مذکر حاضر نہیں: نہ اکھاڑو، نہ ابھارو، نہ چھیڑو۔ از (ن)

(۱) ترجمہ :- چچازاد بھائیو! ذرا ٹھہرو، ارے ٹھہرو! دیکھو ہمارے درمیان جو چیز گڑی ہوا سے نہ اکھاڑو (یعنی دبے ہوئے فتنوں کو نہ ابھارو)

(۲) اعراب :- (لا تطمعوا) فعل بافاعل (أن) منصوب بنزع الخافض۔ تقدیر عبارت۔ فی أن تهينونا (فی) حرف جار (أن) مصدریہ (تهينونا) فعل (نا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر تاویل میں مصدر کے مجرور۔ جار اپنے مجرور سے ملکر فعل سے متعلق (واو) حرف عطف (نکرم) فعل بافاعل (کم) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ مصرعۂ ثانیہ کا اعراب ظاہر ہے۔

(۲) تحقیق لغات :- لا تطمعوا: نہ تمنا کرو۔ تهينونا: تم لوگ ہمیں ذلیل کرتے ہو۔ نكف: ہم روکتے ہیں۔

(۲) ترجمہ :- یہ تمنا نہ کرنا کہ ہمیں ذلیل کروگے اور ہم تمہارا اکرام کرینگے، اور تم ہمیں ستاؤگے اور ہم تمہیں نہیں ستائیں گے

(۱) مَهْلاً بَنِي عَمِّنَا عَنْ نَحْتِ أَثْلَتِنَا ۔۔۔ سِيرُوا رُوَيْداً كَمَا كُنْتُمْ تَسِيرُونَا

(۲) أَللهُ يَعْلَمُ إِنَّا لَا نُحِبُّكُمْ ۔۔۔ وَلَا نَلُومُكُمْ أَنْ لَا تُحِبُّونَا

(۱) تحقیق لغات :- نحت: مصدر: چھیلنا، اکھاڑنا، پچھاڑنا۔ نحت (ن، ض، س) نحتا الخشبةَ: چھیلنا۔ نَحَتَ بلسانِه: مذمت کرنا، گالی دینا، غیبت کرنا۔ و نَحَتَ أَثْلَتَهُ وفی أَثْلَتِه: کسی کے حسب ونسب میں طعنہ وتشنیع کرنا، ملامت کرنا، تنقیص کرنا۔ الأَثْلة: بفتح ہمزہ وسکون ثاء: بزرگی وشرافت جو وراثت میں ملی ہو۔ رویدا: اسم فاعل ہے۔ رَوْدٌ یا إِرْوادٌ کی تصغیر ہے، ہمیشہ مصغر اور امور بہ ہوکر بولا جاتا ہے رُوَيْداً: آہستہ چل، جلدی نہ کر۔ تسیرونا: جمع مذکر حاضر مضارع۔ الف اشباع کا ہے: تم چلتے ہو۔

(۱) ترجمہ :- چچازاد بھائیو! ہماری آبروریزی سے باز آجاؤ (خاندانی بزرگی وشرافت پر کیچڑ نہ اچھالو) اور میانہ چال چلو جیسے چلتے تھے (یعنی جو رویہ پہلے تھا اسی رویے پر قائم رہو)

(۲) اعراب :- (أللّٰه) مبتدا۔ (یعلم) فعل بافاعل (إنّ) حرف تاکید (نا) ضمیر اسم (لا نحب) فعل بافاعل (کم) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ (ولا نلومکم) معطوف (أن لا تحبونا) اصل میں (علی أن لا تحبونا) ہے۔ علیٰ: حرف جار۔ أن: مصدریہ۔ لا تحبون: فعل بافاعل (نا) ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ تاویل میں مصدر کے ہوکر مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر فعل سے متعلق۔ (إنا لا نحبكم الخ) یعلم کا مفعول بہ۔

(۲) ترجمہ :- خدا شاہد ہے کہ ہم تمسے محبت نہیں رکھتے اور نہ ہی تمھیں ملامت کرتے ہیں کہ تم ہم سے ہمدردی نہیں رکھی

كُلٌّ لَهُ نِيَّةٌ فِي بُغْضِ صَاحِبِهِ ‌ ‌ بِنِعْمَةِ اللهِ نَقْلِيكُمْ وَتَقْلُونَا

اعراب :- (کل) مبتدا، (له) نیة سے متعلق. (نیة) خبر (فی بغض صاحبه) نیة سے متعلق. (بنعمة الله) نقلیکم سے متعلق (نقلیکم) نقلی: فعل بافاعل. کم: ضمیر مفعول بہ. جملہ معطوف علیہ. (وتقلونا) معطوف. معطوف و معطوف علیہ ملکر جملہ فعلیہ.

تحقیق لغات :- نقلی: جمع متکلم مضارع. ہم دشمنی رکھتے ہیں، نفرت کرتے ہیں. قلی (ن-ض) قلیٌ و قلاءٌ: دشمنی کرنا، پھینک دینا، قابل نفرت چیز یا دشمن کو دل اپنے اندر جگہ نہیں دیتا باہر نکال پھینکتا ہے. تقلونا: اصل میں تقلوننا ہے ضرورت شعری کی وجہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے. تم ہم سے نفرت رکھتے ہو

ترجمہ :- ایک دوسرے سے عداوت رکھنے میں ہم میں سے ہر شخص کا ایک مقصد ہے. بفضلہ تعالیٰ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو (یعنی خدا کا احسان ہے کہ ہم میں دوری ہے ہم جانتے ہیں کہ باہمی قربت میں سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہے)

الحمد لله تم الجزء الأول من أسرار الأدب

فی حل أزهار العرب فی غرة صفر المكرم سنة ۱۴۰۲ھ

المطابق ۴ر من دیسمبر المیلادی

ویلیه الجزء الثانی إن شاء الله تعالیٰ

طالب دعا:- مفتی محمد حسن بن رضا مرکزی
مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا
بریلی شریف